بچوں کی تعلیم وتربیت کے لیے اساتذہ کرام کی معاون کتاب

راہنمائے اساتذہ

Teacher's Guide

برائے تربیتی نصاب

اسلامیات (حصّہ پنجم) اسکول

جمع وترتیب
احباب مکتب تعلیم القرآن الکریم

SCHOOL PROJECT

- اسکول کے بچوں کے لیے تربیتی نظام (Tarbiyah Project) تاکہ اساتذہ اور والدین مل کر بچوں کی بہترین تربیت کر سکیں۔
- اسکول کے بچوں کی دینی و اخلاقی تربیت کیلئے دو سالہ مونٹیسوری (زیرِ طبع) اور پہلی تا آٹھویں اسلامیات کا نصاب جو کہ وفاقی وزارت تعلیم حکومت پاکستان کے متعین کردہ خطوط کے مطابق تیار کیا گیا ہے۔
- اسلامیات کے نصاب کے لیے ٹیچرز گائیڈ جس کے ذریعے اساتذہ کو نصاب پڑھانا آسان ہوگا۔
- اساتذہ کے تدریسی مسائل میں معاونت کے لیے ٹیچرز ٹریننگ۔ جس میں نبوی طریقۂ تعلیم، بچوں کی نفسیات اور کلاس کنٹرول جیسے دیگر اہم موضوعات ہیں جو ہر استاد کی ضرورت ہے۔
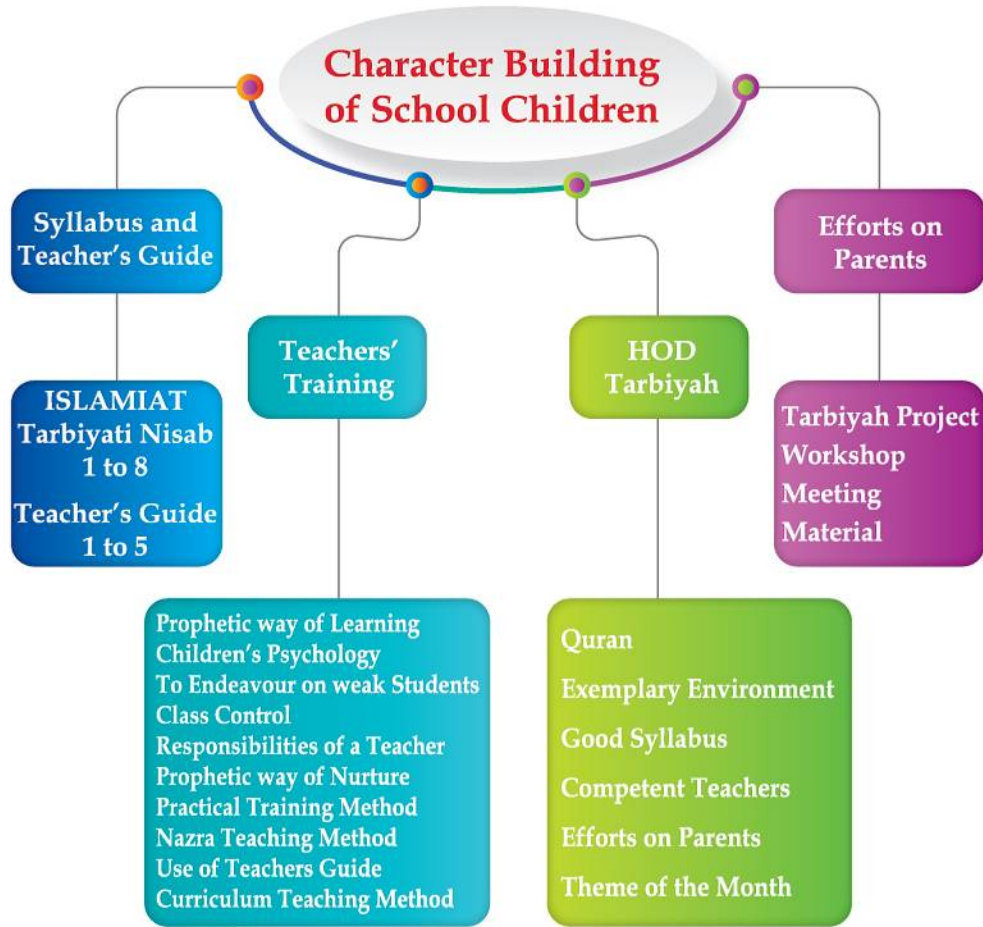
کتاب کا نام : راہنمائے اساتذہ (حصہ پنجم)

تاریخ اشاعت : فروری 2018

کمپوزنگ و ڈیزائننگ : عبید اشفاق، ارسلان

ناشر : مکتب تعلیم القرآن الکریم

ایڈیشن : 500 / 02

ملنے کے پتے

- **مکتب تعلیم القرآن الکریم**
  D-4، الہلال کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی، بالمقابل پرانی سبزی منڈی، یونیورسٹی روڈ، کراچی۔
  ای میل: maktab2006@hotmail.com
- **مدرسہ بیت العلم**
  ST-9E بلاک نمبر 8، گلشن اقبال، عقب مسجد بیت المکرم کراچی
  فون: 92-21-34976073+ فیکس: 92-21-34976339+
- مکتبہ بیت العلم اردو بازار کراچی۔ فون: 021-32726509

تربیتی نصاب پڑھانے کی معلومات کے لیے رابطے نمبر

کراچی: 0333-3204104　　سندھ: 0335-1223448
لاہور: 0321-4066762　　پنجاب: 0300-2298536
بلوچستان: 0335-3222906　　خیبر پختونخواہ: 0323-2163507

کتاب کی خریداری کے لیے رابطہ نمبر: 0331-3259464　　اوقات: صبح 8:00 بجے تا 5:00 بجے شام (علاوہ اتوار)

www.maktab.com.pk

اظہارِ تشکّر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِہٖ تَتِمُّ الصَّالِحٰتُ

دین اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف اور صرف اسلام ہے۔ دینِ اسلام کی خدمت محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی عطا ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہوں جس نے دین کی خدمت کی توفیق نصیب فرمائی۔

بچوں کو بچپن ہی سے اچھی تعلیم دینا اور ان کی اچھی تربیت کرنا وقت اور معاشرے کی اہم ضرورت ہے۔ اچھی تعلیم اور بہترین تربیت والدین کے ساتھ ساتھ استاد کی بھی ذمے داری ہے۔ استاد کی حیثیت معاشرے میں ریڑھ کی ہڈی کی سی ہے اور استاد جس منصب کا حامل ہے یہ منصب نبوی منصب کہلاتا ہے، جس طرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو تعلیم دی اور ان کی تربیت کی استاد بھی اسی فکر کے ساتھ اپنے طلبا کو تعلیم دیتا ہے اور ان کی تربیت کرتا ہے۔

اس تعلیم و تربیت کے سفر میں استاد کا ساتھ دینے کے لیے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کی دی ہوئی توفیق سے "احباب مکتب تعلیم القرآن الکریم" نے اسلامیات کا نصاب "تربیتی نصاب" کے نام سے مرتب کیا ہے۔

اسی سلسلے میں اساتذہ کرام کی آسانی کے لیے اس کتاب "تربیتی نصاب" کو پڑھانے کا مفصل اور آسان طریقہ "راہنمائے اساتذہ" (Teachers Guide) کی صورت میں مرتب کیا گیا ہے، جس میں بارہ اہم تدریسی امور پیشِ نظر رکھے گئے ہیں۔

الحمدللہ! ماہرینِ تعلیم سے اصلاح کرانے کے بعد "حصّہ پنجم" پیشِ خدمت ہے۔

میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ اسے شرفِ قبولیت عطا فرمائے۔

از

مفتی محمد حنیف عبدالمجید

فہرست مضامین

باسمہٖ تعالیٰ

پیش لفظ

بچوں کی صحیح تعلیم وتربیت ہر استاد کا لازمی فریضہ ہے، اور اس فرض کو صحیح طرح ادا کرنے والے استاد طلبا کے لیے آئیڈیل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ طلبا اپنے استاد کے کردار و گفتار کو اپنانے اور اس کے مطابق اپنا عمل ڈھالنے کی کوشش کرتے ہیں، لہٰذا ہر استاد کو چاہیے کہ اپنے اعمال واخلاق، کردار و گفتار، نشست و برخاست غرض ہر عمل کو طلبا کے لیے قابلِ تقلید نمونہ بنائے۔ اس تناظر میں اسلامیات کا لازمی مضمون پڑھانے والے اساتذہ کی ذمے داری کئی گنا زیادہ ہے۔

بچوں کی مثال ایک صاف تختی کی سی ہے اگر اس پر ابتدا میں ہی اچھائی، اخلاق، خدا پرستی اور مخلوق کی خیر خواہی جیسے عمدہ عنوان لکھ دیے جائیں گے، تو وہ بچے نیکی اور اچھائی کے نمونے بن کر ظاہر ہوں گے اور معاشرے کے ایسے فعال فرد بنیں گے جو بہترین معاشرہ تشکیل دینے میں معاون ہوں گے۔ اسلامیات پڑھانے والے اساتذہ اس کام کو بہت عمدگی سے انجام دے سکتے ہیں۔ اس لیے کہ وہ خالقِ کائنات کا تعارف کراتے ہیں، اس کے کلام اور تعلیمات سے طلبا کو روشناس کراتے ہیں۔ اسی طرح وہ ہادیٔ عالم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کا تعارف کراتے ہیں جو سراپا رحمت اور اخلاق ہیں۔

اسلامیات پڑھانے والے اساتذہ سے درخواست ہے کہ وہ اس تعلیمی محنت کے ساتھ ساتھ بچوں کی اچھی تربیت کی بھی کوشش کریں تو یہ کام ان کے لیے زیادہ آسان ہے اور صدقۂ جاریہ بھی ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ روزمرہ پیش آنے والی چھوٹی چھوٹی مثالوں کے ذریعے بچوں کو دینی اور اخلاقی تعلیمات سے روشناس کرائیں، اس سے بچوں میں دلچسپی پیدا ہوگی اور ان کی سیکھنے کی رفتار کی بھی بڑھ جائے گی۔

دوسری گزارش یہ ہے کہ بچوں کے ساتھ بے جا سختی یا حد سے زیادہ مار پیٹ کا معاملہ بالکل بھی نہ کیا جائے، بل کہ پیار، محبت، شفقت، دل جوئی و دل داری کا رویہ اختیار کیا جائے۔ سالوں کے تجربے سے ثابت ہے کہ بے جا سختی و بے موقع ڈانٹ کی وجہ سے بچہ عارضی اثر تو قبول کر لیتا ہے لیکن دائمی طور پر یہ فائدے کے بجائے الٹا نقصان کا سبب

ہوتا ہے۔ نرم کلمات اور نرمی سے سمجھانا یہ عمل وہ کام کر جاتا ہے جو خوف، دباؤ اور مار پیٹ سے ہرگز حاصل نہیں ہوسکتا۔

یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ ہر بچہ ایک سی صلاحیت کا حامل نہیں ہوتا بل کہ کچھ بچے ذہین جب کہ کچھ کمزور ہوتے ہیں، لہٰذا ایک سمجھ دار معلم سبق کو اس انداز سے تیار کرتا ہے کہ ذہین بچوں کے ساتھ ساتھ کمزور بچے بھی سبق کو اچھی طرح نہ صرف سمجھ جائیں بل کہ وہ سبق ان کے عمل میں بھی آجائے۔

تدریس علمی اور ابلاغی مہارت کا تقاضہ کرتی ہے، لہٰذا ایک معلم کے لیے جس طرح اپنے مضمون میں علمی مہارت ضروری ہے اسی طرح اس کو اپنی بات سمجھانا اور دوسرے تک پہنچانے کا ہنر بھی بطریقہ احسن آنا چاہیے۔ چوں کہ یہ کتاب اسلامیات تربیتی نصاب کو پڑھانے کا مفصل طریقہ کار واضح کرتی ہے، لہٰذا ہر سبق سے متعلق بارہ اہم امور پر مشتمل اس کتاب میں تدریس، اصول تدریس، مقاصد، عملی مشق، Learning Outcome وغیرہ کو مدنظر رکھ کر ایسا آسان اسلوب اختیار کیا گیا ہے جس سے مدد لے کر معلمین زیادہ بہتر نتائج حاصل کرسکیں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ زیرِ نظر کتاب ان امور میں معلم/معلمہ کی معاون ثابت ہوگی، اور اس کی مدد سے وہ اپنے فرائض بہتر طریقے سے انجام دے سکیں گے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! نصاب میں بچوں/بچیوں کی تربیت کے لیے عمل چارٹ دیا گیا ہے تاکہ وہ بچپن ہی سے باعمل مسلمان بن سکیں۔

نوٹ: عمل چارٹ پُر کرنے کا طریقہ کتاب کے آخر میں دیا گیا ہے معلمین/معلمات اس کو بھی پُر کروانے کا اہتمام فرمائیں۔ (دیکھیں صفحہ ۱۵۳)

کتاب سے متعلق آپ کوئی بھی رائے دینا چاہیں تو بلا تکلّف ارسال فرمائیں۔

مکتب تعلیم القرآن الکریم

D-4، الہلال کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی، بالمقابل عسکری پارک، یونیورسٹی روڈ، کراچی

فون: 0332-2154190

ای میل: maktab2006@hotmail.com

حمد باری تعالیٰ

حمد کی تعریف: نظم کے انداز میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنے کو "حمد" کہتے ہیں۔

مقاصد عام:

1. بچوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی عظمت اور بڑائی پیدا کرنا۔
2. بچوں کے اندر اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کی محبت پیدا کرنا۔

مقاصد خاص:

بچوں کو اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنا سکھانا۔

امدادی اشیا:

کتاب | بورڈ | مارکر | چھوٹا ٹیپ ریکارڈر

فوائد:

بچے ان شاء اللہ تعالیٰ حمد زبانی یاد کرلیں گے اور اسے زبانی سنا بھی سکیں گے۔

سبق کا بنیادی تصور:

اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کرنا زندگی کا مقصد بن جائے۔ بچے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر شکر اور اس کی اطاعت کرنے والے بنیں۔

ذہنی آمادگی: Brain Storming:

1. ہوا کون چلاتا ہے؟ جواب: اللہ تعالیٰ۔
2. بارش کون برساتا ہے؟ جواب: اللہ تعالیٰ۔
3. ہمیں صحت کس نے دی ہے؟ جواب: اللہ تعالیٰ نے۔
4. ہمیں اللہ تعالیٰ نے کتنی نعمتیں عطا فرمائی ہیں؟ جواب: بے شمار۔

اعلان سبق:

پیارے بچو! آج ہم "حمد" پڑھیں گے، معلم/معلمہ بورڈ پر "حمد باری تعالیٰ" خوش خط لکھ دیں۔

نئی معلومات:

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا: "آپ فرما دیجیے کہ بے شک میری نماز، میری عبادت اور میرا جینا اور مرنا، سب کچھ اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔"(۱)

عملی مشق (۱):

معلم/معلمہ حمد خوش اِلحانی سے پڑھ کر بچوں کو سنائیں۔ حمد پڑھتے ہوئے الفاظ کے زیر و بم اور تلفظ کا خیال رکھیں۔ باری باری بچوں سے حمد پڑھوائیں۔ اگر ممکن ہو تو کسی اچھی آواز والے سے حمد پڑھوا کر ریکارڈ کر لیں اور اسے بچوں کو سنائیں۔

عملی مشق (۲):

حمد کا مطلب بچوں کو سمجھا دیں۔ حمد کی مختصر تشریح لکھی جا رہی ہے:

۱. دونوں جہانوں کی ہر چیز کا خالق و مالک اکیلا اللہ تعالیٰ ہے، جس چیز کو بھی دیکھیں تو پتہ چلتا ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور طاقت کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے، وہی تعریف کے قابل ہے۔
۲. یہ بادل، یہ پہاڑ یہ ریگستان اور یہ باغات سب اُس نے پیدا کیے ہیں، اور یہ سب کچھ اس نے انسانوں کے لیے پیدا کیا ہے، اور انسان ان سب سے فائدہ اٹھاتا ہے۔
۳. پھلوں اور پھولوں میں مختلف رنگ اور مختلف خوشبوئیں ہیں، اسی طرح مختلف موسم مثلاً: سردی، گرمی، خزاں اور بہاریں، ٹھنڈی ہوائیں ہیں، یہ سب اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائے ہیں۔
۴. جو لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں انھیں عبادت کی طاقت اور ہمت بھی اللہ تعالیٰ ہی نے عطا فرمائی ہے، وہی سیدھے راستے کی ہدایت عطا فرماتا ہے۔ جب انسان سیدھے راستے سے ہٹ جاتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ ہی اسے دوبارہ سیدھے راستے پر چلاتا ہے۔
۵. اللہ تعالیٰ سب کو روزی دیتا ہے سب کی دعائیں قبول کرتا ہے، وہی اپنے ماننے والے مسلمانوں کو بھی روزی دیتا ہے اور اپنے نہ ماننے والے بندوں کو بھی روزی دیتا ہے، کسی کو محروم نہیں کرتا۔

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

نعت: جن اشعار میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کی جاتی ہے اس کو"نعت" کہتے ہیں۔

مقاصد عام:

بچوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پیدا کرنا۔

مقاصد خاص:

بچوں کو نعت زبانی یاد کروانا۔

امدادی اشیا:

کتاب | بورڈ | مارکر | چھوٹا ٹیپ ریکارڈر

فوائد: Learning Outcome:

ان شاء اللہ تعالیٰ بچے یہ نعت زبانی یاد کرلیں گے۔

سبق کا بنیادی تصور:

بچوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کی محبت پیدا کرنا۔

ذہنی آمادگی: Brain Storming:

1. نعت کسے کہتے ہیں؟
2. آپ میں سے کسی کو نعت یا اس کا کوئی شعر یاد ہو تو سنائیں۔

اعلان سبق:

آج ہم ان شاء اللہ تعالیٰ نعت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پڑھیں گے۔ معلم/معلمہ بورڈ پر خوش خط لکھ دیں: "نعتِ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم"۔

نئی معلومات:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے لیے مسجد نبوی میں منبر رکھواتے تھے جس پر وہ کھڑے ہو کر (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں

نعتیہ) اشعار پڑھتے تھے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسان کو اس طرح دعا دیتے تھے: "اے اللہ! حسان کی روح القدس کے ذریعے سے مدد فرما جب تک وہ تیرے نبی کی طرف سے دفاع کرتا رہے۔"(۲)

عملی مشق:

اس نعت کو بھی حمد میں بیان کیے گئے طریقے کے مطابق پڑھائیں۔ نعت پڑھتے وقت چہرے پر خوشی کے اثرات ہوں، بچوں کو بھی اس کی ترغیب دیں۔

نعت کی مختصر تشریح لکھی جا رہی ہے، اس کی مدد سے بچوں کو نعت سمجھا دیں۔

1. حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرنے سے اللہ تعالیٰ نیکیاں عطا فرماتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کرنا خوش نصیبی ہے اور بہت اچھا اور نیک کام ہے۔
2. اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا اس کو یاد کرنا انسان کے دل اور روح کو زندہ رکھتا ہے، اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرنا بھی کامیابی کا ذریعہ ہے۔
3. ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کیا کرے، کیوں کہ اس میں دل کو اطمینان بھی ملتا ہے اور اجر و ثواب بھی ملتا ہے۔
4. حضور صلی اللہ علیہ وسلم جو دین لے کر آئے ہیں وہ قیامت تک زندہ رہے گا، اور اس دین کو مٹانے کی کوشش کرنے والے ناکام رہیں گے۔
5. جو مسلمان پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر عمل کرتا ہے اور دوسروں تک پہنچاتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے دوسرے انسانوں کی نگاہ میں عزت والا بنا دیتا ہے۔

گھر کا کام:

بچوں سے کہیں کہ سارے گھر والوں کو نعت زبانی سنائیں۔

خود احتسابی: Reflection:

جب تک بچوں کو نعت زبانی یاد نہ ہو جائے کوشش جاری رکھیں۔

حوصلہ افزائی:

بچوں کی حوصلہ افزائی ہر موقع پر ہوتی رہے۔

باب اول: ایمانیات

سبق:۱ اسمائے حسنیٰ

مقاصد عام:

۱ بچوں کو دین کی بنیادی باتیں سکھانا۔
۲ بچوں کے دلوں میں عقیدۂ توحید راسخ کرنا۔

مقاصد خاص:

۱ بچوں کو اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات کا تعارف کروانا۔
۲ بچوں میں اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کا یقین پیدا کرنا۔
۳ بچوں میں اللہ تعالیٰ کی صفات کا ایسا تاثر پیدا ہو جائے کہ پھر وہ کسی اور سے متاثر نہ ہوں۔
۴ بچوں کو اسمائے حسنیٰ زبانی یاد کروانا۔

امدادی اشیا:

کتاب، بورڈ، مارکر، چارٹس، موبائل فون میں خوبصورت آواز میں ریکارڈ کیے ہوئے اسمائے حسنیٰ۔

فوائد: Learning Outcome:

ان شاء اللہ تعالیٰ اس سبق کو پڑھنے کے بعد بچے اس قابل ہو جائیں گے کہ پچھلی کلاس میں پڑھے گئے اسمائے حسنیٰ کو مزید پختہ کرلیں۔

سبق کا بنیادی تصور:

بچوں میں اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات پر اعتماد پیدا کرنا۔

ذہنی آمادگی: Brain Storming:

۱ ہماری پریشانیاں کون دور کرتا ہے؟ ۲ ہمیں روزی کون دیتا ہے؟
۳ جب ہم بیمار ہو جائیں تو ہمیں صحت کون دیتا ہے؟
۴ ہمیں اپنے مسائل کے حل کے لیے کس کو پکارنا چاہیے؟

اعلانِ سبق:

آج جو سبق ہم پڑھیں گے اس کا نام ہے: "اسمائے حسنیٰ"۔ معلم/معلمہ بورڈ پر سبق کا عنوان خوش خط لکھ دیں۔

نئی معلومات:

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا: "جب میرے بندے آپ سے میرے بارے میں پوچھیں (تو آپ ان سے کہہ دیجیے کہ) میں اتنا قریب ہوں کہ جب مجھے کوئی پکارتا ہے تو میں پکارنے والے کی پکار سنتا ہوں۔" (۳)

عملی مشق (۱):

یہ پورا سبق گزشتہ سالوں میں پڑھائے گئے اسمائے حسنیٰ کی دہرائی پر مشتمل ہے، اس سبق کو بھی بیان کیے گئے چار طریقوں کے مطابق پڑھائیں، یعنی:

1. پہلے معلم/معلمہ پڑھیں اور تمام بچے سنیں۔
2. معلم/معلمہ پڑھیں اور پھر بچے دہرائیں۔
3. پھر ایک بچہ پڑھے اور تمام بچے سنیں۔
4. پھر ایک بچہ پڑھے اور تمام بچے دہرائیں۔

جب بچے پڑھ رہے ہوں اور ان کی آواز کم یا زیادہ کروانی ہو تو ہاتھ کے اشارے سے کروائیں۔ بولنے سے پرہیز کریں ورنہ بچوں کی یکسوئی متاثر ہوگی۔

عملی مشق (۲):

معلم/معلمہ بورڈ پر دو کالم بنائیں، ان میں بھی اسمائے حسنیٰ اور کہیں ان کا ترجمہ لکھیں، اب بچوں کو باری باری بلوا کر انھیں مکمل کروائیں:

اسمائے حسنیٰ	ترجمہ	اسمائے حسنیٰ	ترجمہ
	بڑا فیصلہ کرنے والا	اَلرَّحْمٰنُ	
اَلْمُعِزُّ			حقیقی بادشاہ

عملی مشق (۳):

اس طرح کے سوالات کریں اور بچوں سے کہیں کہ وہ جواب دیں:

(الف) سب پر مہربان کون ہے؟ جواب: اَلرَّحْمٰنُ جَلَّ جَلَالُہٗ ہے۔

(ب) سب پر غالب کون ہے؟ جواب: اَلْعَزِیْزُ جَلَّ جَلَالُہٗ ہے۔

(ج) بہت بڑائی والا کون ہے؟ جواب: اَلْمُتَکَبِّرُ جَلَّ جَلَالُہٗ ہے۔

(د) صورت بنانے والا کون ہے؟ جواب: اَلْمُصَوِّرُ جَلَّ جَلَالُہٗ ہے۔

اسی طرح تمام اسمائے حسنیٰ کے بارے میں سوال کریں تاکہ بچوں کی اچھی طرح دہرائی ہوجائے اور ان کو اسمائے حسنیٰ اور ان کا ترجمہ یاد ہوجائے۔

گھر کا کام:

١ بچوں سے کہیں کہ وہ سبق کے آخر میں دی گئی مشق گھر سے حل کر کے لائیں۔

٢ سارے گھر والوں کو اسمائے حسنیٰ اور ان کا ترجمہ زبانی سنائیں۔

خود احتسابی: **Reflection:**

بچوں سے گھر کے کام کی کارگزاری سنیں اور جب تک وہ تسلی بخش کارگزاری نہ سنادیں مطمئن نہ ہوں۔

حوصلہ افزائی: انفرادی اور اجتماعی طور سے بچوں کی حوصلہ افزائی کریں۔

سوال:١ اسمائے حسنیٰ کا ترجمہ لکھیں۔

اسمائے حسنیٰ	ترجمہ
اَلرَّحْمٰنُ	سب پر مہربان
اَلْمَلِكُ	حقیقی بادشاہ
اَلسَّلَامُ	سلامت رکھنے والا
اَلْمُهَيْمِنُ	نگہبانی کرنے والا
اَلْجَبَّارُ	خرابی درست کرنے والا
اَلْخَالِقُ	پیدا کرنے والا
اَلْمُصَوِّرُ	صورت بنانے والا
اَلْقَهَّارُ	بہت غلبے والا
اَلرَّزَّاقُ	بہت روزی دینے والا

اَلْعَلِیْمُ	بہت جاننے والا
اَلْبَاسِطُ	فراخی کرنے والا
اَلْمُذِلُّ	ذلت دینے والا
اَلْبَصِیْرُ	دیکھنے والا
اَلْعَدْلُ	صحیح انصاف کرنے والا

سوال: ۳ مندرجہ ذیل مواقع پر ہم اللہ تعالیٰ کا کون سا نام لے کر دعا مانگیں گے؟

(الف) جواب : یَا غَفَّارُ! میرے گناہوں کو معاف فرما دے۔

(ب) جواب : یَا مُؤْمِنُ! دنیا میں امن قائم فرما۔

(ج) جواب : یَا رَزَّاقُ! ہمیں رزق عطا فرما۔

(د) جواب : یَا حَفِیْظُ! ہماری حفاظت فرما۔

سوال: ۴ اسمائے حسنیٰ کے ترجمے کے سامنے اسمائے حسنیٰ لکھیں:

ترجمہ	اسمائے حسنیٰ
حساب لینے والا	اَلْحَسِیْبُ
حفاظت کرنے والا	اَلْحَفِیْظُ
بلند مرتبے والا	اَلْعَلِیُّ
خوب گناہ بخشنے والا	اَلْغَفُوْرُ
بردبار	اَلْحَلِیْمُ
بھیدوں کا جاننے والا	اَللَّطِیْفُ
اٹل فیصلہ کرنے والا	اَلْحَکَمُ
سننے والا	اَلسَّمِیْعُ
عزت دینے والا	اَلْمُعِزُّ
پست کرنے والا	اَلْخَافِضُ
روزی تنگ کرنے والا	اَلْقَابِضُ
سب کچھ عطا کرنے والا	اَلْوَهَّابُ

سبق: ۲ اسمائے حسنیٰ

گزشتہ سالوں کی دہرائی

سبق کے اس حصے کو سبق نمبر (۱) کی طرح پڑھائیں۔

اس سال یاد کرائے جانے والے اسمائے حسنیٰ

سبق کے اس حصے کو بھی سبق نمبر (۱) کی طرح پڑھائیں۔

عملی مشق میں آپ چاہیں تو مندرجہ ذیل اضافہ کیا جا سکتا ہے۔ یہ ورک شیٹ بچوں کو حل کرنے کو دیں:

(الف) خالی جگہ پر کریں:

۱ تعریف کا مستحق اَلْحَمِیْدُ جَلَّ جَلَالُہٗ ہے۔
۲ پہلی بار پیدا کرنے والا اَلْمُبْدِئُ جَلَّ جَلَالُہٗ ہے۔
۳ ہمیشہ زندہ رہنے والا اَلْحَیُّ جَلَّ جَلَالُہٗ ہے۔
۴ زندہ کرنے والا اَلْمُحْیِیْ جَلَّ جَلَالُہٗ ہے۔
۵ بزرگی والا اَلْمَاجِدُ جَلَّ جَلَالُہٗ ہے۔

(ب) خالی جگہ پر کریں:

۱ اَلْمُحْصِیْ جَلَّ جَلَالُہٗ اچھی طرح شمار کرنے والا ہے۔
۲ اَلْمُمِیْتُ جَلَّ جَلَالُہٗ موت دینے والا ہے۔
۳ اَلْقَیُّوْمُ جَلَّ جَلَالُہٗ کائنات کو سنبھالنے والا ہے۔
۴ اَلْاَحَدُ جَلَّ جَلَالُہٗ یکتا ہے۔
۵ اَلْقَادِرُ جَلَّ جَلَالُہٗ قدرت والا ہے۔

(ج) اسمائے حسنیٰ اور ان کا ترجمہ بار بار پڑھوائیں بھی اور لکھوائیں بھی تاکہ بچوں کو اچھی طرح ذہن نشین ہو جائے۔ جب تک بچوں کو اچھی طرح لکھنا نہ آئے محنت جاری رکھیں۔

گھر کا کام:

اپنے چھوٹے بھائی بہنوں کو اسمائے حسنیٰ ترجمے کے ساتھ یاد کروائیں۔

خود احتسابی: Reflection:

بچوں کو بتلاتے رہیں کہ ہم نے اسمائے حسنیٰ یاد بھی رکھنے ہیں، ان کے واسطے سے اللہ تعالیٰ سے دعا بھی مانگنی ہے۔ اپنے اخلاق کو بھی اسمائے حسنیٰ کے مطابق ڈھالنا ہے۔

حوصلہ افزائی:

بچوں کی مناسب انداز سے حوصلہ افزائی کریں۔

سوال:۱ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بے شمار نعمتیں بغیر مانگے عطا فرمائی ہیں، آپ ان میں سے کوئی پانچ نعمتیں لکھیں۔

۱. اللہ تعالیٰ نے ہمیں دو آنکھیں بغیر مانگے عطا فرمائی ہیں۔
۲. اللہ تعالیٰ نے ہمیں دو کان سننے کے لیے بغیر مانگے عطا فرمائے۔
۳. اللہ تعالیٰ نے ہمیں دو پاؤں عطا فرمائے ہیں۔
۴. اللہ تعالیٰ نے ہمیں سوچنے کے لیے عقل عطا فرمائی ہے۔
۵. اللہ تعالیٰ نے ذائقہ چکھنے کے لیے ہمیں زبان عطا فرمائی ہے۔

سوال:۲ اسمائے حسنیٰ کا ترجمہ لکھیں:

اسمائے حسنیٰ	ترجمہ
اَلْکَرِیْمُ	بے مانگے عطا کرنے والا
اَلْمُجِیْبُ	دعا قبول کرنے والا
اَلْحَکِیْمُ	بڑی حکمت والا

اسمائے حسنیٰ	ترجمہ
اَلْمَجِیْدُ	بڑی بزرگی والا
اَلشَّهِیْدُ	حاضر و موجود
اَلْمُحْصِیُ	اچھی طرح شمار کرنے والا
اَلْمُعِیْدُ	دوبارہ پیدا کرنے والا
اَلْمُمِیْتُ	موت دینے والا
اَلْمَاجِدُ	بزرگی والا
اَلْاَحَدُ	یکتا
اَلْمُقْتَدِرُ	بہت زیادہ قدرت والا
اَلْمُؤَخِّرُ	پیچھے ہٹانے والا
اَلْاٰخِرُ	سب کے بعد

سبق: ۳ اسمائے حسنیٰ

اس سال یاد کرائے جانے والے اسمائے حسنیٰ اس سبق کو بھی سبق نمبر (۱) اور (۲) کی طرح پڑھائیں۔
معلم/معلمہ تمام عنوانات خود مکمل کریں:

مقاصد عام:

۱ ______________________

۲ ______________________

مقاصد خاص:

۱ ______________________

۲ ______________________

عملی مشق:

جتنا ممکن ہو اسمائے حسنیٰ اور ان کا ترجمہ دہراتے رہیں۔

مشق

سوال: ۱ اعراب لگائیں، خوش خط لکھیں اور ترجمہ لکھیں۔

اعراب لگائیں	خوش خط	ترجمہ
اَلْبَاطِنُ	اَلْبَاطِنُ	پوشیدہ
اَلْمُتَعَالُ	اَلْمُتَعَالُ	مخلوق کی صفات سے برتر
اَلتَّوَّابُ	اَلتَّوَّابُ	توبہ قبول کرنے والا
اَلْعَفُوُّ	اَلْعَفُوُّ	معاف کرنے والا
مَالِكُ الْمُلْكِ	مَالِكُ الْمُلْكِ	تمام ملکوں کا بادشاہ
اَلْمُقْسِطُ	اَلْمُقْسِطُ	بڑا انصاف کرنے والا
اَلْغَنِیُّ	اَلْغَنِیُّ	سب سے بے نیاز

اَلْمَانِعُ	اَلْمَانِعُ	روکنے والا
اَلنَّافِعُ	اَلنَّافِعُ	نفع پہنچانے والا
اَلْهَادِیُ	اَلْهَادِیُ	ہدایت دینے والا
اَلْبَاقِیْ	اَلْبَاقِیْ	ہمیشہ باقی رہنے والا
اَلرَّشِیْدُ	اَلرَّشِیْدُ	سب کا رہنما
اَلصَّبُوْرُ	اَلصَّبُوْرُ	بڑا بردبار

سوال:۲ ترجمے کے سامنے اسمائے حسنیٰ لکھیں۔

ترجمہ	اسمائے حسنیٰ
پوری کائنات کا والی	اَلْوَالِیُ
بہت بڑا محسن	اَلْبَرُّ
معاف کرنے والا	اَلْعَفُوُّ
بہت نرمی کرنے والا	اَلرَّءُوْفُ
تمام ملکوں کا بادشاہ	مَالِكُ الْمُلْكِ
بڑا انصاف والا	اَلْمُقْسِطُ
غنی کرنے والا	اَلْمُغْنِیُ
روشن کرنے والا	اَلنُّوْرُ
ہدایت دینے والا	اَلْهَادِیُ
بغیر نمونے کے پیدا کرنے والا	اَلْبَدِیْعُ

سوال:۳ مندرجہ ذیل لوگ اللہ تعالیٰ کا کون سا نام لے کر دعا مانگیں گے۔

(الف) اپنے گناہوں سے توبہ کرنے والا یا تَوَّابُ! کہہ کر۔

(ب) اللہ تعالیٰ سے ہدایت مانگنے والا یا هَادِیُ! کہہ کر۔

(ج) اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنے والا یا عَفُوُّ! کہہ کر۔

سبق: ۴　　اطاعتِ رسول

مقاصد عام:

1. بچوں کو اہم دینی عقائد سکھانا۔
2. بچوں کو یہ بات سمجھانا کہ نبوت و رسالت اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ مقام ہے۔

مقاصد خاص:

1. بچوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت کی اہمیت سمجھانا۔
2. بچوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا جذبہ پیدا کرنا۔

امدادی اشیا:

کتاب، بورڈ، مارکر۔ کلاس روم میں بورڈ کا استعمال ضرور کیا جائے۔

فوائد: Learning Outcome:

ان شاء اللہ تعالیٰ اس سبق کو پڑھنے کے بعد بچے اس قابل ہو جائیں گے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت کی اہمیت جان لیں اور اسے بیان کر سکیں۔

سبق کا بنیادی تصور:

بچوں کے ذہنوں میں یہ تصور راسخ کرنا کہ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقوں پر چلنے ہی میں دونوں جہانوں کی کامیابی ہے۔

ذہنی آمادگی: BrainStorming:

1. سب سے پہلے نبی کون ہیں؟
2. چند مشہور نبیوں کے نام بتائیں۔
3. تمام انبیا اور رسول کس کے بھیجے ہوئے ہیں؟
4. سب سے آخری نبی اور رسول کون ہیں؟

اعلان سبق:

ان شاء اللہ تعالیٰ آج ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور رسالت کے بارے میں پڑھیں گے۔
معلم/معلمہ سبق کا عنوان بورڈ پر خوش خط لکھ دیں۔

نئی معلومات:

مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "میں نے تمھارے پاس دو چیزیں چھوڑی ہیں، جب تک تم ان کو مضبوطی سے پکڑے رہو گے ہرگز گمراہ نہیں ہوگے، وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔"(۴)

عملی مشق (۱):

اس سبق کو بھی چار طریقوں کے مطابق پڑھائیں۔ بچوں کی ریڈنگ کے وقت الفاظ کی ادائیگی پر خاص توجہ ہو۔
بچے جہاں تلفظ کی غلطی کریں ان الفاظ کو بورڈ پر لکھ دیں، آخر میں ان کا درست تلفظ بچوں کو سمجھا دیں۔

عملی مشق (۲):

ریڈنگ کے دوران بچوں سے مندرجہ ذیل سوالات پوچھ لیے جائیں تو ان شاء اللہ تعالیٰ سبق بچوں کے لیے آسان ہو جائے گا:
یہ سوالات امتحانات میں بھی پوچھے جا سکتے ہیں اور اس کی ورک شیٹ بنا کر بھی دی جا سکتی ہے۔

سوال: اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا احسان کیا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ اس نے انسانوں کو دنیا اور آخرت میں کامیابی کا راستہ دکھانے کے لیے نبوت اور رسالت کا مقدس سلسلہ جاری فرمایا۔

سوال: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے کیا بھیجا گیا؟

جواب: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے وہ آخری اور مکمل تعلیم وہدایت بھیج دی گئی جو قیامت تک کے لیے کافی ہے۔

سوال: اسلام کی اصل بنیاد کیا ہے؟ جواب: دینِ اسلام کی اصل بنیاد قرآن کریم ہے۔

سوال: ہمیں قرآن کریم کس کے ذریعے ملا ہے؟ اور کیوں؟

جواب: قرآن کریم ہمیں اللہ تعالیٰ کے سب سے مقرب رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے ملا ہے تاکہ لوگ صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان اور تشریح کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کی کتاب کو سمجھیں اور اس پر عمل کریں۔

سوال: کس کا فیصلہ ماننا تمام اہل ایمان کے لیے فرض ہے؟

جواب: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ دل وجان سے ماننا تمام اہل ایمان کے لیے فرض ہے۔

سوال: دنیا وآخرت میں کامیابی کے لیے کیا ضروری ہے؟

جواب: دنیا وآخرت میں کامیابی کے لیے جس طرح اللہ تعالیٰ کی اطاعت ضروری ہے اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت بھی ضروری ہے۔

ایک سوال کو کئی مرتبہ پوچھیں اور مختلف بچے جواب دیں، صحیح جواب دینے میں بچوں کی مدد کریں۔

عملی مشق (۳):

سبق اچھی طرح پڑھانے کے بعد سبق کا خلاصہ بورڈ پر لکھ کر سبق زبانی سمجھائیں:

(الف) اللہ تعالیٰ کے اپنے بندوں پر بے شمار احسانات ہیں۔

(ب) اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو سیدھا راستہ دکھانے کے لیے نبیوں اور رسولوں کو بھیجا۔

(ج) آپ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں جن کو انسانوں کی رہنمائی کے لیے بھیجا گیا۔

(د) قرآن کریم دین اسلام کی اصل بنیاد ہے۔

(ھ) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کریم پڑھ کر سناتے ہیں اور وہی اس کا مطلب بھی سمجھاتے ہیں۔

(و) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے۔

(ز) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کو دل وجان سے مانتے تھے۔

(ح) دنیا اور آخرت میں کامیابی کے لیے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ضروری ہے۔

گھر کا کام:

سبق کے آخر میں دی گئی مشقیں بچوں کو سمجھا دیں اور گھر سے کر کے لانے کو کہیں۔

خوداحتسابی: Reflection:

جب تک تمام بچے سبق سے متعلق سوالات درست جوابات نہ دینے لگ جائیں محنت جاری رکھیں۔

حوصلہ افزائی:

ہر درست جواب پر بچوں کی مَاشَاءَ اللّٰہ اور جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا کہہ کر حوصلہ افزائی فرمائیں۔

مشق

سوال:۱ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب لکھیں:

(الف) جواب: اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ اس نے انسانوں کو دنیا اور آخرت میں کامیابی کا راستی دکھانے کے لیے نبوت اور رسالت کا مقدس سلسلہ جاری فرمایا اور جب بھی انسانوں کو آسمانی ہدایت کی ضرورت ہوئی اللہ تعالیٰ نے انسانوں ہی میں سے ایک انسان کو اپنا نمائندہ اور انسانوں کا ہادی بنا کر بھیج دیا۔

(ب) جواب: بلاشبہ قرآن کریم دینِ اسلام کی اصل بنیاد ہے اور سارے انسانوں کے لیے ہدایت کا ذریعہ ہے، لیکن یہ براہ راست نہیں دیا گیا بل کہ اللہ تعالیٰ کے سب سے مقرب رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے ملا ہے، تاکہ لوگ صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان اور تشریح کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کی کتاب کو سمجھیں اور اس پر عمل کریں۔

(ج) جواب: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ دل وجان سے ماننا تمام اہل ایمان کے لیے فرض ہے، بل کہ شرطِ ایمان قرار دیا گیا ہے۔ چناں چہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ"

ترجمہ: "اور جب اللہ اور اس کا رسول کسی بات کا حتمی فیصلہ کر دیں تو نہ کسی مؤمن مرد کے لیے یہ گنجائش ہے نہ کسی مؤمن عورت کے لیے کہ ان کو اپنے معاملے میں کوئی اختیار باقی رہے۔"

(د) جواب: ایک دفعہ ایک غزوہ کے موقع پر جب سخت سردی، گھبراہٹ اور خوف کا عالم تھا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو رات کے وقت مشرکین کے حالات معلوم کرنے کے لیے بھیجا، تو صحابی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہا مان کر مشرکین کی طرف گئے تو اللہ تعالیٰ نے وہ ساری گھبراہٹ دور کر دی اور وہ حفاظت کے ساتھ معلومات لے کر واپس آ گئے۔

سوال: ۲ خالی جگہ پُر کریں:

(الف) جو رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت کرے اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی۔

(ب) ایک صحابی حضرت خریم اسدی رضی اللہ عنہ بہت عبادت گزار تھے۔

(ج) اللہ تعالیٰ نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو فیصلہ کرنے والا بھی بنایا ہے۔

سوال: ۳ مندرجہ سوالات کے مختصر جواب لکھیں:

(الف) جواب: قرآن کریم دین اسلام کی اصل بنیاد ہے۔

(ب) جواب: ہمیں کتاب اللہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان اور تشریح کی روشنی میں سمجھنا چاہیے۔

(ج) جواب: دنیا اور آخرت میں کامیابی کے لیے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ضروری ہے۔

سوال: ۴ سبق میں سے تلاش کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں چند جملے لکھیں:

(الف) قرآن ہمیں براہِ راست نہیں بل کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے ملا ہے۔

(ب) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کریم پڑھ کر سناتے ہیں اور وہی اس کا مطلب بھی سمجھاتے ہیں۔

(ج) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے لوگوں میں فیصلہ کرنے والا بھی بنایا ہے۔

(د) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کو دل و جان سے مانا۔

(ھ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے آخری اور مکمل تعلیم و ہدایت بھیج دی گئی۔

سبق: ۵

جنّت

مقاصد عام:

بچوں کو مرنے کے بعد کی زندگی سے متعلق معلومات فراہم کرنا۔

مقاصد خاص:

1. بچوں کو جنت سے متعلق معلومات فراہم کرنا۔
2. بچوں کو اس بات کی تعلیم دینا کہ جنت میں جانے کے لیے اچھے اعمال کرنا ضروری ہیں۔
3. یہ بات بچوں کے دلوں میں بٹھانا کہ جنت حق ہے اور مسلمان وہاں ہمیشہ رہیں گے۔

امدادی اشیا:

کتاب | بورڈ | مارکر

فوائد: Learning Outcome:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد ان شاء اللہ تعالیٰ بچے اس قابل ہو جائیں گے کہ جنت کی نعمتیں جان لیں اور انھیں بیان کر سکیں۔

سبق کا بنیادی تصور:

جنت اللہ تعالیٰ کا مہمان خانہ ہے جو اس نے اپنے فرماں بردار بندوں کے لیے تیار کیا ہے۔

ذہنی آمادگی: Brain Storming:

1. کیا ہماری تمام چاہتیں دنیا میں پوری ہو سکتی ہیں؟
2. تمام چاہتیں پوری ہونے کی جگہ کون سی ہے؟
3. جنت میں جانے کا آسان طریقہ کیا ہے؟

اعلان سبق:

معلم/معلمہ بورڈ پر سبق کا عنوان خوش خط لکھ دیں۔ آج جو سبق ہم پڑھیں گے اس کا نام ہے "جنت"۔

نئی معلومات:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ: "متقی لوگ باغات اور چشموں کے درمیان رہیں گے۔ (اُن سے کہا جائے گا کہ) ان (باغات) میں سلامتی کے ساتھ بے خوف ہو کر داخل ہو جاؤ۔ ان کے سینوں میں جو کچھ رنجش

ہوگی، اسے ہم نکال پھینکیں گے۔ وہ بھائی بھائی بن کر آمنے سامنے اونچی نشستوں پر بیٹھے ہوں گے۔ وہاں نہ کوئی تھکن ان کے پاس آئے گی اور نہ ان کو وہاں سے نکالا جائے گا۔"(۵)

عملی مشق (۱):

اس سبق کو بھی پہلے ذکر کیے گئے چار طریقوں کے مطابق پڑھائیں۔

عملی مشق (۲):

سبق سے متعلق مختصر سوالات پوچھتے رہنے سے بچے سبق آسانی سے سمجھ جاتے ہیں، ان کی دلچسپی بھی برقرار رہتی ہے۔ نمونے کے طور پر چند سوالات ذکر کیے جا رہے ہیں:

1. اللہ تعالیٰ کن لوگوں کو جنت میں داخل فرمائیں گے؟
2. اللہ تعالیٰ نے جنت میں کیسی نعمتیں تیار کیں ہیں؟
3. جنت کے محلات کی اینٹیں کیسی ہیں؟
4. جنت کے کتنے درجے ہیں؟
5. اللہ تعالیٰ کا عرش کہاں ہے؟
6. سب سے پہلے جو لوگ جنت میں جائیں گے ان کے چہرے کیسے ہوں گے؟

عملی مشق (۳):

سبق کا خلاصہ بورڈ پر لکھ کر سبق زبانی سمجھائیں:

(الف) اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کو اس دنیا میں امتحان اور آزمائش کے لیے بھیجا ہے۔
(ب) جنتی جنت میں ہمیشہ رہیں گے۔
(ج) جنت میں جنتی جس چیز کی خواہش کریں گے وہ فوراً مل جائے گی۔
(د) جنت میں سونے اور چاندی کے محلات، مزیدار پھل اور دودھ اور شہد کی نہریں ہوں گی۔
(ھ) جنت میں جنتیوں کو کوئی پریشانی نہیں ہوگی۔
(و) اللہ تعالیٰ جنتیوں کو اپنا دیدار کروائیں گے۔
(ز) جنت حاصل کرنے کے لیے ہمیں چاہیے کہ ہمیشہ نیک کام کریں اور برے کاموں سے بچیں۔

گھر کا کام:

1. بچوں کو سبق کے آخر میں دی گئی مشقیں سمجھا دیں اور گھر سے کر کے لانے کو کہیں۔

۲ بچوں سے کہیں کہ جنت کی نعمتوں کا تذکرہ اپنے چھوٹے بہن بھائیوں سے کریں۔

خود احتسابی: Reflection:

جب بچے روانی سے آپ کے سوالات کے جوابات دینے لگیں تو اگلا سبق پڑھائیں۔

حوصلہ افزائی:

اچھی کارکردگی پر بچوں کی محنت کو سراہیں۔

مشق

سوال:۱ خالی جگہ پُر کریں:

(الف) آنکھ ، کان ، انسان کے دل ۔ (ب) فردوس ، چار ۔ (ج) دیدار

(د) ہمیشہ نیک ، برے

سوال:۲ ذیل میں دی گئی جنت کی نعمتوں کی فہرست مکمل کریں۔

۱	جنت کی اینٹیں	ایک اینٹ سونے کی ایک اینٹ چاندی کی ہے۔
۲	اینٹوں کے جوڑنے کا گارا	انتہائی خوش بودار مشک کا ہے۔
۳	جنت کی کنکریاں	موتی اور یاقوت ہیں۔
۴	جنت کی مٹی	زعفران کی ہے۔
۵	جنت کے درختوں کا تنا	سونے کا ہے۔
۶	جنتی جنت کا ایک پھل توڑے گا تو خود بخود	دوسرا پھل اس پھل کی جگہ لگ جائے گا۔
۷	جنت کے ایک پھل میں	ستر ذائقے ہوں گے۔
۸	جنت کے پھل	دودھ سے زیادہ سفید، مکھن سے زیادہ نرم اور شہد سے زیادہ میٹھے ہوں گے۔
۹	جنت کے درجے	جنت کے سو درجے ہیں۔
۱۰	ایک درجے سے دوسرے درجے تک کا درمیانی فاصلہ	اتنا فاصلہ ہے جتنا زمین اور آسمان کے درمیان فاصلہ ہے یعنی پانچ سو سال۔
۱۱	جنت کے درجوں میں سب سے بڑا درجہ	فردوس ہے۔

۱۲	جنت کی چار نہریں	دودھ، شراب، شہد اور پانی۔
۱۳	جنت الفردوس کے اوپر	اللہ تعالیٰ کا عرش ہے۔
۱۴	جو لوگ سب سے پہلے جنت میں جائیں گے ان کے چہرے	چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوں گے۔
۱۵	پھر جو ان کے بعد جائیں گے ان کے چہرے	تیز روشن ستارے کی طرح ہوں گے۔
۱۶	جنت میں کس چیز کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا	کسی مصیبت تکلیف یا پریشانی کا۔
۱۷	نہ ہی وہ کسی بات پر	غمگین ہوں گے۔
۱۸	جنت کی تمام نعمتوں میں جنتیوں کی سب سے زیادہ محبوب اور پسندیدہ نعمت	اللہ تعالیٰ کا دیدار ہے۔

سوال: ۳ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب لکھیں:

(الف) جواب: جو لوگ اس دنیا کی زندگی کو اللہ تعالیٰ کے احکامات اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقوں کے مطابق گزاریں گے تو ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ بطور انعام جنت میں داخل فرمائیں گے اور وہ وہاں ہمیشہ رہیں گے، وہاں سے کبھی بھی نکالے نہیں جائیں گے۔

(ب) جواب: جنت میں درخت ہیں سب کا تنا سونے کا ہے۔ جنت کے ایک پھل میں ستر ذائقے ہوں گے اور وہ پھل دودھ سے زیادہ سفید، مکھن سے زیادہ نرم اور شہد سے زیادہ میٹھے ہوں گے۔

(ج) جواب: اللہ تعالیٰ جنتیوں کو اپنا دیدار کروائیں گے، اور اللہ کی قسم! جنت کی تمام نعمتوں میں جنتیوں کو سب سے زیادہ محبوب اور پسندیدہ نعمت اللہ تعالیٰ کا دیدار ہے۔

(د) جواب: جنت کی نعمتوں کو حاصل کرنے کے لیے ہمیں چاہیے کہ ہمیشہ نیک کام کریں اور برے کاموں سے بچتے رہیں، اللہ تعالیٰ ہم سب کو جنت الفردوس میں داخل فرمائے اور اپنا دیدار نصیب فرمائے۔

(ھ) جواب: جنت کی عمارتوں کی ایک اینٹ چاندی کی ہے اور ایک اینٹ سونے کی اور اینٹوں کے جوڑنے کا گارا انتہائی خوش بودار مشک کا ہے۔

(و) جواب: جنت کا سب سے بڑا درجہ فردوس ہے اور اسی سے جنت کی چار نہریں یعنی دودھ، شہد، شراب اور پانی کی نہریں نکلتی ہیں، اور "جنت الفردوس" کے اوپر اللہ تعالیٰ کا عرش ہے۔

جہنم

سبق: ۶

مقاصد عام:

مرنے کے بعد والی زندگی کا دلوں میں یقین پیدا کرنا۔

مقاصد خاص:

۱ اللہ تعالیٰ کی ناراضی اور سزا سے بچنے کی فکر بچوں میں پیدا کرنا۔

۲ بچوں میں دوسرے انسانوں کو بھی دوزخ سے بچانے کی فکر پیدا کرنا۔

امدادی اشیا:

کتاب | بورڈ | مارکر

فوائد: Learning Outcome:

ان شاء اللہ تعالیٰ اس سبق کو پڑھنے کے بعد بچے دوزخ اور اس کے عذابات جان لیں گے۔ان میں دوزخ سے بچنے کی فکر پیدا ہوگی۔

سبق کا بنیادی تصور:

بچوں میں اللہ تعالیٰ کی ناراضی والے اعمال سے بچنے کی فکر پیدا کرنا۔

ذہنی آمادگی: Brain Storming:

سوال: دنیا میں ہمیں کیا چیزیں ناپسند ہیں؟

صحیح جواب دینے میں بچوں کی مدد کریں، مثلاً: بیماری، بدامنی، خوف، بھوک، پیاس، وغیرہ۔

سوال: دنیا کی تکالیف چھوٹی ہیں، آخرت کی تکالیف بڑی ہیں۔آخرت کی تکالیف سے بچنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: گناہوں سے بچنا، اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات کے مطابق زندگی گزارنا وغیرہ۔

اعلان سبق:

معلم/معلمہ بورڈ پر سبق کا عنوان خوش خط لکھ دیں "جہنم"۔

نئی معلومات:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: "میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں جسے کوئی بندہ دل سے حق سمجھ کر کہے اور اسی حالت پر اس کی موت آئے تو اللہ تعالیٰ اس پر ضرور جہنم کی آگ حرام فرما دیں گے، وہ کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه ہے۔"(۶)

عملی مشق (۱):

اس سبق کو بھی پہلے ذکر کیے گئے چار طریقوں کے مطابق پڑھائیں۔

عملی مشق (۲):

سبق سے متعلق بچوں سے سوالات بھی کرتے رہیں، چند سوالات یہ ہو سکتے ہیں۔

(الف) جہنم کیسی جگہ ہے؟
(ب) جہنمیوں کے کھانے کے لیے کیا ہے؟
(ج) جہنمیوں کے لیے سب سے بڑی سزا کیا ہو گی؟

اسی طرح کے مختصر سوالات بنا کر اپنی طرف سے پوچھیں، اس طرح بچے غور سے سنیں گے اور کلاس میں نظم و ضبط کے مسائل بھی نہیں ہوں گے، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

عملی مشق (۳):

سبق کا خلاصہ بورڈ پر لکھیں:

(الف) جہنم انتہائی تکلیف والی جگہ ہے جو کافروں اور مشرکوں کے لیے تیار کی گئی ہے۔
(ب) جہنمیوں کو جہنم میں کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکے گا۔
(ج) جہنمیوں کو کھانے کے لیے کانٹے دار درخت اور پینے کو کھولتا ہوا پانی ملے گا۔

اسی طرح مزید ۶ سے ۷ جملے بورڈ پر لکھیں تاکہ سبق کا خلاصہ سامنے آ جائے، اس کے ذریعے پھر پورا سبق سمجھائیں۔ جملے بنانے کے لیے پچھلے سبق سے مدد لے سکتے ہیں۔

عملی مشق (۴):

کلاس میں بلند آواز سے مختصر سی دعا کرائیں جس میں اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں کہ وہ ہمیں اور سارے مسلمانوں کو دوزخ کے عذاب سے بچائے۔

گھر کا کام:

سبق کے آخر میں دی گئی مشقیں بچوں کو سمجھا کر گھر سے کر کے لانے کو کہیں۔

خود احتسابی: Reflection:

اس سبق کو بچوں میں اچھی تبدیلیاں لانے کے لیے استعمال کریں۔

حوصلہ افزائی:

صحیح جوابات پر، اچھے اعمال پر اور کسی بری بات سے رک جانے پر بچوں کی حوصلہ افزائی کریں۔

سوال:۱ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب لکھیں:

(الف) جواب: جو لوگ اس دنیا کی زندگی کو اپنی مرضی سے گزاریں گے، اللہ تعالیٰ کے احکامات اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقوں کے مطابق زندگی نہیں گزاریں گے تو مرنے کے بعد ان کا ٹھکانا جہنم ہے۔

(ب) جواب: جہنمیوں کے کھانے کے لیے کانٹے دار درخت ہیں، جو نہ جسم کا وزن بڑھائے گا اور نہ بھوک مٹائے گا۔ اور پینے کے لیے کھولتا ہوا پانی اور دوزخیوں کے زخموں کا خون اور پیپ دیا جائے گا۔

(ج) جواب: جہنمیوں کے لیے سب سے بڑا عذاب یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ ان سے ناراض ہوگا۔

(د) جواب: دوزخ کی تکالیف سے بچنا بہت آسان ہے اگر ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی سے پرہیز کریں، اور اپنے اندر اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا کریں تو ان شاء اللہ ہم دوزخ کے عذاب سے بچ جائیں گے، اور پھر بھی اگر غلطی ہو جائے تو اللہ تعالیٰ سے رو رو کر معافی مانگ لیں کیوں کہ اللہ تعالیٰ بڑے مہربان ہیں معاف کرنے والے ہیں اور جب کوئی بندہ ان سے معافی مانگتا ہے تو وہ معاف کر دیتے ہیں۔

سوال:۲ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں:

(الف) جواب: جہنمیوں کو جہنم میں کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکے گا اور نہ ہی ماں، باپ یا دوسرے رشتے دار وغیرہ ان کے کسی کام آسکیں گے۔

(ب) جواب: کافروں کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جہنم میں رہنا ہوگا۔

(ج) جواب: دنیا کی بیماریوں سے بچنے کے لیے ہم کھانے پینے میں احتیاط اور پرہیز کرتے ہیں۔ان چیزوں کے کھانے کا ہمارا کتنا دل چاہتا ہے پھر بھی ہم نہیں کھاتے۔

سوال:۳ ذیل میں دیے گئے خالی خانوں میں الفاظ لکھ کر جملے مکمل کریں:

(الف)	جہنمیوں کو جہنم میں	کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکے گا	اور نہ ہی ماں باپ
	یا دوسرے رشتہ دار	وغیرہ ان کے کسی	کام آسکیں گے۔
(ب)	کافروں کو ہمیشہ	ہمیشہ کے لیے جہنم میں	رہنا ہوگا، البتہ گناہ گار
	مسلمان سزا بھگتنے کے بعد	جہنم سے نکل کر	جنت میں داخل ہو جائیں گے۔
(ج)	اے لوگو! اللہ اور اس	کے عذاب کے خوف سے خوب رو	اور اگر تم یہ نہ کر سکو
	تو پھر اللہ تعالیٰ کے قہر اور	اس کے عذاب کا	خیال کر کے تکلف سے رو اور رونے کی شکل بناؤ۔

سوال:۴ جہنم کی تکالیف کو دیے گئے خانوں میں لکھیں:

جہنم

- کھانے کے لیے کانٹے دار درخت ہیں
- جہنمیوں کو پینے کے لیے کھولتا ہوا پانی دیا جائے گا۔
- کافروں کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جہنم میں رہنا ہوگا۔
- جہنم میں زبردست آگ ہوگی جس سے جہنمیوں کی کھالیں جل جل کر پک جائیں گی۔
- جہنمیوں کی سب سے بڑی سزا یہ ہوگی کہ اللہ تعالیٰ ان سے ناراض ہوں گے۔
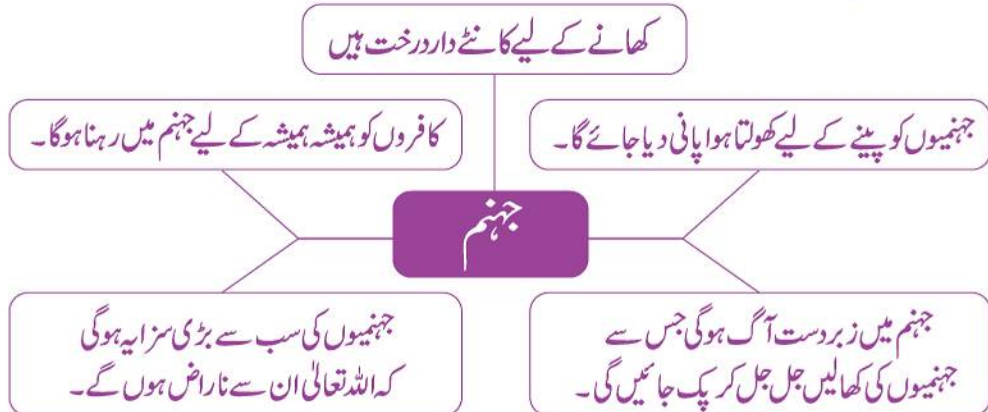
سبق: ۷ سنت کی اہمیت

مقاصد عام/ خاص:

1. بچوں کو سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مفہوم اور اہمیت سمجھانا۔
2. بچوں میں سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور اس پر عمل کا شوق پیدا کرنا۔

امدادی اشیا:

کتاب | بورڈ | مارکر

فوائد: Learning Outcome:

ان شاء اللہ تعالیٰ اس سبق کو پڑھنے کے بعد بچے اس قابل ہو جائیں کہ سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اہمیت جان کر اس پر عمل کرنے والے بنیں۔

سبق کا بنیادی تصور:

بچے دین و دنیا کے ہر کام کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق کریں۔

ذہنی آمادگی: Brain Storming:

1. صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم ہر عمل میں کس کی پیروی کرتے تھے؟
2. ہمیں ہر عمل میں کس کی پیروی کرنی چاہیے؟

اعلانِ سبق:

آج جو سبق ہم پڑھیں گے اس کا نام ہے، "سنت کی اہمیت"۔ معلم/معلمہ سبق کا عنوان بورڈ پر خوش خط لکھ دیں۔

نئی معلومات:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "حقیقت یہ ہے کہ تمھارے لیے رسول اللہ کی ذات میں ایک بہترین نمونہ ہے، ہر اس شخص کے لیے جو اللہ سے اور یومِ آخرت سے امید رکھتا ہو، اور کثرت سے اللہ کا ذکر کرتا ہو۔" (۷)

عملی مشق (۱):

سبق کو معلم/معلمہ پڑھ کر بچوں کو سنائیں۔ سبق پڑھاتے جائیں جہاں ضرورت ہو چند مخصوص الفاظ

کے معانی بتا دیں تاکہ بچے ان الفاظ کا مطلب اچھی طرح سمجھ جائیں، چند الفاظ یہ ہو سکتے ہیں:

الفاظ	معانی
نصاب	سال بھر کی آمدن اور خرچ کے بعد جو مال بچ جائے، اس پر شرعاً زکوٰۃ فرض ہو جاتی ہے۔
مناسک	حج کے ارکان
اتباع	پیروی، فرماں برداری
نمونہ	وہ چیز جو دکھانے کے لیے ہو
سند	ثبوت

عملی مشق (۲): سبق کا خلاصہ بورڈ پر لکھ کر اس کی مدد سے سبق بچوں کو سمجھائیں۔

عملی مشق (۳): بچوں سے سوالات بھی کرتے رہیں، سوالات اور جوابات دونوں مختصر ہوں۔

گھر کا کام:

1. بچوں کو سبق کے آخر میں دی گئی مشق سمجھا کر گھر سے کر کے لانے کو کہیں۔
2. بچوں سے کہیں کہ ان کے گھر میں کسی نے حج کیا ہو یا رشتے داروں میں سے کسی نے حج کیا ہو، ان سے پوچھ کر حج کا مختصر طریقہ لکھیں۔

خود احتسابی: Reflection:

جب کلاس کے کمزور بچے بھی درست جوابات دینے لگ جائیں پھر اگلا سبق شروع کریں۔

حوصلہ افزائی:

بچوں کا نام لے کر ان کی حوصلہ افزائی کریں۔

سوال:۱ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب لکھیں:

(الف) جواب: ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا پیغام ساری انسانیت تک پہنچایا اور ساتھ ہی عمل کر کے بھی دکھایا تاکہ اللہ تعالیٰ کا پیغام انسانوں کو اچھی طرح سمجھ میں آ جائے۔

(ب) جواب: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ ارشاد فرمایا اور جو کچھ کر کے دکھایا اس کو "سنت نبوی" کہتے ہیں، اور ہر مسلمان مرد و عورت کے لیے اس پر عمل کرنا ضروری ہے۔

(ج) جواب: نماز، زکوٰۃ اور حج کا قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے، اب اس کی ادائیگی عملی طور پر کیسے کرنی ہے ان سب کا طریقہ ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور عمل سے معلوم ہوا۔

(د) جواب: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کچھ سنا اور جو کچھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے دیکھا اس پر عمل کیا، اس کو محفوظ کیا اور پھر دوسروں تک پہنچایا تا کہ لوگ زندگی گزارنے کا صحیح طریقہ سیکھ لیں۔

سوال: ۲ مندرجہ ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کریں:

الفاظ	جملے
پیغام	آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا پیغام ساری دنیا تک پہنچایا۔
رکوع	ہم نماز میں قیام کے بعد رکوع کرتے ہیں۔
طریقہ	حج کرنے کا طریقہ ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا۔
رہنمائی	ہمیں قرآن وحدیث سے زندگی گزارنے کی رہنمائی ملتی ہے۔
اہمیت	اسلام میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اتباع کو بھی بہت اہمیت حاصل ہے۔
کامیابی	دین پر چل کر ہم دونوں جہانوں میں کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔

سوال: ۳ نقشے میں دیے گئے حروف کی مدد سے سبق میں دیے گئے کم از کم پندرہ الفاظ بنائیں:

آپ ایک حرف کو دو یا زائد مرتبہ بھی ایک لفظ میں استعمال کر سکتے ہیں:

① سنّت ② پیغام ③ عمل ④ تعلیم ⑤ مرد ⑥ اتباع ⑦ ارکان ⑧ معلوم
⑨ حج ⑩ پیروکار ⑪ سند ⑫ محبت ⑬ مکمل ⑭ قدم ⑮ مبارک

سوال: ۴ ذیل میں دی گئی ہر سطر میں جو لفظ الگ معنی والا ہو، اس کے گرد دائرہ بنائیں:

(الف) حیوان (ب) نافرمان (ج) نامکمل (د) ناراضی (ھ) غلط (و) مزدور (ز) ناکام

سبق: ۸

معجزہ

مقاصد عام/ خاص:

1. بچوں کو اللہ تعالیٰ کی عظمت سے متاثر کرنا۔
2. بچوں کو معجزہ کا مطلب سمجھانا۔
3. بچوں کو سمجھانا کہ اللہ تعالیٰ نے جو معجزات انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کو عطا فرمائے ان پر یقین کرنا ضروری ہے۔

امدادی اشیا:

کتاب | بورڈ | مارکر

فوائد: Learning Outcome:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد بچے ان شاء اللہ تعالیٰ اس قابل ہو جائیں گے کہ معجزہ کا مطلب جان لیں۔
انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کے چند مشہور معجزے جان لیں اور ان کے بارے بتا سکیں۔

سبق کا بنیادی تصور:

بچوں کو اللہ تعالیٰ کی طاقت وقوت سے متاثر کرنا۔

ذہنی آمادگی: Brain Storming:

سوال: وہ کون سے نبی علیہ السلام ہیں جن کی انگلی کے اشارے سے چاند دو ٹکڑے ہو گیا تھا؟

جواب: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

اعلان سبق:

معلم/معلمہ بورڈ پر خوش خط لکھ دیں، "معجزہ"۔ پھر بچوں کو بتائیں کہ آج جو سبق ہم پڑھیں گے اس کا یہ نام ہے۔

نئی معلومات:

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"صلح حدیبیہ کے موقع پر ہم لوگ چودہ سو تھے، حدیبیہ ایک کنواں ہے، ہم نے اس میں سے پانی نکالا اور اتنا نکالا کہ اس میں ایک قطرہ پانی نہ بچا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کنویں کے کنارے پر بیٹھ گئے اور پانی منگوا کر اس سے کلی کی اور کلی کا پانی کنویں میں پھینک دیا تو تھوڑی دیر میں کنواں پانی سے بھر گیا۔ ہم

نے خود بھی پیا اور سواریوں کو بھی پلایا یہاں تک کہ ہم بھی سیراب ہو گئے اور ہماری سواریاں بھی۔"(۸)

عملی مشق: (۱)

معلم/معلمہ سبق کو چار طریقوں کے مطابق پڑھائیں:

1. معلم/معلمہ پڑھیں، بچے سنیں۔
2. معلم/معلمہ پڑھیں، تمام بچے دہرائیں۔
3. ایک بچہ پڑھے تمام بچے سنیں۔
4. ایک بچہ پڑھے، تمام بچے دہرائیں۔

عملی مشق (۲):

مندرجہ ذیل ورک شیٹ بچوں کو کلاس ورک کے طور پر دیں، یہ ورک شیٹ بچوں نے کتاب دیکھے بغیر بھرنی ہے۔اس سے پتہ چلے گا کہ بچوں کو سبق کتنا سمجھ میں آیا۔

(الف) نبی اور رسول اللہ تعالیٰ کے پیغام کو بغیر کسی کمی یا زیادتی کے لوگوں تک پہنچا دیتے ہیں۔

(ب) اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسولوں اور نبیوں کو کچھ ایسی نشانیاں دی جاتیں جن کے کرنے سے دوسرے لوگ عاجز تھے ایسے کاموں کو معجزہ کہتے ہیں۔

(ج) "اور (اے پیغمبر!) جب تم نے ان پر مٹی پھینکی تھے تو وہ تم نے نہیں بل کہ ہم نے پھینکی تھی۔"

(د) حضرت موسیٰ علیہ السلام کی لاٹھی اژدھا (بہت بڑا سانپ) بن جاتی تھی۔

(ھ) حضرت سلیمان علیہ السلام پرندوں کی بولیاں سمجھ لیتے تھے۔

(و) ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ تعالیٰ نے بہت سے معجزات عطا فرمائے تھے۔

(ز) جس طرح تمام انبیا اور رسولوں پر ایمان لانا ضروری ہے اسی طرح ان کے وہ معجزات جو ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائے ہیں ان پر بھی ایمان لانا ضروری ہے۔

عملی مشق (۳):

سبق کا خلاصہ بورڈ پر لکھیں اور سبق زبانی سمجھائیں۔

گھر کا کام:

1. سبق کے آخر میں دی گئی مشق بچوں کو سمجھائیں اور گھر سے کر کے لانے کو کہیں۔

۲ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی سے تین معجزے اپنی کاپی میں لکھیں۔

خوداحتسابی: Reflection:

سبق پڑھانے کے بعد اگر بچے سبق سے متعلق سوالات کے زبانی جوابات روانی سے دینے لگیں تو اگلا سبق پڑھائیں۔

حوصلہ افزائی:

درست جوابات پر بچوں کی حوصلہ افزائی کریں۔

مشق

سوال:۱ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب لکھیں:

(الف) جواب: نبی اور رسول اللہ تعالیٰ کے پیغام کو بغیر کسی کمی یا زیادتی کے لوگوں تک پہنچا دیتے ہیں۔ جو لوگ ان پیغامات کو مان لیتے ہیں، وہ انھیں ثواب کی خوش خبری سناتے ہیں، جو نہیں مانتے انھیں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈراتے ہیں۔

(ب) جواب: لوگوں کو نبوت یا رسالت کی پہچان کروانے کے لیے نبی یا رسول کی عادتوں اور اعمال کو پیش کیا جاتا ہے، کہ ایک نیک، ہمیشہ سچ بولنے والا مخلوق کا سچا خیر خواہ، پرہیزگار، برائیوں سے بچنے والا کس طرح ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں غلط بیانی کرے۔

(ج) جواب: اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسولوں اور نبیوں کو کچھ ایسی نشانیاں دی جاتیں ہیں جن کے کرنے سے دوسرے لوگ عاجز ہوتے ہیں، ایسے کاموں کو معجزات کہتے ہیں تاکہ لوگ یہ جان لیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے نبی یا رسول ہیں۔

(د) جواب: حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے مردوں کو زندہ، پیدائشی اندھوں کو بینا اور مٹی کی چڑیا بنا کر انھیں زندہ کر کے اڑا دیتے تھے۔

سوال:۲ خالی خانوں میں نبی علیہ السلام کا نام یا معجزہ لکھیں:

نبی علیہ السلام کا نام	معجزہ
ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم	ان کی انگلی کے اشارے سے چاند کے دوٹکڑے ہو گئے۔
حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلوٰۃُ وَ السَّلَام	ان کی لاٹھی اژدھا (بہت بڑا سانپ) بن جاتی تھی۔
حضرت داوٗد عَلَیْہِ الصَّلوٰۃُ وَ السَّلَام	لوہا ان کے ہاتھ میں موم بن جاتا تھا۔
حضرت سلیمان عَلَیْہِ الصَّلوٰۃُ وَ السَّلَام	پرندوں کی بولیاں سمجھ لیتے تھے۔
حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلوٰۃُ وَ السَّلَام	مُردوں کو زندہ، پیدائشی اندھوں کو بینا اور مٹی کی چڑیا بنا کر انہیں زندہ کر کے اڑا دیتے تھے۔

سوال:۳ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں:

(الف) جواب: ایک مٹھی خاک کی وجہ سے دشمن کے ہر فرد کی آنکھ میں خاک کے ذرے پہنچے اور وہ بے چین ہو کر آنکھیں ملنے لگا۔

(ب) جواب: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے بڑا معجزہ قرآن کریم ہے جس کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے لیا ہے۔

(ج) جواب: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور شہادت کی انگلی سے چاند کی طرف اشارہ فرمایا، اسی وقت چاند کے دوٹکڑے ہو گئے۔

سوال:۴ کالم "الف" کے الفاظ کو کالم "ب" کے الفاظ سے لکیر کے ذریعے ملائیں:

الف	ب
معجزہ	زندہ
اژدھا	کی بولیاں
جانوروں	دوٹکڑے
مُردوں کو	عاجز کر دینے والی چیز
چاند کے	بہت بڑا سانپ

باب دوم: **عبادات**

سبق: ۱ **حفظ**

اٰیۃُ الْکُرْسِیُ

مقاصد عام: بچوں کو قرآن کریم پڑھنا سکھانا۔

مقاصد خاص:

۱ بچوں کو اٰیۃ الکرسی یاد کروانا۔ ۲ بچوں کو اٰیۃ الکرسی پڑھنے کے فضائل یاد کروانا۔

امدادی اشیا:

کتاب، بورڈ، مارکر، کسی اچھے قاری کی آواز میں ریکارڈ کی ہوئی اٰیۃ الکرسی، ایک بڑا چارٹ جس میں اٰیۃ الکرسی خوش خط لکھی ہوئی ہو۔

فوائد: Learning Outcome:

ان شاء اللہ تعالیٰ بچے اٰیۃ الکرسی اور اس کے پڑھنے کے فضائل یاد کرلیں گے۔

سبق کا بنیادی تصور:

بچوں میں زیادہ سے زیادہ قرآن کریم کو یاد کرنے اور اسے پڑھنے کا شوق پیدا کرنا۔

ذہنی آمادگی: Brain Storming:

۱ کون سی کتاب دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی جاتی ہے؟ جواب: قرآن کریم۔

۲ کس کتاب کے سب سے زیادہ حافظ دنیا میں موجود ہیں؟ جواب: قرآن کریم۔

اعلان سبق:

آج جو سبق ہم پڑھیں گے اس کا نام ہے، "اٰیۃ الکرسی"۔ معلم/معلمہ سبق کا عنوان بورڈ پر خوش خط لکھ دیں۔

نئی معلومات:

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"سورۂ بقرۃ میں سے ایک آیت ہے جو قرآن شریف کی تمام آیتوں کی سردار ہے۔ وہ آیت جیسے ہی کسی گھر میں پڑھی جائے اور وہاں شیطان ہو تو فوراً نکل جاتا ہے، وہ اٰیۃ الکرسی ہے۔"(۹)

عملی مشق (۱):

معلم/معلمہ ایک مرتبہ پوری اٰیۃ الکرسی پڑھ کرسنا دیں۔اس کے بعد اٰیۃ الکرسی کے مختلف حصے پڑھیں اور بچوں سے کہیں کہ وہ دہرائیں۔
بہتر ہوگا اگر اٰیۃ الکرسی کو ۹ حصوں میں تقسیم کر کے پڑھائیں، ہر حصے کو کئی مرتبہ دہرائیں۔

عملی مشق (۲):

جب چند بچوں کو اٰیۃ الکرسی یاد ہوجائے، تو ان میں سے ایک بچے کو بلائیں وہ بچہ ایک مرتبہ زبانی اٰیۃ الکرسی سنائے۔ پھر وہ بچہ پڑھے اور باقی بچے دہرائیں۔

1. اب اٰیۃ الکرسی اور اس کا ترجمہ اسی طرح دہرائیں۔
2. بورڈ پر اٰیۃ الکرسی والا چارٹ آویزاں کردیں۔ریکارڈ کی ہوئی اٰیۃ الکرسی بچوں کو کئی مرتبہ سنوائیں۔ اب بچوں کو بتائیں کہ ریکارڈ کی ہوئی اٰیۃ الکرسی سن کر انھوں نے اٰیۃ الکرسی کو دہرانا ہے۔

گھر کا کام:

بچوں سے کہیں کہ روزانہ رات کو سوتے ہوئے اور ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھ لیا کریں۔
دوسرے دن بچوں سے پوچھیں؟ جو بچے ہاں میں جواب دیں، ان کی حوصلہ افزائی کریں۔

خود احتسابی: Reflection:

بچوں کو اٰیۃ الکرسی یاد بھی کروانی ہے اور پڑھنے کا عادی بھی بنانا ہے۔

حوصلہ افزائی:

بچوں کی حوصلہ افزائی ہوتی رہے گی تو ان شاء اللہ تعالٰی اس سے ان میں عمل کرنے کا شوق پیدا ہوگا، قواعد تجوید کی رعایت رکھتے ہوئے تلاوت کرنے والے طالب علم کو انعام دیں۔

مشق

جوابا: صادق کو یہ بات یاد آ گئی کہ جو شخص رات کو بستر پر لیٹتے وقت اٰیۃ الکرسی پڑھے اللہ تعالیٰ اس کو، اس کے ہمسائے اور جتنے مکانات اس مکان کے اردگرد ہوں سب کو امن میں رکھتا ہے۔

سبق: ۲

حفظ سورۃ

سُوْرَۃُ الْمَاعُوْنِ ، سُوْرَۃُ الْکَوْثَرِ

مقاصد عام:

بچوں کو صحیح تجوید کے ساتھ قرآن کریم پڑھنا سکھانا۔

مقاصد خاص:

1. بچوں کو سورۃ الماعون اور سورۃ الکوثر زبانی یاد کروانا۔
2. سورۃ الماعون میں جن کاموں کے کرنے سے منع کیا گیا ہے ان سے بچوں کو بچانا۔
3. سورۃ الکوثر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جو شان بیان کی گئی ہے، بچوں کو اس سے روشناس کرانا۔

امدادی اشیا:

کتاب، بورڈ، مارکر، دو چارٹ جن پر الگ الگ سورۃ الماعون اور سورۃ الکوثر لکھی ہوئی ہوں، موبائل یا ٹیپ ریکارڈر میں اچھے لہجے میں بہترین قاری کی ریکارڈ کی ہوئی سورۃ الماعون اور سورۃ الکوثر۔

فوائد: **Learning Outcome:**

ان شاء اللہ تعالیٰ اس سبق کو پڑھنے کے بعد بچے اس قابل ہو جائیں گے کہ سورۃ الماعون اور سورۃ الکوثر صحیح تجوید کے ساتھ زبانی یاد کر لیں۔ سورۃ الماعون اور سورۃ الکوثر کے احکام اور مسائل جان لیں۔

سبق کا بنیادی تصور:

بچے قرآن پاک کو سمجھ کر پڑھنے والے بنیں اور اس پر عمل کریں۔

ذہنی آمادگی: **Brain Storming:**

بچوں کو دونوں سورتوں کی ریکارڈنگ سنوا کر ان سے سورتوں کے نام پوچھیں۔ امید ہے کہ بچے نام بتا دیں گے، اگر نام نہ بتا سکیں تو آپ بتا دیں۔

اعلان سبق:

معلم/معلمہ بورڈ پر دونوں سورتوں کے نام خوش خط لکھ دیں۔

نئی معلومات:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اچھی آواز سے قرآن کریم کو مزیّن کرو(کیوں کہ اچھی آواز قرآن کریم کے حسن کو بڑھا دیتی ہے)۔"(۱۰)

عملی مشق (۱):

اس سبق کو بھی پچھلے سبق کی طرح پڑھائیں۔

عملی مشق (۲):

کتاب میں دونوں سورتوں اور ان کے ترجمے کے بعد جو تشریح دی گئی ہے اسے بچوں کو سمجھا دیں۔

بچوں سے مندرجہ ذیل سوالات پوچھ لیں:

سوال: چند چیزوں کے نام بتائیں جو ہمارے پڑوسی ہم سے مانگیں تو ہمیں دے دینی چاہییں؟

جواب: نمک، پانی، برتن وغیرہ۔

سوال: سورۃ الماعون میں کن چیزوں کو برا کہا گیا ہے؟

جواب: ① روز جزا وسزا کو جھٹلانا۔ ② یتیم کو دھکے دینا

③ مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہ دینا۔ ④ نماز سے غفلت برتنا۔

⑤ دکھاوا کرنا۔ ⑥ دوسروں کو معمولی چیزیں دینے سے انکار کرنا۔

سوال: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحب زادے کے انتقال پر کفارِ مکہ نے کیا کہا؟

جواب: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسل نہیں چلے گی (نعوذ باللہ)۔

سوال: اللہ تعالیٰ نے سورۃ کوثر میں کیا فرمایا؟

جواب: ① ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوثر عطا فرمائی ہے۔

② آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک ذکر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک دین تا قیامت باقی رہے گا۔

۳ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کا نام ونشان بھی باقی نہیں رہے گا۔

اوپر دیے گئے سوالات کی ورک شیٹ بنا کر بھی دی جاسکتی ہے۔ یہ سوالات امتحانات میں بھی پوچھے جاسکتے ہیں۔ لیکن پہلے بچوں کو یہ باتیں اچھی طرح سمجھا دی جائیں اور بچوں سے کہلوالیں۔

گھر کا کام:

بچوں سے کہیں کہ وہ چارٹ پر خوش خط سورۃ الماعون اور سورۃ الکوثر لکھیں۔ بچوں کے لکھے ہوئے چارٹس کو کلاس میں نمایاں جگہ پر لگائیں۔

خود احتسابی: Reflection:

بچوں کو کلاس میں سورتیں، ان کا ترجمہ یاد کرنے اور عملی مشق میں مشغول رکھنے کی کوشش کریں۔

حوصلہ افزائی:

ہر اچھی سرگرمی پر بچوں کی حوصلہ افزائی کریں۔

جواب۱: سورۃ کوثر میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے نماز پڑھنے اور قربانی کرنے کو کہا گیا ہے۔

جواب۲:
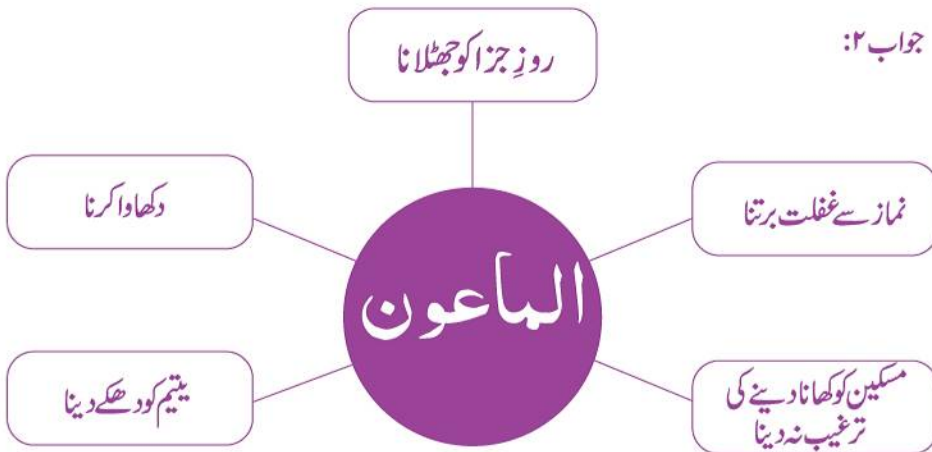
سبق: ۳ جمعہ کی اہمیت وفضیلت

مقاصد عام:

اسلامی شعائر کی اہمیت وفضیلت بچوں کو سمجھانا۔

مقاصد خاص:

1. جمعے کے دن کی اہمیت وفضیلت بچوں کو بتانا۔
2. جمعے کی نماز کی اہمیت، فضیلت اور آداب بچوں کو سکھانا۔

امدادی اشیا:

کتاب، بورڈ، مارکر۔ پوری کتاب میں اسباق میں جو تصاویر دی گئی ہیں ان کی طرف بچوں کو متوجہ کریں۔ کیوں کہ ہر سبق میں جو تصویر دی گئی ہے اس میں سبق کا پیغام سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے۔

فوائد: Learning Outcome:

ان شاء اللہ تعالیٰ اس سبق کو پڑھنے کے بعد بچے جمعہ کے دن کی اہمیت اور فضیلت جان لیں گے۔ جمعے کے دن کا احترام کرنے والے بنیں گے اور جمعے کی نماز کا اہتمام کریں گے۔

سبق کا بنیادی تصور:

بچوں میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کا شوق اور اہتمام پیدا کرنا۔

ذہنی آمادگی: Brain Storming:

کس نماز میں سب سے زیادہ لوگ مسجد میں موجود ہوتے ہیں۔

ہوسکتا ہے کہ بچے مختلف نام لیں، جب کوئی بچہ جمعے کی نماز کا نام لے تو کہیں، جی ہاں، جمعے کی نماز میں۔

اعلان سبق:

آج جو سبق ہم پڑھیں گے، اس کا نام ہے: "جمعہ کی اہمیت اور فضیلت"۔ معلم/معلمہ بورڈ پر خوش خط سبق کا نام لکھ دیں۔

نئی معلومات:

حضرت اوس بن اوس ثقفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: "❶ جو شخص جمعہ کے دن خوب اچھی طرح غسل کرتا ہے ❷ بہت سویرے مسجد جاتا ہے ❸ پیدل جاتا ہے سواری پر سوار نہیں ہوتا ❹ امام سے قریب ہو کر بیٹھتا ہے ❺ اور توجہ سے خطبہ سنتا ہے اس دوران کسی قسم کی کوئی بات نہیں کرتا تو وہ جمعہ کے لیے جتنے قدم چل کر آتا ہے اسے ہر ہر قدم کے بدلے ایک سال کے روزوں کا ثواب اور ایک سال کی راتوں کی عبادت کا ثواب ملتا ہے۔"(11)

عملی مشق (۱):

پہلے ذکر کیے گئے چار طریقوں کے مطابق اس سبق کو پڑھائیں۔

عملی مشق (۲):

بچوں سے مختصر سوالات کریں:

(الف) اسلام میں کس دن کو خاص اہمیت دی گئی ہے؟ جواب: جمعے کے دن کو۔

(ب) نمازِ جمعہ کے متعلق کیا حکم ہے؟

جواب: نمازِ جمعہ کے متعلق حکم ہے کہ پوری آبادی کے مسلمان جامع مسجد میں جمع ہو کر نماز پڑھیں۔

(ج) جامع مسجد میں جمعے کی نماز پڑھنے کا کتنا ثواب ہے؟

جواب: جامع مسجد میں جمعے کی نماز پڑھنے کا ثواب پانچ سو گنا زیادہ ہوتا ہے۔

(د) کس زبان میں خطبہ پڑھنا سنت اور ضروری ہے؟ جواب: عربی زبان میں۔

عملی مشق (۳):

مندرجہ ذیل ورک شیٹ کلاس ورک کے طور پر بچوں کو دیں۔

صحیح لفظ استعمال کر کے خالی جگہ پر کریں:

(الف) اسلام میں جمعے کے دن کو خاص اہمیت دی گئی ہے جس میں مسلمان جمع ہو کر ایک اللہ تعالیٰ کی ایک ساتھ عبادت کرتے ہیں۔ (ضرورت۔فضیلت۔اہمیت)

(ب) نمازِ جمعہ مسلمانوں پر فرض ہے۔ (سنت۔فرض۔واجب)

(ج) "اے ایمان والو! جب جمعے کے دن نماز کے لیے پکارا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف لپکو اور خریدو فروخت چھوڑ دو۔" (کھانا پینا۔سونا۔خرید وفروخت)

(د) عربی کے علاوہ کسی اور زبان میں خطبہ پڑھنا صحیح نہیں ہے۔ (صحیح۔غلط۔ضروری)

(ھ) جمعے کی اذان ہوتے ہی تمام کاموں کو چھوڑ کر نماز کے لیے جانا واجب ہے۔ (نماز۔دعا۔اذان)

عملی مشق (۴):

الحمدللہ! اچھی طرح سبق دہرالیا گیا ہے، اب جمعے کے دن کا انتظار ہے۔ جمعے کے دن بچوں کو مسجد لے جائیں، مسجد جانے سے پہلے ایک مرتبہ سبق دہرالیں۔

جمعرات کے دن بچوں کو کہہ دیں کہ جمعے کے دن فجر کی نماز کا اہتمام کریں اور کل صبح غسل کر کے، صاف ستھرے دھلے ہوئے کپڑے پہن کر اور عطر لگا کر آئیں۔ بچوں کو نماز سے پہلے جلدی مسجد لے جائیں، تا کہ بچے مسجد میں سورۃ الکہف پڑھ لیں۔ کثرت سے درود شریف پڑھیں، مسجد پیدل جائیں۔

- بچوں کو پہلے سے سمجھا دیں کہ خطبہ غور سے اور خاموشی سے سنیں۔
- خطبے کے دوران نہ بات کریں اور نہ ہی کسی کو اشارہ کریں۔
- خطبے کے دوران نماز اور قرآن کریم بھی نہ پڑھیں۔

معلم/معلمہ اس حوالے سے مزید معلومات حاصل کرنے کے لیے بیت العلم ٹرسٹ کی کتاب "اذکار جمعہ" اپنے مطالعہ میں رکھیں۔

گھر کا کام:

1. سبق کے آخر میں دی گئی مشق بچوں کو سمجھا دیں اور گھر سے کر کے لانے کو کہیں۔
2. جمعے کے دن کی سنتیں بچوں سے چارٹ پر خوش خط لکھوائیں اور کلاس میں نمایاں جگہ آویزاں کریں۔

خود احتسابی: Reflection:

جمعے کی نماز میں بچوں کی خوبیاں تلاش کریں۔ کلاس میں واپس آ کر ان کی حوصلہ افزائی کریں۔ جہاں اصلاح کی ضرورت ہو کلاس میں اجتماعی طور سے اس کا تذکرہ کر دیں۔ کسی بچے کا نام لے کر اس کی غلطی کا تذکرہ نہ ہو۔

مشق

سوال:۱ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب لکھیں:

(الف) جواب: جمعے کا دن اس لیے پسند کیا گیا کیوں کہ جمعے کا دن دعاؤں کی قبولیت کا دن ہے، اور یہی وہ دن ہے جس میں جنت میں اہل ایمان کو اللہ تعالیٰ کا دیدار اور اللہ تعالیٰ سے ہم کلامی کا شرف حاصل ہوگا۔

(ب) جواب: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جو شخص جمعے کے دن غسل کرے اور حسبِ استطاعت صاف ستھرا لباس پہنے اور خوش بو لگائے، پھر جمعے کی نماز کے لیے نکلے اور وہاں پہنچ کر کسی دو میں تفریق نہ کرے (یعنی مجمع کو چیر کر اپنی جگہ نہ بنائے، بل کہ جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جائے)، جب امام خطبہ دے اس وقت خاموش رہے، پھر جمعے کی نماز پڑھے تو ایسے شخص کے ایک جمعے سے دوسرے جمعے تک کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔"

(ج) جواب: جمعے کے دن کی سنتیں یہ ہیں:

۱ غسل کرنا۔ ۲ تیل اور خوش بو لگانا۔

۳ اچھے کپڑے پہننا۔ ۴ مسجد جلدی جانا۔

۵ مسجد پیدل جانا۔ ۶ سورہ کہف کی تلاوت کرنا۔

۷ کثرت سے درود شریف پڑھنا۔

سوال:۲ مندرجہ ذیل جملوں کے پہلے، درمیانی یا آخری حصے مکمل کریں:

(الف) دنیا کی ہر ایک قوم ہفتے کے سات دنوں میں سے ایک دن کو بابرکت مانتی ہے۔

(ب) وہ دن جس میں اہل ایمان کو اللہ تعالیٰ کا دیدار اور اللہ تعالیٰ سے ہم کلامی کا شرف حاصل ہوگا۔

(ج) اے ایمان والو! جب جمعے کے دن نماز کے لیے پکارا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف لپکو اور خرید و فروخت چھوڑ دو۔

(د) عربی میں خطبہ پڑھنا سنت اور ضروری ہے، عربی کے علاوہ کسی اور زبان میں خطبہ پڑھنا صحیح نہیں ہے۔

سوال: ۳ جمعے کے دن جو کام کرنے چاہئیں اور جو نہیں کرنے چاہئیں وہ کالموں میں لکھیں:

جو کام کرنے چاہئیں	جو کام نہیں کرنے چاہئیں
غسل کرنا	خطبے کے دوران بات کرنا
مسجد جلدی جانا	جمعے کی اذان کے بعد خرید و فروخت کرنا
سورۂ کہف کی تلاوت کرنا	عربی کے علاوہ کسی اور زبان میں خطبہ دینا
مسجد پیدل جانا	مجمع کو چیر کر اپنی جگہ بنانا
کثرت سے درود شریف پڑھنا	میلے کپڑے پہن کر نماز کے لیے آنا

سوال: ۵ مندرجہ ذیل اعمال کے بارے میں لکھیں کہ یہ فرض ہیں یا واجب ہیں یا سنت ہیں یا کچھ اور یا ان پر کیا ثواب ملتا ہے۔

اعمال	نوعیت
نمازِ جمعہ	فرض
مسجد پیدل جانا	سنت
غسل کرنا	سنت
جمعے میں خطبہ پڑھنا	واجب
عربی میں خطبہ پڑھنا	سنت
جمعے کی پہلی اذان ہوتے ہی تمام کام چھوڑ کر نماز کے لیے جانا	واجب، کسی اور کام میں لگنا جائز نہیں
کثرت سے درود شریف پڑھنا	سنت
عربی زبان کے علاوہ دوسری زبان میں خطبہ پڑھنا	مکروہ
خطبے کے دوران بات کرنا	مکروہ
سورۂ کہف کی تلاوت کرنا	سنت
جمعہ کی نماز کے لیے سب سے پہلے مسجد پہنچنا	سنت، ثواب کا کام
تیل اور خوشبو لگانا	سنت
مسجد جلدی جانا	سنت

سبق: ۴ روزہ

مقاصد عام:

اسلام کے بنیادی ارکان بچوں کو سکھانا۔

مقاصد خاص:

❶ بچوں کو روزہ رکھنے کی اہمیت، فوائد اور فضائل سکھانا۔ ❷ بچوں میں روزہ رکھنے کا شوق پیدا کرنا۔

امدادی اشیا:

کتاب، بورڈ، مارکر، کتاب کے آخر میں دیا گیا رمضان چارٹ۔

فوائد: **Learning Outcome:**

ان شاء اللہ تعالیٰ اس سبق کو پڑھنے کے بعد بچے اس قابل ہو جائیں گے کہ روزے کی اہمیت، فوائد اور فضائل جان لیں اور بیان بھی کر سکیں۔

سبق کا بنیادی تصور:

بچوں میں روزہ رکھنے اور تراویح پڑھنے کا شوق پیدا کرنا۔

ذہنی آمادگی: **Brain Storming:**

❶ کس مہینے میں عبادت کا ثواب بہت بڑھ جاتا ہے؟ جواب: رمضان المبارک۔

❷ رمضان المبارک میں کی جانے والی دو خاص عبادتوں کے نام بتائیں۔

جواب: روزہ اور تراویح۔

اعلان سبق:

آج جو سبق ہم پڑھیں گے اس کا نام ہے: "روزہ"، معلم/معلمہ سبق کا عنوان بورڈ پر خوش خط لکھ دیں۔

نئی معلومات:

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (روزہ کی فضیلت اور قدر و قیمت بیان کرتے ہوئے) ارشاد فرمایا: آدمی کے ہر اچھے عمل کا ثواب دس گنا سے سات سو گنا

تک بڑھایا جاتا ہے، مگر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ روزہ اس عام قانون سے مستثنیٰ اور بالاتر ہے، وہ بندہ کی طرف سے خاص میرے لیے ایک تحفہ ہے اور میں ہی (جس طرح چاہوں گا) اس کا اجر وثواب دوں گا۔ میرا بندہ میری رضا کے واسطے اپنی خواہشِ نفس اور اپنا کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے۔ روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں ایک افطار کے وقت اور دوسری اپنے مالک و مولیٰ کی بارگاہ میں حضوری اور شرفِ باریابی کے وقت اور قسم ہے کہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوش بو سے بھی بہتر ہے، (یعنی انسانوں کے لیے مشک کی خوش بو جتنی اچھی اور جتنی پیاری ہے اللہ تعالیٰ کے ہاں روزہ دار کے منہ کی بو اس سے بھی زیادہ اچھی ہے) اور روزہ دنیا میں شیطان و نفس کے حملوں سے بچاؤ کے لیے اور آخرت میں آتش دوزخ سے حفاظت کے لیے ڈھال ہے، اور جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو چاہیے کہ وہ بے ہودہ اور فحش باتیں نہ بکے اور شور و شغب نہ کرے اور اگر کوئی دوسرا اس سے گالی گلوچ یا جھگڑا کرے تو کہہ دے کہ میں روزے دار ہوں۔ (۱۲)

عملی مشق (۱):

1. معلم/معلمہ پہلے پورا سبق خود پڑھ کر بچوں کو سنائیں۔ پھر بچوں سے باری باری پڑھوائیں۔
2. اب معلم/معلمہ بچوں سے سبق کے بارے میں مختصر سوالات پوچھیں:

(الف) روزہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک روزہ کی نیت سے کھانے پینے اور نفسانی خواہشات سے رکے رہنے کو روزہ کہتے ہیں۔

(ب) روزہ رکھنے کا حکم کس نے دیا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے۔

(ج) رمضان المبارک کے روزے کن پر فرض ہیں؟

جواب: ہر مسلمان عاقل، بالغ، مرد وعورت پر فرض ہیں۔

(د) روزے دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کیسی ہے؟

جواب: مشک کی خوش بو سے بھی زیادہ پیاری ہے۔

(ھ) "باب الریّان" کیا ہے؟

جواب: جنت کے دروازوں میں ایک خاص دروازہ ہے، اس دروازے سے قیامت کے دن صرف روزہ داروں کا داخلہ ہوگا۔

عملی مشق (۲):

یہ ورک شیٹ بچوں سے کلاس میں حل کروائیں۔

خالی جگہ پُر کریں:

(الف) روزہ اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک رکن ہے۔

(ب) دنیا بھر کے مسلمان رمضان المبارک میں روزے رکھتے ہیں۔

(ج) روزے کے دوران روزہ دار ذکر و عبادت میں مشغول رہتا ہے۔

(د) اللہ تعالیٰ کے نزدیک روزے دار کا بڑا مرتبہ ہے۔

(ھ) رمضان المبارک میں ایک رات ہے جس میں عبادت کا ثواب ہزار مہینوں سے بڑھ کر ہے۔

(و) اس مہینے میں اللہ تعالیٰ مومن کا رزق بڑھا دیتے ہیں۔

(ز) رمضان المبارک کا پہلا عشرہ رحمت، دوسرا مغفرت اور تیسرا عشرہ دوزخ سے آزادی ہے۔

(ح) چار چیزوں کی اس مہینے میں کثرت کرنی چاہیے۔

عملی مشق (۳):

رمضان المبارک کے مہینے سے پہلے بچوں کو کتاب کے آخر میں دیا گیا رمضان چارٹ بھرنا سکھا دیں، پھر رمضان المبارک کے دوران اور بعد میں اس چارٹ کو دیکھ کر ان کی حوصلہ افزائی کریں۔

خود احتسابی: Reflection:

بچے جتنا اچھا رمضان چارٹ بھریں، سمجھ جائیں کہ بچوں کو سبق اچھی طرح سمجھ آ گیا ہے۔

حوصلہ افزائی:

جو بچے رمضان چارٹ مکمل بھریں ان کی حوصلہ افزائی کریں۔

مشق

سوال:۱ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب لکھیں:

(الف) جواب: صبح صادق سے لے کر غروبِ آفتاب تک روزہ کی نیت سے کھانے پینے اور نفسانی خواہشات سے رکے رہنے کو روزہ کہتے ہیں۔

(ب) ۱ بھوکا پیاسا رہنے سے اللہ تعالیٰ کی یاد میں دل لگتا ہے۔

۲ گناہوں سے بچنا آسان ہوجاتا ہے۔

۳ روزے سے انسان میں نظم وضبط پیدا ہوتا ہے۔

۴ دل میں غریبوں کے لیے ہمدردی پیدا ہوتی ہے۔

۵ انسان کی تربیت ہوتی ہے۔

(ج) جواب: جو شخص کسی روزے دار کو روزہ افطار کرائے تو اس کے گناہ معاف ہوں گے اور جہنم سے بھی نجات ملے گی۔

(د) جواب: چار چیزوں کی رمضان المبارک میں کثرت کرنی چاہیے:

۱ کلمۂ طیبہ پڑھنا ۲ استغفار کا کثرت سے پڑھنا

۳ اللہ تعالیٰ سے جنت مانگنا ۴ دوزخ سے پناہ طلب کرنا۔

سوال:۲ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں:

(الف) جواب: ہر مسلمان عاقل، بالغ، مرد وعورت پر روزے رکھنا فرض ہے۔

(ب) جواب: بھوکا پیاسا رہنے سے اللہ تعالیٰ کی یاد میں دل لگتا ہے۔

(ج) جواب: روزے دار کے منہ کی بدبو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوش بو سے بھی زیادہ پیاری ہے۔

(د) جواب: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: روزہ میرے لیے ہے اور اس کا بدلہ بھی خاص طور پر میں ہی دوں گا۔

سوال: ۳ رمضان المبارک کے گرد دیے گئے خانوں میں رمضان المبارک میں کیے جانے والے نیک کام لکھیں:
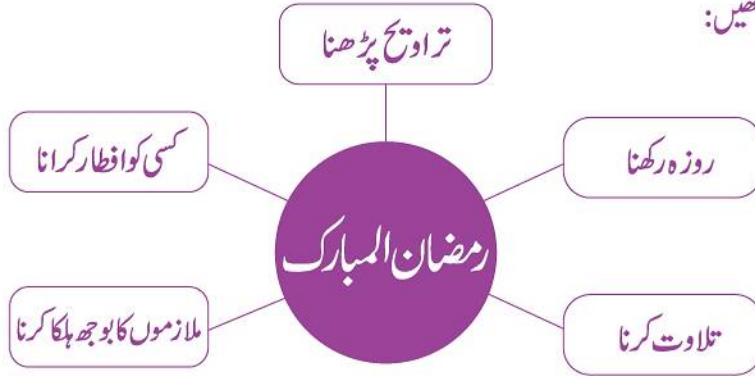
سوال: ۴ جو کام روزے میں کرنے چاہییں یا کر سکتے ہیں اور جو نہیں کر سکتے انہیں الگ الگ کالموں میں لکھیں:

جو کام روزے میں کر سکتے ہیں	جو کام روزے میں نہیں کر سکتے
بھوکا پیاسا رہنا	جھوٹ بولنا
عبادت کرنا	کھانا پینا
افطار کروانا	لڑنا جھگڑنا
نماز پڑھنا	گناہ کرنا
زبان کو قابو میں رکھنا	
سونا	

سوال: ۵ روزہ رکھنے سے دنیا میں ملنے والے اور آخرت میں ملنے والے فائدے لکھیں:

دنیا میں ملنے والے فائدے	آخرت میں ملنے والے فائدے
اللہ تعالیٰ مومن کا رزق بڑھا دیتے ہیں	دوزخ سے آزادی ملتی ہے
انسان میں نظم وضبط پیدا ہوتا ہے	اجر و ثواب کا مستحق بن جاتا ہے
گناہوں سے بچنا آسان ہو جاتا ہے	باب الریّان سے جنت میں جائیں گے

سبق:۵ تراویح کی نماز

مقاصد عام:

بچوں کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کا عادی بنانا۔

مقاصد خاص:

۱ بچوں کو تراویح کی نماز کا طریقہ اور فوائد سکھانا۔
۲ بچوں میں تراویح کی نماز پڑھنے کا شوق پیدا کرنا۔

امدادی اشیا:

کتاب، بورڈ، مارکر، اچھے قاریوں کی آواز میں ریکارڈ کی گئی قرآن پاک کی چند سورتیں، مثلاً: سورۃ یٰسٓ، سورۃ رحمٰن وغیرہ۔

فوائد: Learning Outcome:

ان شاء اللہ تعالیٰ اس سبق کو پڑھنے کے بعد بچے اس قابل ہو جائیں گے کہ تراویح کی نماز کا طریقہ، فوائد اور مسائل سیکھ لیں۔ تراویح کی نماز کے وہ عادی بھی بنیں گے اور ان میں قرآن کریم یاد کرنے کا شوق بھی پیدا ہوگا۔

سبق کا بنیادی تصور:

نماز تراویح کی اہمیت بچوں اور بچیوں کو سمجھانا۔

ذہنی آمادگی: Brain Storming:

وہ کون سی نماز ہے جو صرف رمضان میں پڑھی جاتی ہے؟ جواب: تراویح کی نماز۔

جب بچے اس سوال کا صحیح جواب دیں تو ان کی حوصلہ افزائی ہو"ماشاء اللہ، آپ کو تو پہلے سے معلوم ہے، آپ تو بہت ذہین بچے ہیں۔"

اعلان سبق:

ان شاء اللہ تعالیٰ آج جو سبق ہم پڑھیں گے اس کا نام ہے، "تراویح کی نماز"۔ معلم/معلمہ بورڈ پر سبق کا عنوان خوش خط لکھ دیں۔

نئی معلومات:

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: جو لوگ رمضان کے روزے ایمان واحتساب کے ساتھ رکھیں گے ان کے سب گزشتہ گناہ معاف کر دیے جائیں گے اور ایسے ہی جو لوگ ایمان واحتساب کے ساتھ رمضان کی راتوں میں نوافل (تراویح وتہجد) پڑھیں گے ان کے بھی سب پچھلے گناہ معاف کر دیے جائیں گے، اور اسی طرح جو لوگ شبِ قدر میں ایمان واحتساب کے ساتھ نوافل پڑھیں گے ان کے بھی سارے پچھلے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔ (۱۳)

عملی مشق (۱):

معلم/معلمہ سبق چار طریقوں کے مطابق پڑھائیں:

۱. معلم/معلمہ سبق پڑھیں بچے سنیں۔

سبق پڑھتے ہوئے سبق سے متعلق مختصر سوالات کرتے رہیں تاکہ بچوں کو سبق سمجھ میں آتا رہے اور ان کی دلچسپی بھی برقرار رہے۔ مثلاً:

(الف) تراویح کسے کہتے ہیں؟ (ب) بغیر عذر تراویح چھوڑنے والا کون ہے؟

(ج) محلے کے چند افراد جماعت کے ساتھ تراویح پڑھ لیں تو کیا ہوگا؟

اسی طرح چند مزید سوالات کر لیے جائیں۔

۲. معلم/معلمہ پڑھیں سب بچے دُہرائیں۔ ۳. ایک بچہ پڑھے سب سنیں۔

۴. ایک بچہ پڑھے سب دُہرائیں

اس کے علاوہ جو بہتر صورت سمجھ آئے اس پر بھی عمل کیا جاسکتا ہے۔

عملی مشق (۲):

پڑھاتے ہوئے چند الفاظ کی وضاحت کر دی جائے تو ان شاءاللہ تعالیٰ فائدہ ہوگا:

الفاظ	تشریح	الفاظ	تشریح
بیش بہا	بہت قیمتی	شب بیداری	عبادت کے لیے رات کو جاگنا
عمومی رواج	جس پر عام طور سے عمل ہونے لگے	محافظ	حفاظت کرنے والا
مقتدی	امام کے پیچھے نماز پڑھنے والا	قبولیت	دعا یا درخواست کا مان لیا جانا

عملی مشق (۳):

پچھلے اسباق میں دی گئی مشقوں کے مطابق معلم/معلمہ خود مشق تیار کریں، مثلاً:

(الف) خالی جگہ پر کریں۔ (ب) مختصر سوالات۔ (ج) سبق کا خلاصہ بورڈ پر تحریر کریں۔

عملی مشق (۴):

بچوں کو قرآن پاک کی تلاوت سنوائیں۔

گھر کا کام:

سبق کے آخر میں دی گئی مشق بچوں کو سمجھا دیں اور گھر سے کر کے لانے کو کہیں۔

خود احتسابی: Reflection:

اس سبق کا تعلق رمضان المبارک کے مہینے سے ہے، کتاب کے آخر میں دیا گیا رمضان چارٹ بھی اسی لیے ہے۔ رمضان المبارک کے مہینے سے پہلے بچوں کو روزہ رکھنے، تراویح پڑھنے اور قرآن پاک کی تلاوت کی ترغیب دیں۔

بچیوں کو بھی یہ تمام عبادات گھر پر کرنے کو کہیں۔ بعد میں کبھی کبھی پوچھا بھی جائے، بچے جس قدر اعمال کا اہتمام کرنے والے بنیں گے اس سے ظاہر ہو جائے گا کہ انھوں نے سبق کتنا سمجھا۔

حوصلہ افزائی:

اچھے اعمال پر بچوں کی خوب حوصلہ افزائی ہو، اس سے بھی ان شاء اللہ تعالیٰ ان میں اعمال کے اہتمام کا شوق پیدا ہوگا۔

مشق

سوال:۱ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب لکھیں:

(الف) جواب: رمضان المبارک کے مہینے میں نماز عشا کے فرض اور سنت کے بعد وتر سے پہلے جو نماز پڑھی جاتی ہے اسے "تراویح" کہتے ہیں۔

(ب) جواب: جس رات رمضان المبارک کا چاند نظر آتا ہے، اسی رات سے رمضان المبارک کی ہر رات میں تراویح کی نماز پڑھی جاتی ہے۔ اور جس رات عید کا چاند نظر آئے اس رات تراویح کی نماز نہیں پڑھی جاتی۔

(ج) جواب:

❶ شب بیداری کا ثواب: نمازِ عشا کے بعد تہجد کے اول وقت میں تراویح پڑھنے سے شب بیداری کا ثواب سہولت سے مل جاتا ہے۔ مل کر پڑھنے سے سہولت بھی ہوتی ہے اور ہمت بھی بندھی رہتی ہے۔

❷ حفظِ قرآن کا شوق: تراویح کی نماز میں جب حفاظ قرآنِ کریم کی تلاوت کرتے ہیں تو اسے سن کر بچوں میں قرآن کریم حفظ کرنے کا شوق پیدا ہوتا ہے۔

(د) جواب: تراویح میں قرآن کریم کی تلاوت اس طرح کرنی چاہیے کہ مقتدی قرآن بآسانی سن سکیں، بہت زیادہ جلدی جلدی قرآن کریم پڑھنا کہ کچھ سمجھ میں نہ آئے مناسب نہیں۔

سوال:۲ مندرجہ ذیل الفاظ کے ہم معنیٰ الفاظ سبق میں سے تلاش کر کے ان کے سامنے لکھیں:

الفاظ	ہم معنیٰ الفاظ
خطاکار	گناہ گار
مجبوری	عذر
ہلال	چاند
قیمتی	بیش بہا
آسانی	سہولت
طلب	مانگنا

سوال:۳ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں:

(الف) جواب: ہر چار رکعت کے بعد وقفے میں ہمیں بیٹھے بیٹھے تسبیح اور ذکر وغیرہ میں مشغول رہنا چاہیے۔

(ب) جواب: تراویح کی نماز میں جب حفاظ قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہیں تو اسے سن کر بچوں میں قرآن کریم حفظ کرنے کا شوق پیدا ہوتا ہے۔

(ج) جواب: فرض نماز پڑھنے کے بعد دعا قبول ہوتی ہے، اسی طرح قرآن کریم ختم کرنے کے بعد دعا قبول ہوتی ہے۔

(د) جواب: ہمیں اپنے لیے اپنے والدین کے لیے اور سارے مسلمانوں کے لیے دنیا اور آخرت کی تمام بھلائیاں مانگنی چاہییں۔

سوال: ۴ مندرجہ ذیل چارٹ کو مکمل کریں اور تینوں کالموں میں خالی جگہ پُر کریں:

(الف)	تراویح کی نماز	جماعت سے پڑھنا	سنت مؤکدہ علی الکفایہ
(ب)	یعنی محلے کے چند افراد نے	جماعت کے ساتھ	تراویح پڑھ لی تو باقی
	محلے والے تراویح	کی جماعت چھوڑنے پر	گناہ گار نہ ہوں گے۔
(ج)	شریعت کے ہر	حکم میں ہمارے لیے	بیش بہا فوائد ہیں
	تراویح کی نماز بھی	بہت سے فوائد	کا مجموعہ ہے۔
(د)	ہر مسجد میں اور	بہت سے گھروں	میں بھی تراویح کی
	نمازیں پڑھی جاتی ہیں	جس کی وجہ سے	قرآن کریم کی
	بابرکت تلاوت سے	فضا معمور	رہتی ہے۔
(ھ)	اگر کوئی شخص ایسے	وقت میں مسجد پہنچے کہ تراویح	کی نماز شروع ہو چکی
	ہو اور اس نے عشا کی نماز	نہ پڑھی ہو تو وہ پہلے	اپنی عشا کی فرض نماز اور
	دو رکعت سنت ادا کرے	اس کے بعد امام کے ساتھ	تراویح میں شریک ہو
(و)	یہ بھی مکروہ ہے کہ جان بوجھ کر	رکعت میں شروع سے شریک	نہ ہوں بل کہ انتظار کریں اور
	جب امام رکوع میں	جانے لگے تو جماعت میں	شریک ہو جائیں۔

سبق:٦ عید کی نماز

مقاصد عام:

بچوں کو خوشی منانے کا اسلامی طریقہ سکھانا۔

مقاصد خاص:

1. بچوں کو عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نماز پڑھنے کا طریقہ سکھانا۔
2. بچوں کو عیدین کے دنوں کی سنتیں سکھانا۔
3. بچوں کو ان دونوں عیدوں کے موقع پر کیے جانے والے چند اچھے اعمال اور ان کے فوائد سکھانا۔

امدادی اشیا:

کتاب، بورڈ، مارکر، ایک چارٹ جس پر تکبیر تشریق لکھی ہو، ایک چارٹ جس پر عید کی سنتیں لکھی ہوئی ہوں۔

فوائد: Learning Outcome:

ان شاءاللہ تعالیٰ اس سبق کو پڑھنے کے بعد بچے عیدین کی نماز کا طریقہ، اس کی سنتیں اور فوائد سیکھ لیں گے۔

سبق کا بنیادی تصور:

بچوں کو دونوں عیدوں کے موقع پر اسلامی طریقے کے مطابق اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک طریقے کے مطابق خوشی منانا سکھانا۔

ذہنی آمادگی: Brain Storming:

1. رمضان میں سب سے زیادہ مزا کس وقت آتا ہے؟ جواب: روزہ کھولتے وقت۔

بچے اور بھی مختلف جوابات دے سکتے ہیں جن پر ماشاءاللہ کہتے رہیں۔

2. رمضان کے بعد کون سا مہینہ آتا ہے؟

جواب: شوال جس میں عید الفطر منائی جاتی ہے۔

3. کس اسلامی مہینے میں ہم خوب گوشت کھاتے ہیں؟ جواب: عید الاضحیٰ میں۔

اعلان سبق:

آج جو سبق ہم پڑھیں گے اس کا نام ہے، "عید کی نماز"۔ معلم/معلمہ سبق کا عنوان بورڈ پر خوش خط لکھ دیں۔

نئی معلومات:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے ہجرت فرما کر مدینہ تشریف لائے تو اہل مدینہ (جن کی کافی تعداد پہلے سے ہی اسلام قبول کر چکی تھی) دو تہوار منایا کرتے تھے، ان میں کھیل تماشے کیا کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ: یہ دو دن جو تم مناتے ہو ان کی کیا حقیقت اور حیثیت ہے؟ انھوں نے عرض کیا کہ: ہم جاہلیت میں (یعنی اسلام سے پہلے) یہ تہوار اسی طرح منایا کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے ان دو تہواروں کے بدلے میں ان سے بہتر دو دن مقرر کر دیے ہیں، (اب وہی تمھارے قومی اور مذہبی تہوار ہیں) عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر۔ (۱۴)

عملی مشق (۱):

اس سبق کو بھی پہلے ذکر کیے گئے چار طریقوں کے مطابق پڑھائیں۔

عملی مشق (۲):

سبق کا خلاصہ بورڈ پر لکھیں مثلاً:

(الف) اسلام نے مسلمانوں کو دو عیدیں دی ہیں۔
(ب) عید کی خوشیوں میں ہمیں دوسروں کو ضرور شریک کرنا چاہیے۔
(ج) دونوں عیدیں اللہ تعالیٰ سے تعلق مضبوط کرنے کا ذریعہ ہیں۔
(د) مسلمان عید کے دن عید کی نماز پڑھتے ہیں۔
(ھ) عید کی سنتیں۔
(و) عید کی نماز کا طریقہ۔

اس خلاصے کے ذریعے سبق زبانی سمجھائیں، بہتر ہے کہ بچوں کی کتابیں اس وقت بند ہوں، نگاہیں

بورڈ پر اور کان معلم/معلمہ کی طرف متوجہ ہوں۔ دونوں چارٹ بھی کلاس میں آویزاں کر دیں۔
نمبر (د) پر تکبیرِ تشریق کا بھی تذکرہ کریں۔ نمبر (ھ) پر عید کی سنتوں کا چارٹ بچوں کو دیکھنے کے لیے کہیں۔

عملی مشق (۳):

بچوں کو کوئی ورک شیٹ بھی دی جا سکتی ہے جس میں انھیں خالی جگہ بھرنے کو کہہ سکتے ہیں۔

گھر کا کام:

1. سبق کے آخر میں دی گئی مشق بچوں کو سمجھا کر گھر سے کر کے لانے کو کہیں۔
2. عید الفطر کے چھٹیوں اور عید الاضحیٰ کی چھٹیوں کے بعد جب بچے اسکول آئیں تو ان سے پوچھیں کہ انھوں نے عید کیسے منائی؟

مندرجہ ذیل سوالات بھی پوچھے جا سکتے ہیں:

(الف) عید الفطر کی کن سنتوں پر آپ نے عمل کیا؟ بتائیں۔
(ب) عید الاضحیٰ کی کن سنتوں پر آپ نے عمل کیا؟ بتائیں۔
(ج) اس عید پر کس نے غریبوں کی مدد کی؟
(د) اپنے رشتے داروں سے ملنے کون گیا تھا؟ وغیرہ
(ھ) بچوں سے کہیں کہ ایک صفحے کا مضمون لکھیں جس میں بتائیں کہ انھوں نے عید کیسے منائی۔

خود احتسابی: Reflection:

تمام اسباق پڑھانے کا ایک مقصد بچوں کی عملی تربیت بھی ہے، لہٰذا جب عمل کے مواقع آئیں تو پہلے اور بعد میں بچوں کو اس کی طرف متوجہ کریں۔

حوصلہ افزائی:

آپ کی حوصلہ افزائی یقیناً بچوں میں خود اعتمادی اور عمل کا شوق پیدا کرتی ہے، لہٰذا اسے ہر موقع پر جاری رکھیں۔

مشق

سوال:۱ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب لکھیں:

(الف) جواب: ایک عید الفطر جو رمضان المبارک کے روزے اور تراویح کی خوشی میں منائی جاتی ہے اور دوسری عید الاضحیٰ جس میں مسلمان حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی کی یاد میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جانوروں کی قربانی پیش کرتے ہیں۔

(ب) جواب: ❶ یہ عیدین مسلمانوں کو سچی خوشی فراہم کرتی ہیں اور آپس میں میل ملاپ اور معاشرے کے نادار لوگوں سے ہمدردانہ برتاؤ کے ذرائع بھی فراہم کرتی ہیں۔

❷ یہ دونوں عیدیں مسلمانوں کے لیے اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق مضبوط کرنے کا ذریعہ بھی ہیں، اسی لیے مسلمان عید کے دن عید کی نماز کا خاص اہتمام کرتے ہیں۔

❸ عید کی خوشیوں میں ہمیں اپنے رشتہ داروں، دوستوں، پڑوسیوں اور غریب لوگوں کو ضرور شریک کرنا چاہیے۔

(ج) جواب: عید الفطر کی نماز پڑھنے کے لیے جاتے ہوئے راستے میں "تکبیر تشریق" آہستہ آواز سے پڑھتے ہوئے جانا اور عید الاضحیٰ میں بلند آواز سے پڑھتے ہوئے جانا۔

جواب ۲: عید کی خوشیوں میں ہم اپنے رشتے داروں، غریبوں اور دوستوں کو بھی شریک کر سکتے ہیں، اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ جو نعمتیں اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا کی ہیں ان میں سے کچھ حصہ ہم ان کو تحفہ اور ہدیہ کے طور پر بھی دیں، اگر ہم عید پر دو جوڑے اپنے لیے خرید رہے ہیں تو ایک جوڑا اپنے کسی غریب رشتے دار یا دوست کو تحفہ دے دیں۔ ہمارے اس عمل سے اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوگا، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

سوال: ۳ ذیل میں دی گئی ہر سطر میں جو لفظ الگ معنی والا ہو، اس کے گرد دائرہ بنائیں:

اٹھنا	(سونا)	جاگنا
غسل کرنا	(وضو کرنا)	نہانا
خوش بو	(پانی)	عطر
آہستہ	ہلکے	(بلند)
صبح	سویرے	(دیر سے)

سوال:۴ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں:

(الف) جواب: مسلمان عید کے دن عید کی نماز کا خاص اہتمام کرتے ہیں۔

(ب) جواب: عیدالفطر روزے اور تراویح کی خوشی میں منائی جاتی ہے۔

(ج) جواب: عیدالفطر میں عیدگاہ جانے سے پہلے صدقۂ فطر دے دینا چاہیے۔

(د) جواب: عید کی نماز عیدگاہ میں جا کر پڑھنی چاہیے۔

سوال:۵ صحیح جواب خالی جگہ میں لکھیں:

(الف) عیدالفطر رمضان المبارک کے روزے اور تراویح کی خوشی میں منائی جاتی ہے۔
(قربانی ۔ عبادت ۔ تراویح)

(ب) عیدالاضحیٰ ذی الحجہ کی دس تاریخ کو مناتے ہیں۔
(آخری ۔ پہلی ۔ دس)

(ج) عیدین کی نماز کا وقت سورج کے بلند ہونے کے بعد سے زوال تک رہتا ہے۔
(زوال ۔ غروب ۔ طلوع)

سوال:۶ مندرجہ ذیل کاموں کو ان کے مناسب کالموں میں لکھیں:

عیدالفطر میں کرنے کے کام	عیدالاضحیٰ میں کرنے کے کام	دونوں عیدوں میں کرنے کے کام
عیدگاہ جانے سے پہلے کوئی میٹھی چیز کھانا	تکبیرِ تشریق بلند آواز سے پڑھنا	صبح سویرے اٹھنا
عیدگاہ جانے سے پہلے صدقۂ فطر دینا	نماز سے پہلے کچھ نہ کھانا	مسواک کرنا
تکبیرِ تشریق آہستہ آواز سے پڑھنا	ذی الحجہ میں مناتے ہیں	خوش بو لگانا
شوال میں مناتے ہیں		دو رکعت نماز پڑھنا
		پیدل جانا
		عید کی نماز عیدگاہ میں جا کر پڑھنا

عملی مشق — محترم معلّم! عید کی نماز کی عملی مشق کرائیں۔

سبق: ۷

تیمم

مقاصد عام:

اسلام میں دی گئی آسانیوں سے بچوں کو روشناس کروانا۔

مقاصد خاص:

بچوں کو یہ بات سکھانا کہ:

۱. تیمم کب کیا جا سکتا ہے؟
۲. تیمم کس طرح کیا جاتا ہے؟
۳. تیمم کن چیزوں سے کیا جاتا ہے؟

امدادی اشیا:

کتاب، بورڈ، مارکر، مٹی کا بلاک، کوئلے کا ٹکڑا، لکڑی کا ٹکڑا، چونے کا ڈلا۔

فوائد: Learning Outcome:

ان شاءاللہ تعالیٰ اس سبق کو پڑھنے کے بعد بچے تیمم کا طریقہ سیکھ لیں گے۔

سبق کا بنیادی تصور:

ضروری اور اہم مسائل بچوں کو بچپن سے سکھانا۔

ذہنی آمادگی: Brain Storming:

۱. نماز سے پہلے کیا چیز ضروری ہے؟ جواب: وضو کرنا۔
۲. وضو کس چیز سے کرتے ہیں؟ جواب: پانی سے۔
۳. نماز کا وقت ہو جائے اور پانی موجود نہ ہو تو کیا کریں گے؟

ان شاءاللہ تعالیٰ بچے صحیح جواب دیں گے، اگر بچے جواب نہ دے پائیں تو یہی اعلان سبق بن جائے گا۔

اعلان سبق:

تو آیئے آج ہم سیکھتے ہیں کہ اگر نماز کا وقت ہو جائے اور پانی نہ ہو تو ہم کیا کریں گے، آج کا ہمارا سبق ہے "تیمم"۔ معلم/معلمہ بورڈ پر سبق کا عنوان خوش خط لکھ دیں۔

نئی معلومات:

صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے دو شخص سفر میں گئے، کسی موقع پر نماز کا وقت آ گیا اور ان کے ساتھ پانی نہیں تھا، اس لیے دونوں نے پاک مٹی سے تیمم کر کے نماز پڑھ لی، پھر نماز کا وقت ختم ہونے سے پہلے ہی پانی مل گیا، تو ایک صاحب نے تو وضو کر کے دوبارہ نماز پڑھ لی اور دوسرے صاحب نے نماز نہیں دہرائی۔ پھر جب دونوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس کا ذکر کیا، تو جن صاحب نے نماز نہیں دہرائی تھی ان سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے ٹھیک طریقہ اختیار کیا اور تم نے جو نماز تیمم کر کے پڑھی وہ تمھارے لیے کافی ہو گئی اور جن صاحب نے وضو کر کے نماز دوبارہ پڑھی تھی ان سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ تمھیں دگنا ثواب ملے گا، (اللہ تعالیٰ نیکیوں کو ضائع نہیں فرماتا)۔ (۱۵)

عملی مشق (۱):

اس سبق کو بھی پچھلے اسباق کی طرح پڑھائیں۔

عملی مشق (۲):

بچوں کو عملی طور پر تیمم کرنا سکھانا ہے۔ معلم/معلمہ مٹی کی اینٹ سے بچوں کو تیمم کر کے دکھائیں، ساتھ ساتھ طریقہ بھی بتاتے رہیں۔

بچے سبق پڑھتے ہوئے تیمم کا طریقہ پڑھ اور سن چکے ہیں لہٰذا ان شاء اللہ تعالیٰ آسانی سے طریقہ سمجھ جائیں گے۔

عملی مشق (۳):

اب باری باری بچوں کو بلوائیں اور ان سے تیمم کرنے کی عملی مشق کروائیں۔

عملی مشق (۴):

اب مختلف چیزیں بچوں کو دکھا کر پوچھیں کہ ان میں سے کس سے تیمم ہوگا اور کس سے نہیں اور کیوں؟

عملی مشق (۵):

(الف) مناسب ہوگا کہ بورڈ پر سبق کا خلاصہ لکھ کر بچوں کو سبق سمجھائیں۔

(ب) بچوں سے زبانی مختصر سوالات بھی کریں۔

(ج) کمزور بچوں سے تیمم کی عملی مشق ضرور کروائیں۔ کیوں کہ کمزور بچے سن کر بھول جاتے ہیں، جب وہ عملی مشق کر لیتے ہیں تو سمجھ جاتے ہیں۔

گھر کا کام:

1. سبق کے آخر میں دی گئی مشق بچوں کو گھر سے کر کے لانے کو کہیں۔
2. اپنے چھوٹے بہن بھائیوں کو تیمم کرنے کا طریقہ سکھائیں۔

خود احتسابی: Reflection:

جب تک تمام بچے تیمم کرنے کا طریقہ نا سیکھ لیں محنت جاری رکھیں۔

حوصلہ افزائی:

1. جو بچہ/ بچی تیمم کا صحیح طریقہ سیکھ لے اس کی ضرور حوصلہ افزائی ہو۔
2. ہر صحیح جواب پر مَاشَآءَ اللّٰہُ اور جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا کہہ کر بچوں کی حوصلہ افزائی ہو۔

مشق

عملی مشق: محترم معلّم/معلّمہ! تیمم کے سبق کی عملی مشق کرائیں۔

سوال:۱ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب دیں:

(الف) جواب: اللہ تعالیٰ کا ہم مسلمانوں پر بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے ہمیں ایسے دین سے نوازا ہے جو بہت آسان ہے۔ اس مبارک دین کا ہر حکم آسان ہے پھر بھی اللہ تعالیٰ نے ہماری کمزوریوں اور مجبوریوں کا خیال کرتے ہوئے آسان حکموں میں بھی مزید آسانیاں رکھ دی ہیں۔

(ب) جواب: وضو میں صرف چار اعضا دھونے پڑتے ہیں اور اس سے کتنی پاکیزگی حاصل ہوتی ہے۔ وضو کرنے سے انسان گناہوں سے بھی پاک ہوتا ہے، انسان کے ہاتھ پاؤں اور چہرہ بھی صاف رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی بھی حاصل ہوتی ہے۔

(ج) جواب: اگر طبیعت خراب ہے اور وضو کرنے سے تکلیف بڑھ جانے کا اندیشہ ہے یا پانی میسر نہیں ہے تو وضو کی جگہ تیمم کر سکتے ہیں۔

(د) جواب: (کتاب کے صفحہ نمبر ۷۹ پر تیمم کا طریقہ موجود ہے)

سوال: ۲ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں:

(الف) جواب: وضو میں چار اعضا دھونے پڑتے ہیں۔

(ب) جواب: وضو اور غسل کے تیمم میں کوئی فرق نہیں ہے۔

(ج) جواب: تیمم میں یہ نیت کرتے ہیں کہ میں پاک ہونے یا نماز پڑھنے کی نیت کرتا ہوں۔

سوال: ۳ مندرجہ ذیل میں جن صورتوں میں تیمم کی اجازت ہے ان کے سامنے "اجازت ہے" اور جن صورتوں میں تیمم کی اجازت نہیں ان کے سامنے "اجازت نہیں ہے" لکھیں:

(الف)	وضو کرنے سے بیماری بڑھنے کا اندیشہ ہے	اجازت ہے
(ب)	سستی ہو رہی ہے	اجازت نہیں ہے
(ج)	پانی سے وضو کرنے کا دل نہیں چاہ رہا	اجازت نہیں ہے
(د)	ایک میل دور تک پانی نہیں ہے	اجازت ہے

سوال: ۴ جن چیزوں سے تیمم ہو سکتا ہے اور جن سے نہیں ہو سکتا ملا کر لکھ دی گئی ہیں، آپ انھیں الگ الگ لکھیں:

جن سے تیمم ہو سکتا ہے	جن سے تیمم نہیں ہو سکتا
مٹی	شیشہ
ریت	لوہا
چونا	لکڑی
سرمہ	پانی
	پلاسٹک

سبق: ۸ نماز کے واجبات

مقاصد عام:

اسلام کے ارکان سکھانا۔

مقاصد خاص:

❶ بچوں کو نماز کے واجبات یاد کروانا۔
❷ نماز کے واجبات کی عملی مشق کروانا۔

امدادی اشیا:

کتاب | بورڈ | مارکر | مصلے

فوائد: Learning Outcome:

ان شاء اللہ تعالیٰ اس سبق کو پڑھنے کے بعد بچے نماز کے واجبات سیکھ لیں گے اور نماز میں ان کا اہتمام بھی کریں گے۔

سبق کا بنیادی تصور:

اللہ تعالیٰ کی اہم ترین عبادت نماز کو اچھی طرح پڑھنا۔

ذہنی آمادگی: Brain Storming:

❶ نماز میں کتنے فرائض ہیں؟ جواب: ۱۳ فرائض ہیں۔
❷ اگر کوئی ایک فرض رہ جائے تو کیا نماز ہوگی؟ جواب: نہیں ہوگی۔
❸ کیا آپ کے علم میں کوئی ایسی چیز بھی ہے جس کے چھوٹ جانے سے نماز نہیں ہوتی؟

جواب: نماز کے واجبات۔

اعلان سبق:

جی ہاں، نماز کے واجبات بھی نماز میں ادا کرنے ضروری ہیں۔ آج جو سبق ہم پڑھیں گے اس کا نام ہے "نماز کے واجبات"۔ معلم/معلمہ بورڈ پر سبق کا عنوان خوش خط لکھ دیں۔

نئی معلومات:

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے، ایک اور صاحب بھی مسجد میں آئے اور نماز پڑھی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: "جاؤ نماز پڑھو کیوں کہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔" وہ گئے اور جیسے نماز پہلے پڑھی تھی ویسے ہی نماز پڑھ کر آئے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آ کر سلام کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جاؤ نماز پڑھو کیوں کہ تم نے نماز نہیں پڑھی"، اسی طرح تین مرتبہ ہوا۔ ان صاحب نے عرض کیا: "اس ذات کی قسم جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں اس سے اچھی نماز نہیں پڑھ سکتا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے نماز سکھایئے۔"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جب تم نماز کے لیے کھڑے ہوا کرو تو تکبیر کہا کرو پھر قرآن مجید میں سے جو کچھ تم پڑھ سکو پڑھو، پھر رکوع میں جاؤ تو اطمینان سے رکوع کرو پھر رکوع سے کھڑے ہو تو اطمینان سے کھڑے ہو، پھر سجدے میں جاؤ تو اطمینان سے سجدہ کرو پھر سجدے سے اٹھو تو اطمینان سے بیٹھو یہ سب کام اپنی پوری نماز میں کرو۔"(۱۶)

عملی مشق (۱):

سبق چار طریقوں کے مطابق پڑھائیں۔

عملی مشق (۲):

سبق پڑھانے کے دوران مختصر سوالات پوچھیں۔

عملی مشق (۳):

سبق کا خلاصہ بورڈ پر تحریر کریں، اور اس کے ذریعے سبق سمجھائیں۔

عملی مشق (۴):

معلم/معلمہ پہلے کلاس میں ۲ رکعت پڑھ کر دکھائیں جس میں تمام واجبات کو اچھی طرح ادا کریں اور زبان سے اس کے بارے میں بتاتے بھی رہیں۔

عملی مشق (۵):

اب باری باری چند بچوں سے دو رکعت نفل نماز کلاس میں پڑھوائیں، جہاں واجبات کی ادائیگی میں کمی دیکھیں فوراً بتائیں۔

گھر کا کام:

سبق کے آخر میں دی گئی مشق بچوں کو سمجھادیں اور گھر سے حل کر کے لانے کو کہیں۔

خود احتسابی: Reflection:

نماز کے واجبات کی جتنی عملی مشق کرائی جائے گی اتنا ہی بچے اسے زبانی یاد کرلیں گے اور اس پر عمل بھی کریں گے، اس میں کمی نہ ہو۔

حوصلہ افزائی:

اچھی نماز پڑھنے پر بچوں کی حوصلہ افزائی ہو۔

سوال:۱ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب لکھیے:

(الف) جواب: وہ اعمال جن کا نماز میں ادا کرنا ضروری ہے انھیں "نماز کے واجبات" کہتے ہیں۔

(ب) جواب: فرض اور واجب میں یہ فرق ہے کہ اگر فرض چھوٹ جائے تو نماز ہر صورت میں دوبارہ پڑھنی پڑے گی، جب کہ واجب اگر بھول سے رہ جائے تو سجدۂ سہو ادا کرنے سے نماز صحیح ہوجاتی ہے، اگر سجدۂ سہو نہ کیا تو نماز دوبارہ پڑھنی پڑے گی۔

(ج) جواب: اگر کوئی واجب جان بوجھ کر چھوڑ دیا جائے تو سجدۂ سہو کرنے سے بھی نماز ادا نہیں ہوگی بل کہ نماز دوبارہ پڑھنی پڑے گی۔

(د) جواب: فجر، مغرب اور عشا کی نماز، اسی طرح عیدین اور جمعہ کی نماز میں بھی امام کے لیے بلند آواز سے قرأت کرنا واجب ہے۔

سوال:۲ نیچے دیے گئے واجبات میں کچھ غلطیاں ہیں آپ انہیں درست کر کے لکھیں:

جواب:(الف) فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں کو قرأت کے لیے مخصوص کرنا۔

جواب:(ب) سورۂ فاتحہ کو سورت سے پہلے پڑھنا۔

جواب:(ج) قومہ کرنا یعنی رکوع سے اٹھ کر سیدھا کھڑا ہونا۔

جواب:(د) ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ'' سے نماز ختم کرنا۔

سوال:۳ اس سبق میں مندرجہ ذیل الفاظ کتنی مرتبہ آئے ہیں، لکھیں:

پڑھنا	نماز	اطمینان	بیٹھنا	سورۂ فاتحہ	قرأت	رکعت
۶ مرتبہ	۱۷مرتبہ	۲مرتبہ	۲مرتبہ	۳مرتبہ	۳مرتبہ	۶مرتبہ

سوال:۴ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں:

(الف) جواب: فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں کو قرأت کے لیے مخصوص کرنا واجب ہے۔

(ب) جواب: وتر کی تیسری رکعت میں قرأت کے بعد تکبیر کہنا اور دعائے قنوت پڑھنا واجب ہے۔

(ج) جواب: اگر کوئی واجب جان بوجھ کر چھوڑ دیا تو نماز دوبارہ پڑھنی پڑے گی۔

سوال:۵ مندرجہ ذیل کی تعریف لکھیں:

(الف) فرض: فرض اگر چھوٹ جائے تو نماز ہر صورت میں دوبارہ پڑھنی پڑے گی۔

(ب) قومہ: رکوع سے اٹھ کر سیدھا کھڑے ہونے کو قومہ کہتے ہیں۔

(ج) جلسہ: سجدوں کے درمیان اطمینان سے بیٹھنے کو جلسہ کہتے ہیں۔

(د) تعدیلِ ارکان: نماز کے تمام ارکان کو اطمینان سے اچھی طرح ادا کرنا۔

سوال:۶ خالی جگہ پُر کریں:

(الف) واجبات (ب) نماز ادا (ج) چودہ

سوال:۷ صحیح جواب منتخب کر کے خالی جگہ پُر کریں:

(الف) قرأت (ب) سورت (ج) رکوع (د) سجدے (ھ) چھ

باب سوم (الف): احادیث

سبق:۱ ❶ کسی کا برا چاہنے کی سزا

❷ پڑوسی کو تکلیف دینے کا نقصان

مقاصد عام:

بچوں کو دین کا علم سکھانا اور اسے زبانی یاد کروانا۔

مقاصد خاص:

❶ بچوں کو احادیث زبانی یاد کروانا۔

❷ بچوں کو دوسروں کو ستانے سے بچنے کی ترغیب دینا۔

امدادی اشیا:

کتاب | بورڈ | مارکر | چارٹ جن پر احادیث اور ان کا ترجمہ خوش خط لکھا ہوا ہو

فوائد: Learning Outcome:

❶ ان شاء اللہ تعالیٰ اس سبق کو پڑھنے کے بعد بچے احادیث اور ان کا ترجمہ یاد کر لیں گے۔

❷ ان شاء اللہ تعالیٰ امید ہے کہ بچے دوسرے مسلمان کا برا چاہنے اور پڑوسی کو تکلیف دینے سے بچیں گے۔

سبق کا بنیادی تصور:

بچے اللہ تعالیٰ کی مخلوق خاص کر انسانوں کو اپنے ہاتھ اور زبان سے تکلیف نہ دیں، سب کا بھلا چاہیں۔

ذہنی آمادگی: Brain Storming:

سوال: اچھا انسان کون ہے؟ اس میں کئی جواب درست ہو سکتے ہیں، مثلاً:

(الف) جو نماز پڑھتا ہو۔ (ب) جو سچ بولتا ہو۔ (ج) جو لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔

صحیح جواب تک بچوں کی رہنمائی کریں۔

سوال: اچھا پڑوسی کون ہے؟ (الف) جو پڑوسیوں کا خیال رکھے۔

(ب) جو پڑوسیوں کی مدد کرے۔ (ج) جو پڑوسیوں کو نہ ستائے۔ وغیرہ

ہر صحیح جواب پر ماشاء اللہ، سبحان اللہ کہہ کر بچوں کی حوصلہ افزئی کریں۔

اعلان سبق:

جی ہاں، آج جو سبق ہم پڑھیں گے اس کا نام ہے، "کسی کا برا چاہنے کی سزا" اور "پڑوسی کو تکلیف دینے کا نقصان"۔ معلم/معلمہ بورڈ پر خوش خط لکھ دیں۔

نئی معلومات:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: "جبریل علیہ السلام مجھے (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) پڑوسی کے (حقوق) کے بارے میں مسلسل نصیحت کرتے رہے یہاں تک کہ میں سمجھا کہ ان کو وراثت میں حصہ دار بنا دیا جائے گا۔"[۱۷]

عملی مشق (۱):

دونوں احادیث باری باری پڑھائیں۔ پہلے حدیث نمبر (۱) چار طریقوں کے مطابق پڑھائیں پھر حدیث نمبر (۲) پڑھائیں۔

عملی مشق (۲):

دونوں چارٹ بورڈ پر آویزاں کر دیں، اب بچوں سے مختصر سوالات کریں:

(الف) اپنے مسلمان بھائیوں کو کسی مصیبت یا پریشانی میں مبتلا دیکھ کر خوش ہونا کیسا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے۔

(ب) اس برے فعل کی کیا سزا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ مصیبت زدہ کو اس مصیبت سے نجات دے دیتے ہیں اور اس خوش ہونے والے کو اس مصیبت میں مبتلا کر دیتے ہیں۔

(ج) کون جنت میں داخل نہ ہوگا؟ جواب: جس کے شر و فساد سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو۔

(د) پڑوسیوں کی چند اقسام بتائیں۔

جواب: جن کا گھر ہمارے گھر کے پڑوس میں ہے، اسکول میں ہمارے ساتھ بیٹھنے والے بچے، اور اسکول وین میں ہمارے ساتھ آنے جانے والے بچے۔

عملی مشق (۲):

(الف) بچوں سے احادیث زبانی سنیں۔ (ب) بچوں سے ترجمہ زبانی سنیں۔

(ج) بچوں سے بورڈ پر احادیث اور ان کا ترجمہ لکھوائیں۔

گھر کا کام:

سبق کے آخر میں دی گئی مشق بچوں کو سمجھا کر گھر سے کر کے لانے کو کہیں۔

خود احتسابی: Reflection:

جب تک بچوں کو احادیث اور ان کا ترجمہ یاد نہ ہو جائے مطمئن نہ ہوں۔

مزید معلومات کے لیے معلم/معلمہ بیت العلم ٹرسٹ کی کتاب "کسی کو تکلیف نہ دیجیے" اپنے مطالعے میں رکھیں۔

حوصلہ افزائی:

جو بچہ سب سے پہلے احادیث اور ان کا ترجمہ یاد کرے اسے کوئی انعام دیں۔

مشق

سوال:۱ اگر ہم کسی کو مصیبت میں مبتلا دیکھیں تو ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ صحیح جواب کے سامنے ☑ کا نشان لگائیں:

(ج) اس کے لیے دعا کرنی چاہیے۔ ☑

جواب ۲: ❶ ہم ان کو سبق پڑھنے اور سمجھنے میں مدد دیں۔ ❷ مشق میں جو سوال مشکل لگیں وہ انھیں سمجھائیں۔

❸ امتحانوں سے پہلے ان کو پڑھائی پر آمادہ کریں اور ان کی مدد کریں۔

سوال: ۳ پڑوسی کے بارے میں چند اچھی اور بری عادات ملا کر لکھ دی گئی ہیں، آپ انھیں الگ الگ لکھیں:

اچھی عادات	بری عادات
پڑوسی کے گھر تحفہ بھیجنا	اپنے گھر کا کچرا پڑوسی کے گھر میں ڈال دینا
پڑوسی کو سلام کرنا	کوئی مزیدار چیز پڑوس کے بچوں کو دکھا کر کھانا
گھر میں کوئی اچھی چیز پکے تو پڑوسی کے گھر بھیجنا	

سوال: ۴ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب لکھیں:

(الف) جواب: جو دوسرے کی مصیبت پر خوش ہوتا ہے وہ خود مصیبت میں مبتلا ہو سکتا ہے۔

(ب) جواب: وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے شر و فساد سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو۔

سبق: ۲ ❸ دعا کی فضیلت

❹ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنا

اس سبق کو بھی پچھلے سبق کی طرح پڑھائیں۔

عملی مشق میں جب بچے حدیث اور اس کا ترجمہ یاد کرلیں تو مندرجہ ذیل سوالات کریں:

(الف) دعا کس کا مغز ہے؟

جواب: عبادت کا۔

(ب) عبادت کا کیا مقصد ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنی عاجزی اور محتاجی کا اظہار ہے۔

(ج) سب سے پہلے جنت کی طرف کن کو بلایا جائے گا؟

جواب: جو خوش حالی اور تنگ دستی (دونوں حالتوں) میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتے ہیں۔

مشق

سوال:۲ خوش حالی اور تنگی کے تین تین مواقع لکھیں جس میں ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

خوش حالی کے مواقع	تنگی کے مواقع
صحت مندی کی حالت	بیماری کی حالت
تونگری	غربت
امن	خوف

سبق: ۳

۵ اچھے اخلاق کی فضیلت

۶ حسد اور کینہ کی ممانعت

اس سبق کو بھی سبق نمبر (۱) کی طرح پڑھائیں۔ احادیث اور ان کا ترجمہ یاد کروانے کی خوب کوشش فرمائیں۔

نئی معلومات:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ لوگوں میں کون سا شخص سب سے بہتر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "ہر وہ شخص جو مخموم دل اور زبان کا سچا ہو" صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: زبان کا سچا تو ہم سمجھتے ہیں، مخموم دل سے کیا مراد ہے؟ ارشاد فرمایا: "مخموم دل وہ شخص ہے جو پرہیزگار ہو، جس کا دل صاف ہو، جس پر نہ تو گناہوں کا بوجھ ہو اور نہ ظلم کا، نہ اس کے دل میں کسی کے لیے کینہ ہو اور نہ حسد۔" (۱۸)

عملی مشق میں مندرجہ ذیل ورک شیٹ بچوں سے بھروائیں۔

(الف) اچھے اخلاق کی علامات کے گرد دائرہ بنائیں اور برے اخلاق پر X کا نشان لگائیں۔

(بڑوں کا ادب کرنا)	دوستوں کا مذاق اڑانا X
(امی ابو کی خدمت کرنا)	(پڑوسیوں کا خیال رکھنا)
چغلی لگانا X	(بیمار کی عیادت کرنا)
کسی کی چیز چھپا لینا X	کسی کا نام بگاڑنا X
(بھوکوں کو کھانا کھلانا)	(پریشان حال کو تسلی دینا)
(اساتذہ کا ادب کرنا)	بلاوجہ گاڑی کا ہارن بجانا X
(ہوم ورک کرنے میں دوست کی مدد کرنا)	بڑے بھائی یا بہن سے بدتمیزی کرنا X

(ب) خالی جگہ پُر کریں۔

(الف) حسد کہتے ہیں کسی دوسرے کے پاس اللہ تعالیٰ کی کوئی نعمت دیکھ کر جلنا، کہ یہ نعمت ہمیں ملے یا نہ ملے مگر اس سے چھن جائے۔

(ب) حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے۔

(ج) کینہ دل میں نفرت اور عداوت رکھنے کو کہتے ہیں۔

مشق

سوال:۱ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب اپنی کاپی میں لکھیں:

(الف) جواب: جن لوگوں کے اخلاق اچھے ہیں وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پسندیدہ لوگ ہیں۔

(ب) جواب: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دوسرے کے ساتھ کینہ رکھنے اور حسد کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(ج) جواب: حسد کہتے ہیں کہ کسی دوسرے کے پاس اللہ تعالیٰ کی کوئی نعمت دیکھ کر جلنا کہ یہ نعمت ہمیں ملے یا نہ ملے مگر اس سے چھن جائے۔

(د) جواب: کسی کے پاس اگر اچھے کپڑے یا جوتے ہوں تو اس سے حسد نہیں کرنا چاہیے، بل کہ جو نعمت اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمائی ہے اس پر ہمیں راضی رہنا چاہیے۔

سوال:۳ خالی جگہ پُر کریں۔

(الف) ''اِنَّ مِنْ اَحَبِّكُمْ اِلَيَّ اَحْسَنَكُمْ اَخْلَاقًا''۔

(ب) اچھے اخلاق والوں کی نشست قیامت کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوگی۔

(ج) حسد ایک بہت بری عادت ہے۔

(د) حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے۔

سبق: ۴

۷ مزدور کی اجرت جلدی دینا

۸ امانت دار تاجر کا انعام

اس سبق کو بھی سبق نمبر (۱) کی طرح پڑھائیں۔ احادیث اور ان کا ترجمہ اچھی طرح یاد کروائیں۔
معلم/معلمہ اپنی آواز میں احادیث اور ان کا ترجمہ ریکارڈ کر کے بھی بار بار سنوا سکتے ہیں۔ اسی طرح جو بچے صحیح تلفظ اور اچھی آواز میں پڑھنے والے ہوں ان کی آواز میں بھی ریکارڈ کروا کر دوسرے بچوں کو بھی بار بار سنوا سکتے ہیں۔

نئی معلومات:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو اس بندے پر جو بیچنے، خریدنے اور اپنے حق کا تقاضہ کرنے اور وصول کرنے میں نرمی اختیار کرے۔"(۱۹)

عملی مشق:

١. بچوں سے احادیث اور ان کا ترجمہ زبانی سنیں۔
٢. بچوں سے احادیث اور ان کا ترجمہ بورڈ پر لکھوائیں۔
٣. یہ احادیث بچوں کو پڑھا کر بتائیں کہ جس طرح نماز پڑھنا اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اسی طرح کاروبار میں دیانت داری اور سچائی سے کام لینا بھی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔

خود احتسابی: Reflection:

اگر سبق کی احادیث اور ان کا ترجمہ بچوں کو اچھی طرح یاد ہو گیا اور بچوں میں ایمان داری اور دوسروں کا حق پورا پورا ادا کرنے کا ذہن بن گیا اور اپنا حق وصول کرنے میں نرمی کرنے والے بن گئے، اور یہ بچے بڑے ہو کر ان باتوں پر عمل پیرا ہو گئے تو ان شاء اللہ تعالیٰ اپنے اساتذہ اور والدین کے لیے صدقۂ جاریہ بنیں گے۔ جس شعبہ میں جائیں گے وہاں لوگوں کو فائدہ پہنچائیں گے، دوسرے انسانوں کے لیے راحت اور آرام کا سبب بنیں گے۔

حوصلہ افزائی:

ہماری حوصلہ افزائی بچوں کو آگے بڑھنے میں مدد دے گی۔

سوال:۲ ذیل میں اچھی اور بری تجارت کی علامات ملا کر لکھ دی گئی ہیں، انھیں الگ الگ لکھیں۔

خالص اشیا بیچنا ۔ ملاوٹ کرنا ۔ مناسب منافع لینا ۔ جھوٹ بول کر سامان بیچنا
بہت زیادہ منافع لینا ۔ کم تولنا ۔ صحیح وزن کرنا ۔ سچائی کے ساتھ تجارت کرنا

اچھی تجارت	بری تجارت
خالص اشیا بیچنا	ملاوٹ کرنا
مناسب منافع لینا	جھوٹ بول کر سامان بیچنا
صحیح وزن کرنا	بہت زیادہ منافع لینا
سچائی کے ساتھ تجارت کرنا	کم تولنا

باب سوم (ب): مسنون دعائیں

سبق: ۵

❶ خوف اور اندیشے کے وقت کی دعا

❷ کسی کو مصیبت میں دیکھ کر پڑھنے کی دعا

مقاصد عام:

بچوں کو ہر موقع پر اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے والا بنانا۔

مقاصد خاص:

❶ مختلف مواقع پر پڑھی جانے والی مسنون دعائیں بچوں کو یاد کروانا۔

❷ بچوں کے اندر ہر موقع پر رجوع الی اللہ کی صفت پیدا کرنے کی کوشش کرنا۔

امدادی اشیا:

کتاب، بورڈ، مارکر۔

فوائد: Learning Outcome:

ان شاء اللہ تعالیٰ اس سبق کو پڑھنے کے بعد بچے اس قابل ہو جائیں گے کہ سبق میں دی گئی مسنون دعائیں ان کے مواقع پر پڑھنے والے بنیں۔

سبق کا بنیادی تصور:

بچوں کی ایسی تربیت کرنا کہ وہ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے والے بنیں۔

ذہنی آمادگی: Brain Storming:

❶ کپڑا پہننے کی دعا سنائیں۔ ❷ اذان کے بعد کی دعا سنائیں۔

اعلان سبق:

آج جو سبق ہم پڑھیں گے اس کا نام ہے "خوف اور اندیشے کے وقت کی دعا"۔ معلم/معلمہ بورڈ پر سبق کا عنوان خوش خط لکھ دیں۔

نئی معلومات:

❶ بسا اوقات ہماری نگاہ اللہ تعالیٰ کے ایسے بندوں پر پڑتی ہے جو بے چارے کسی دکھ اور مصیبت میں

مبتلا اور برے حال میں ہوتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے وقت کے لیے ہدایت فرمائی کہ بندہ ایسا کوئی منظر دیکھے تو اس بات پر اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کا شکر کرے کہ اس نے مجھے اس مصیبت میں مبتلا نہیں کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس حمد و شکر کی برکت سے وہ اس مصیبت سے محفوظ رکھا جائے گا۔ (۲۰)

۲. آج کل دنیا میں بے سکونی اور بدامنی کا دور دورہ ہے، ایسے حالات میں اللہ تعالیٰ کو پکارنا اور اس کو یاد کرنا ہر مسلمان کے لیے پریشانیوں سے بچنے کا ذریعہ ہے۔ اس دعا کو ہم زبانی یاد کر لیں اور خوف اور پریشانی کے عالم میں پڑھیں تو ان شاء اللہ تعالیٰ ہماری پریشانی اور خوف دور ہو جائے گی۔

عملی مشق (۱):

دونوں دعائیں چار طریقوں کے مطابق پڑھائیں۔

عملی مشق (۲):

بچوں کو دعا نمبر (۱) پڑھنے کے مواقع بتلائیں:

۱. جب کسی کو کسی تکلیف دہ بیماری میں مبتلا دیکھیں۔ ۲. جب کسی کو کسی پریشانی میں مبتلا دیکھیں۔

مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور مہربانی جو اس نے ہم پر کی ہے اس کا بچوں کو احساس دلایا جائے اور اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر کرنے کی عادت ڈلوائی جائے۔

عملی مشق (۳):

بچوں کو بتائیں کہ جب کبھی حالات خراب ہوں، امن و امان کا کوئی مسئلہ ہو تو ایسے موقع پر "خوف و اندیشہ کے وقت کی دعا" پڑھا کریں۔

گھر کا کام:

بچوں سے کہیں کہ دونوں دعائیں الگ الگ چارٹ پر خوش خط لکھ کر لائیں۔

خود احتسابی: Reflection:

بچوں کو یہ دعائیں اس طرح یاد کروائیں کہ یہ دعائیں ان کو تا زندگی یاد رہیں۔

حوصلہ افزائی:

بچوں کی حوصلہ افزائی کی جائے گی تو ان شاء اللہ تعالیٰ وہ ان دعاؤں کو پابندی سے پڑھیں گے۔

مشق

جواب:۲ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَ نَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ

ترجمہ: ''اے اللہ! بے شک ہم تجھ کو ان کے سامنے (مقابلے میں) سپر (ڈھال) بناتے ہیں اور ان کی شرارتوں سے تیری پناہ لیتے ہیں۔''

جواب:۳ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا

ترجمہ: ''سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے مجھے اس حال سے بچایا جس میں تمھیں مبتلا کیا اور اس نے اپنی بہت سی مخلوق پر مجھے فضیلت دی۔'' (یہ دعا آہستہ پڑھنی چاہیے)

سوال:۴ خالی خانوں میں صرف ایک لفظ لکھ کر دعائیں مکمل کریں:

(الف) اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَ نَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ

(ب) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَ فَضَّلَنِیْ عَلٰی كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا

سوال:۵ خالی جگہ پُر کریں۔

(الف) بے شک، سامنے (مقابلے میں)، شرارتوں (ب) اللہ تعالیٰ، بچایا، مبتلا، مخلوق

سوال:۶ مندرجہ ذیل مواقع پر جو دعا پڑھی جائے گی آپ اس کا عنوان خالی خانوں میں لکھیں۔

(الف)	کسی ایسے آدمی کو دیکھ کر جو معذور ہو۔	کسی کو مصیبت میں مبتلا دیکھ کر پڑھنے کی دعا
(ب)	اگر کسی گاڑی کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہو۔	کسی کو مصیبت میں مبتلا دیکھ کر پڑھنے کی دعا
(ج)	شہر کے حالات خراب ہوں۔	خوف اور اندیشے کے وقت کی دعا

سبق:٦ ③ زہریلے جانوروں سے حفاظت کی دعا
④ اللہ تعالیٰ سے اچھی صفات مانگنے کی دعا

مقاصد عام:

اپنی ہر ضرورت اللہ تعالیٰ سے مانگنا سکھانا۔

مقاصد خاص:

① بچوں کو مسنون دعائیں زبانی یاد کروانا۔

② ہر شر سے حفاظت اور ہر چیز کی طلب کے لیے صرف اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونا۔

امدادی اشیا:

کتاب، بورڈ، مارکر، چارٹ جن پر دونوں دعائیں اور ان کا ترجمہ الگ الگ لکھا ہوا ہو۔

فوائد: Learning Outcome:

ان شاء اللہ تعالیٰ اس سبق کو پڑھنے کے بعد بچوں کو دونوں دعائیں اور ان کا ترجمہ یاد ہو جائے گا۔

سبق کا بنیادی تصور:

اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنے کے فوائد بچوں کو سکھانا۔

ذہنی آمادگی: Brain Storming:

① نیا کپڑا پہننے کی دعا سنائیں۔ ② وضو کے درمیان کی دعا سنائیں۔

اعلان سبق:

آج ان شاء اللہ تعالیٰ ہم دو نئی مسنون دعائیں سیکھیں گے۔معلم/معلمہ بورڈ پر خوش خط لکھ دیں، "مسنون دعائیں"۔اس کے نیچے یہ دو عنوانات لکھ دیں:

① "زہریلے جانوروں سے حفاظت کی دعا" ② "اللہ تعالیٰ سے اچھی صفات مانگنے کی دعا"

نئی معلومات:

① ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے

رات بچھو کے کاٹنے سے بہت تکلیف پہنچی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اگر تم شام کے وقت یہ کلمات کہہ لیتے:

"اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ"

ترجمہ: "میں اللہ تعالیٰ کے سارے (نفع دینے والے شفا دینے والے) کلمات کے ذریعے اس کی تمام مخلوق کے شر سے پناہ چاہتا ہوں۔"

تو تمھیں بچھو کبھی نقصان نہ پہنچا سکتا۔" (۲۱)

۲ اس چھوٹی سی دعا میں دنیا اور آخرت کی کتنی ساری بھلائیاں مانگنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھا دی ہیں۔ لہٰذا اس دعا کو ہم روزانہ مانگا کریں۔

عملی مشق (۱):

ان دونوں دعاؤں کو چار طریقوں کے مطابق پڑھائیں۔

عملی مشق (۲):

۱ بورڈ پر دعاؤں کے چارٹ آویزاں کر دیں، اب بچوں سے کہیں انھیں دیکھ کر پڑھیں۔

۲ بچوں کو باری باری بورڈ پر بلوائیں اور ان سے دعائیں پڑھوائیں۔

گھر کا کام:

۱ بچوں سے کہیں کہ یہ دعائیں اپنے چھوٹے بہن بھائیوں کو سکھائیں۔

۲ بچوں کو کہیں کہ روزانہ صبح اور شام زہریلے جانوروں سے حفاظت کی دعا پابندی سے پڑھیں۔ خاص طور سے جب سفر میں ہوں تو یہ دعا پابندی سے پڑھیں۔

خود احتسابی: Reflection:

پچھلی کلاس میں پڑھی گئی دعائیں بھی سنتے رہا کریں۔

حوصلہ افزائی:

جن بچوں کو پچھلی کلاسوں میں پڑھی ہوئی دعائیں یاد ہوں ان کی خوب حوصلہ افزائی کریں تاکہ دوسرے بچے انھیں یاد کرنے کی کوشش کریں۔

مشق

سوال:۲ خالی خانوں میں الفاظ لکھ کر جملے مکمل کریں:

ہدایت راہِ حق پر چلنا	اور استقامت کے ساتھ چلتے رہنا
تقوٰی اور پرہیزگاری	یعنی اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے گناہوں سے بچنا
غنٰی یعنی دل کی ایسی حالت	جس میں بندہ کسی مخلوق کی محتاجی محسوس نہ کرے
اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے	اسے عطا فرما رکھا ہے اس پر مطمئن اور خوش رہے۔

سوال:۳ خالی جگہ پُر کریں:

(الف) اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔

(ب) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْاَلُكَ الْهُدٰى وَ التُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى۔

(ج) میں اللہ تعالیٰ کے سارے (نفع اور شفا دینے والے) کلمات کے ذریعے اس کی تمام مخلوق کے شر سے پناہ چاہتا ہوں۔

(د) اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت اور پرہیزگاری اور پاک دامنی اور (مخلوق سے) بے نیازی کا سوال کرتا ہوں۔"

سبق: ۷ ۵ جسمانی دکھ تکلیف کے لیے دعا
۶ مریض کی عیادت کے وقت کی دعا

اس سبق کے تمام عنوانات سبق نمبر ۵ اور ۶ کے مطابق ہیں، لہٰذا انھی کے مطابق پڑھائیں۔

نئی معلومات:

۱ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: "جو شخص بیمار کی عیادت کرتا ہے وہ رحمت میں غوطہ لگاتا ہے اور جب وہ بیمار کے پاس بیٹھ جاتا ہے تو رحمت اس کو ڈھانپ لیتی ہے۔"
حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ فضیلت تو اس تندرست شخص کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی ہے جو بیمار کی عیادت کرتا ہے، خود بیمار کو کیا ملتا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔"(۲۲)

۲ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ایک انسان سے کہے گا کہ اے ابن آدم! میں بیمار پڑا تھا تو نے میرے خبر نہیں لی؟ بندہ عرض کرے گا: اے میرے مالک اور پروردگار! میں کیسے تیری تیمارداری (یا بیمار پرسی) کر سکتا تھا تو تو رب العالمین ہے (بیماری اور ہر عیب سے پاک ہے) اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تجھے علم نہیں ہوا تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار پڑا تھا تو نے اس کی عیادت نہیں کی اور خبر نہیں لی؟ کیا تجھے معلوم نہیں تھا کہ اگر تو اس کی خبر لیتا اور تیمارداری کرتا تو مجھے اس کے پاس ہی پاتا۔"(۲۳)

عملی مشق (۱):

اس سبق کو بھی چار طریقوں کے مطابق اس طرح پڑھائیں کہ دعائیں اور ان کا ترجمہ بچوں کو اچھی طرح یاد ہو جائے۔

عملی مشق (۲):

دعاؤں کی عملی مشق اس طرح کروائیں کہ ایک بچہ/ بچی مریضہ بنے، اس کے سر میں درد ہو رہا ہے۔ اب

وہ اپنے سر پر ہاتھ رکھ کر "جسمانی دکھ تکلیف کے لیے دعا" جو سبق میں لکھی ہے وہ پڑھے۔ پھر دوسری بچی اس کی عیادت کے لیے آئے اس کی خیریت پوچھے پھر اسے وہ دعا دے جو سبق میں مریض کی عیادت کے وقت کی دعا ہے، اس طرح کئی مرتبہ کریں۔

سوال:۲ خالی جگہ پُر کریں۔

(الف) میں اللہ اور اس کی قدرت کی پناہ لیتا ہوں اس تکلیف کے شر سے جو مجھے ہو رہی ہے اور جس سے میں ڈر رہا ہوں۔

(ب) میں اللہ بزرگ و برتر سے دعا کرتا ہوں جو عرشِ عظیم کا مالک ہے، کہ وہ تجھے شفا دے دے۔

سوال:۳ ریحان جب اسکول سے گھر پہنچا تو اس کے پیر میں شدید درد ہو رہا تھا، آپ بتائیں اسے کیا کرنا چاہیے؟

جواب: اسے چاہیے کہ اپنا دایاں ہاتھ تکلیف کی جگہ پر رکھے اور تین مرتبہ بسم اللہ کہے اور سات مرتبہ یہ دعا پڑھے:

اَعُوذُ بِاللهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ

سوال:۴ حذیفہ کے دوست کے ابو بیمار تھے، حذیفہ ان کی عیادت کے لیے گیا۔ حذیفہ نے انھیں دیکھ کر جو دعا پڑھی آپ وہ دعا ترجمہ سمیت اپنی کاپی میں لکھیں۔

جواب: "اَسْئَلُ اللهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ"

☆ ترجمہ: ''میں اللہ بزرگ و برتر سے دعا کرتا ہوں جو عرشِ عظیم کا مالک ہے، کہ وہ تجھے شفا دے دے۔''

سبق:۸ ⑦ دعوت کھانے کے بعد کی دعا
⑧ کھانا کھانے کے بعد کی اہم دعا

اس سبق کو بھی سبق نمبر ۵ اور ٦ کے مطابق پڑھائیں۔ دعائیں اور ان کا ترجمہ یاد کروانے پر خاص توجہ دی جائے۔

نئی معلومات:

١. حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوالہیثم بن التیہان رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاں کھانا تیار کرایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کی دعوت کی، جب سب کھانا کھا کر فارغ ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: "اپنے بھائی کو بدلہ دو"۔ عرض کیا گیا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کو کیا بدلہ دیا جا سکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب کسی بھائی کے گھر جائیں اور وہاں کھائیں پئیں اور پھر اس کے لیے خیر و برکت کی دعا کریں تو بس یہی بندوں کی طرف اس کا بدلہ ہے۔"(۲۴)

٢. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کچھ کھانے یا پینے کو میسر آتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور اس کا عطیہ یقین کرتے ہوئے اس کی حمد اور اس کا شکر ادا کرتے اور دوسروں کو بھی اس کی ہدایت فرماتے۔

سوال:۲ خالی جگہ پُر کریں:

(الف) اے اللہ! تو نے جو __رزق__ ان کو دیا ہے اس میں اور __برکت__ دے اور پھر ان کی __مغفرت__ فرما اور ان پر __رحم__ کر۔

(ب) تمام __تعریفیں__ اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے مجھے __کھانا__ کھلایا اور میری __کوشش__ اور طاقت کے بغیر مجھے یہ __نصیب__ فرمایا۔

سوال: ۳ جب اللہ تعالیٰ کا کوئی بندہ ہمیں کھلائے پلائے تو ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

جواب: جب اللہ تعالیٰ کا کوئی بندہ ہمیں کھلائے پلائے تو ہمیں اس کے لیے دعا کرنی چاہیے۔

سوال: ۴ کھانا کھانے کے بعد جس دعا کے پڑھنے سے اگلے پچھلے گناہ معاف ہوجاتے ہیں اس کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے مجھے کھلایا پلایا اور میری کوشش اور طاقت کے بغیر مجھے یہ نصیب فرمایا۔

سوال: ۵ عارف کی اپنے دوست عبدالعزیز کے گھر پر کھانے کی دعوت تھی۔ کھانا کھانے کے بعد جو دعا عارف نے پڑھی اس کا ترجمہ اپنی کاپی میں لکھیں۔

جواب: اے اللہ! تو نے جو رزق ان کو دیا ہے اس میں اور برکت دے اور پھر ان کی مغفرت فرما اور ان پر رحم فرما۔

سوال: ۶ مندرجہ ذیل مواقع پر جو دعائیں پڑھی جائیں گی ان کے عنوانات خالی ڈبوں میں لکھیں۔

(الف)	اپنے گھر میں کھانا کھانے کے بعد	کھانا کھانے کے بعد کی اہم دعا
(ب)	اپنے دوست کے گھر میں کھانا کھانے کے بعد	دعوت کھانے کے بعد کی دعا
(ج)	اپنے گھر میں پکا ہوا کھانا اگر ریل گاڑی میں کھائیں۔	کھانا کھانے کے بعد کی اہم دعا
(د)	دعوتِ ولیمہ میں کھانا کھانے کے بعد	دعوت کھانے کے بعد کی دعا
(ہ)	جب ہم خود کھانا پکائیں اور خود ہی کھائیں۔	کھانا کھانے کے بعد کی اہم دعا

باب چہارم (الف): سیرت

سبق:۱ حیاتِ طیّبہ

مقاصد عام:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی کے بارے میں بچوں کو بتانا۔

مقاصد خاص:

۱. بچوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق بتانا تاکہ بچوں کے لیے ان پر عمل کرنا آسان ہو جائے۔
۲. بچوں کو یہ بات بتانا کہ سب سے اچھے اخلاق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں اور جو ان اخلاق کو اپنائے گا وہ بھی اچھا بن جائے گا۔

امدادی اشیا:

کتاب، بورڈ، مارکر، مسجد نبوی کی بڑی تصویر۔

فوائد: Learning Outcome:

ان شاء اللہ تعالیٰ اس سبق کو پڑھنے کے بعد بچے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے بارے میں جان لیں گے اور ان پر عمل کرنے والے بنیں گے۔

سبق کا بنیادی تصور:

اچھا مسلمان وہ ہے جو زندگی کے ہر شعبے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتا ہے۔

ذہنی آمادگی: Brain Storming:

سوال: بدر کے قیدیوں کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا تھا؟

جواب: یہ حکم فرمایا تھا کہ قیدیوں کے آرام کا خیال رکھا جائے۔

سوال: بیوہ عورت اور مسکین کی ضرورت میں کوشش اور محنت کرنے والے کو کیا ثواب ملتا ہے؟

جواب: اس کو ایسا ثواب ملتا ہے گویا کہ وہ دن کو روزہ رکھتا ہو اور رات بھر عبادت کرتا ہو۔

اوپر لی گئی دونوں معلومات اسلامیات بک 4 سے لی گئی ہیں، جو بچے پڑھ چکے ہیں۔

اعلان سبق:

آج جو سبق ہم پڑھیں گے اس کا نام ہے، "حیاتِ طیبہ"۔ اس سبق میں ہم سب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی سیکھیں گے۔

نئی معلومات:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب قیامت کا دن ہوگا تو میں تمام نبیوں کا امام اور پیشوا ہوں گا اور ان کی طرف سے خطاب اور کلام کرنے والا ہوں گا اور ان کی سفارش کرنے والا ہوں گا اور یہ میں بطور فخر کے نہیں کہتا (بل کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں اس نعمت کے اظہار کے طور پر کہہ رہا ہوں)۔" (۲۵)

عملی مشق (۱):

اس سبق کو بھی پہلے ذکر کیے گئے چار طریقوں کے مطابق پڑھائیں۔ چوں کہ اس سبق میں کئی ذیلی عنوانات بھی ہیں لہٰذا بہتر یہ ہے کہ ان عنوانات کو ایک ایک کر کے پڑھایا جائے۔ اس طرح ان شاء اللہ تعالیٰ بچوں کو سبق سمجھنے میں آسانی ہوگی۔

عملی مشق (۲):

سبق کا خلاصہ بورڈ پر لکھ کر بچوں کو سبق سمجھائیں، مثلاً:

1. ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے تمام اچھی صفات سے نوازا تھا۔
2. حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ساری زندگی اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی۔
3. قیامت کے میدان میں اللہ تعالیٰ کی حمد کا جھنڈا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ہوگا۔
4. آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہایت نرم مزاج، خوش اخلاق اور نیک سیرت تھے۔
5. حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ وعدہ پورا کرتے تھے۔
6. آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب کوئی چیز مانگی جاتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم انکار نہیں کرتے تھے۔
7. حضور صلی اللہ علیہ وسلم گھر کے کاموں میں گھر والوں کا ہاتھ بٹاتے تھے۔
8. حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھانے پینے میں معمولی چیزیں بھی اکیلے تناول نہ فرماتے تھے۔

⑨ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بچوں پر نہایت شفقت فرماتے تھے۔

عملی مشق (۳):

پچھلے اسباق میں ذکر کیے گئے "مختصر سوالات اور خالی جگہ پر کریں" جیسی مشقیں خود بنا کر بچوں سے پوچھیں۔

عملی مشق (۴):

بچوں سے پوچھیں کہ "ہم اپنی زندگی میں کس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کر سکتے ہیں؟"
سبق کے عنوانات ذکر کر کے پوچھیں مثلاً: اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرنا، اس کا طریقہ بچوں سے پوچھیں۔
چند ممکنہ جواب یہ ہو سکتے ہیں، پانچوں وقت پابندی سے نماز پڑھنا، ہر موقع کی مسنون دعا پڑھنا، قرآن پاک کی تلاوت کرنا، تیسرا کلمہ پڑھنا وغیرہ، بچوں کو ان اعمال کے کرنے کی ترغیب دیں بعد میں ان سے کارگزاری بھی سنیں۔ اسی طرح تمام عنوانات میں کریں۔

گھر کا کام:

① بچوں سے کہیں کہ ہر عنوان سے متعلق اپنی کارگزاری کاپی میں لکھیں، نیچے دیا گیا جدول ان سے بھروائیں:

عنوان	عمل
① اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرنا	① اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ میں نے پانچوں وقت کی نمازیں پڑھیں۔ ② میں نے گھر میں اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کی۔
② حُسنِ خلق	① میں نے کل سب سے مسکرا کر بات کی۔ ② کسی پر غصہ نہیں کیا۔
③ وعدہ کی پابندی	میں وقت پر اسکول پہنچا۔
④ سوال پورا کرنا	① میری چھوٹی بہن نے مجھ سے پنسل مانگی میں نے دے دی۔ ② کسی نے مجھ سے کھانا مانگا میں نے اسے کھانا دے دیا۔

۵ گھر والوں کا ہاتھ بٹانا، امی ابو کی خدمت کرنا۔	۱ میں نے گھر میں برتن دھوئے۔ ۲ اپنے کپڑے خود دھوئے۔ ۳ بازار سے سودا لا کر امی کو دیا۔ ۴ امی، ابو کا سر دبایا۔
۶ ساتھیوں کا خیال رکھنا	اپنے لنچ میں سے کلاس کے بچوں کو بھی کھلایا۔
۷ بچوں کے ساتھ حسن سلوک	اپنے چھوٹے بہن بھائیوں کو ہوم ورک کروایا۔

۲ سبق کے آخر میں دی گئی مشق سمجھا کر بچوں کو گھر سے کر کے لانے کو کہیں۔

خود احتسابی: Reflection:

معلم/معلمہ کی بہت بڑی کامیابی ہوگی اگر وہ بچوں میں پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کی پیروی کا جذبہ پیدا کر دیں اور اس پر عمل کرنے والا بنا دیں۔

حوصلہ افزائی:

اگر ممکن ہو تو بچوں کو اچھی کارکردگی پر سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی کتاب ہدیہ کریں۔

سوال:۱ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب اپنی کاپی میں لکھیں:

(الف) قیامت کے میدان میں اللہ تعالیٰ کی حمد کا جھنڈا کس کے ہاتھ میں ہوگا اور کیوں؟

جواب: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ساری زندگی اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھتے بیٹھتے، سوتے جاگتے ہر حال میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو بھی یہی سکھایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے لے کر آج تک اور قیامت تک مسلمان اللہ تعالیٰ کی جتنی بھی حمد وثنا کریں گے وہ سب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کا نتیجہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قیامت کے میدان میں اللہ تعالیٰ کی حمد کا جھنڈا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک میں ہوگا اور تمام انسان بل کہ

تمام انبیا علیہم الصلاۃ والسلام بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے نیچے ہوں گے۔

(ب) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وعدے کی پابندی کا ایک واقعہ لکھیں۔

جواب: حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ وعدہ پورا کیا کرتے تھے۔ نبوت سے پہلے ایک شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ میرا انتظار کریں میں ابھی آتا ہوں، یہ کہہ کر وہ چلے گئے اور بھول گئے۔ تین دن بعد ان کو یاد آیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسی جگہ ان کا انتظار کر رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے صرف اتنا فرمایا: "میں تین دن سے یہاں تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔"

(ج) حضور صلی اللہ علیہ وسلم گھر والوں کا کس طرح ہاتھ بٹاتے تھے؟

جواب: حضور صلی اللہ علیہ وسلم گھر کے کاموں میں گھر والوں کو ہاتھ بٹاتے تھے، اپنے جوتے خود مرمت کر لیتے، اپنے کپڑے خود سی لیتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: "حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر والوں کے کاموں میں شریک ہو کر ان کی مدد اور خدمت کرتے تھے، پھر جب نماز کا وقت آ جاتا تو سب چھوڑ کر نماز کو تشریف لے جاتے۔"

(د) حضور صلی اللہ علیہ وسلم ساتھیوں کا کس طرح خیال رکھتے تھے؟

جواب: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھانے پینے میں معمولی چیزیں بھی اکیلے تناول نہ فرماتے تھے بل کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو ضرور شریک فرماتے۔ کسی غزوہ میں بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ساتھ تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بکری خرید کر ذبح کروائی اور اس کی کلیجی پکوائی۔ کلیجی پک گئی تو تمام صحابہ رضی اللہ عنہم میں تقسیم فرمائی اور جو موجود نہ تھے ان کا حصہ الگ محفوظ رکھا۔

سوال: ۲ خالی جگہ پُر کریں:

(الف) قیامت کے میدان میں اللہ تعالیٰ کی ___حمد___ کا جھنڈا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک میں ہوگا۔

(ب) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہایت نرم مزاج ___خوش اخلاق___ اور نیک سیرت تھے۔

(ج) کبھی ایسا نہیں ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی چیز کا سوال کیا گیا ہو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے

جواب میں "لا" (یعنی نہیں) فرمایا ہو۔

(د) حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر والوں کے کاموں میں شریک ہو کر ان کی مدد اور خدمت کرتے تھے۔

(ہ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھانے پینے میں بھی معمولی چیزیں اکیلے تناول نہ فرماتے تھے۔

(و) بچوں پر نہایت شفقت فرماتے تھے۔

سوال: ۳ سبق میں سے تلاش کر کے دس اہم باتیں اپنی کاپی میں لکھیں:

۱. حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری زندگی قرآنِ کریم کی عملی تفسیر ہے۔
۲. آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اخلاق قرآن تھا۔
۳. اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام اچھی صفات سے نوازا تھا۔
۴. اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کسی بندے کو اللہ تعالیٰ کا محبوب و مقبول بنانے والا عمل ہے۔
۵. آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مسکراتا ہوا ہوتا تھا۔
۶. حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ وعدہ پورا کرتے تھے۔
۷. حضور صلی اللہ علیہ وسلم بچوں کو خود سلام کرتے تھے۔
۸. آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر والوں کا گھر میں ہاتھ بٹاتے تھے۔
۹. جب نماز کا وقت آتا تو سب چھوڑ کر نماز کو تشریف لے جاتے۔
۱۰. ہمیں چاہیے کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دل و جان سے پیروی کریں۔

سوال: ۴ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں جن اچھے کاموں کے کرنے کا آپ کا ارادہ ہے ان میں سے سات کام اپنی کاپی میں لکھیں:

۱. میں ہمیشہ سچ بولوں گا۔
۲. میں گھر کے کاموں میں اپنی امی کا ہاتھ بٹاؤں گی۔
۳. میں اپنے اخلاق اچھے کروں گا۔
۴. میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کثرت سے کروں گا۔
۵. میں وعدے کی پابندی کیا کروں گا۔
۶. میں اپنے ساتھیوں کا خیال رکھوں گا۔
۷. میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دل و جان سے پیروی کروں گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

سوال:۵ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں:

(الف) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری زندگی کیسی ہے؟

جواب: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری زندگی قرآن کریم کی عملی تفسیر ہے۔

(ب) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ کیسا تھا؟

جواب: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مسکراتا ہوا ہوتا تھا۔

(ج) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کھانے پینے میں کیا معمول تھا؟

جواب: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھانے پینے میں معمولی چیزیں بھی اکیلے تناول نہ فرماتے تھے بل کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ضرور شریک فرماتے۔

(د) فصل کا نیا میوہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کس کو دیتے تھے؟

جواب: فصل کا نیا میوہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حاضرین میں جو سب سے کم عمر بچہ ہوتا اس کو عنایت فرماتے۔

سوال:۶ سبق میں سے تلاش کر کے چند اچھی عادات پھول کی پتیوں میں لکھیں:
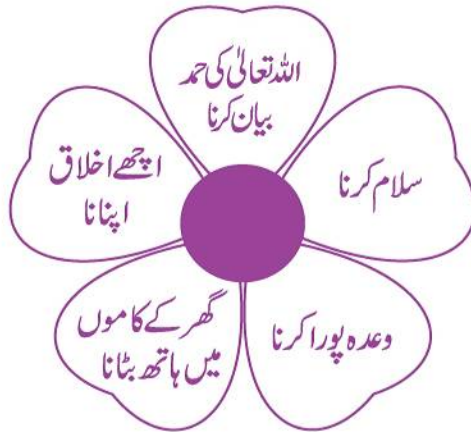
سبق: ۲ حضرت آدم علیہ السلام

مقاصد عام:

بچوں کو انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کی سیرت سے روشناس کرانا۔

مقاصد خاص:

1. بچوں کو سب سے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام کے بارے میں بتانا۔
2. بچوں کو انسانیت کی ابتدا، اور زمین پر اللہ تعالیٰ کے پہلے خلیفہ کے بارے میں بتانا۔

امدادی اشیا:

کتاب | بورڈ | مارکر

فوائد: Learning Outcome:

ان شاء اللہ تعالیٰ اس سبق کو پڑھنے کے بعد بچے اس قابل ہو جائیں گے کہ زمین پر انسانی زندگی کی ابتدا کے بارے میں جان لیں۔

سبق کا بنیادی تصور:

بچوں کو یہ بات سمجھانا کہ تمام انسان حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں۔

ذہنی آمادگی: Brain Storming:

1. چند مشہور نبیوں کے نام بتائیں۔
2. سب سے پہلے نبی کون ہیں؟
3. سب سے آخری نبی کون ہیں؟

اعلان سبق:

جی ہاں، آج ہم حضرت آدم علیہ السلام کے بارے میں سبق پڑھیں گے۔ معلم/معلمہ بورڈ پر خوش خط لکھ دیں: "حضرت آدم علیہ السلام"۔

نئی معلومات:

ہم جو فجر کی نماز ادا کرتے ہیں اور اس میں دو رکعتیں فرض پڑھتے ہیں، اس کی حکمت یہ ہے کہ فجر کی نماز سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام نے ادا فرمائی۔ جس وقت اللہ تعالیٰ نے ان کو دنیا میں اتارا، اس

وقت دنیا میں رات چھائی ہوئی تھی، حضرت آدم علیہ السلام جنت کی روشنی سے نکل کر دنیا کی تاریک اور اندھیری رات میں دنیا میں تشریف لائے، اس وقت ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہیں دیتا تھا۔

حضرت آدم علیہ السلام کو بڑی تشویش اور پریشانی لاحق ہوئی کہ یہ دنیا اتنی تاریک ہے، یہاں زندگی کیسے گزرے گی؟ نہ کوئی چیز نظر آتی ہے، نہ جگہ سمجھ میں آتی ہے کہ کہاں ہیں اور کہاں جائیں؟

ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا ہے۔ چناں چہ خوف محسوس ہونے لگا، اس کے بعد آہستہ آہستہ روشنی ہونے لگی اور صبح کا نور چمکنے لگا، صبح صادق ظاہر ہوئی تو حضرت آدم علیہ السلام کی جان میں جان آئی، اس وقت حضرت آدم علیہ السلام نے سورج نکلنے سے پہلے دو رکعتیں بطور شکرانہ ادا فرمائیں۔ ایک رکعت رات کی تاریکی جانے کے شکرانہ میں ادا فرمائی اور ایک رکعت دن کی روشنی نمودار ہونے کے شکرانے میں ادا فرمائی۔ یہ دو رکعتیں اللہ تعالیٰ کو اتنی پسند آئیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر فرض فرما دیا۔ (اس سے اندازہ لگائیں کہ فجر کی نماز کتنی اہم ہے)۔ (۲۶)

عملی مشق (۱):

اس سبق کو بھی پہلے ذکر کیے گئے چار طریقوں کے مطابق پڑھائیں۔

عملی مشق (۲):

سبق پڑھانے کے بعد سبق کا خلاصہ بورڈ پر لکھیں۔ بچوں کو سبق سمجھائیں ساتھ ساتھ سوالات بھی کریں:

1. سیدنا آدم علیہ السلام سب سے پہلے انسان، نبی اور رسول ہیں۔
2. اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو زمین پر اپنا خلیفہ بنایا۔
3. اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کریں۔
4. ابلیس یعنی شیطان نے اللہ تعالیٰ کا حکم نہیں مانا۔
5. اللہ تعالیٰ نے شیطان کو اپنے دربار سے نکال دیا۔
6. حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی بیوی حوا علیہا السلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے جنت میں رہنے لگے۔
7. اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو بتا دیا کہ شیطان تمھارا اور تمھاری بیوی کا دشمن ہے۔

8. جنت کے جس درخت کا پھل کھانے سے اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو منع کیا تھا شیطان نے انھیں دھوکے سے کھلا دیا۔
9. حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا علیہا السلام نے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لی۔
10. اللہ تعالیٰ نے دونوں کو معاف کر دیا۔
11. ہمیں اللہ تعالیٰ کی بات ماننی چاہیے اور اس کی نافرمانی سے بچنا چاہیے۔

گھر کا کام:

سبق کے آخر میں دی گئی مشق سمجھا کر بچوں کو گھر سے کر کے لانے کو کہیں۔

خود احتسابی: Reflection:

بچوں کو یہ بات سمجھائیں کہ جب بھی ہم سے کوئی غلطی ہو جائے تو اسے مان لیا کریں۔ بچوں میں یہ صفت پیدا ہو جانا معلم/معلمہ کی کامیابی تصور کی جائے گی۔ بچوں میں یہ صفت پیدا کرنے کے لیے معلم/معلمہ بیت العلم ٹرسٹ کی کتاب "اپنی غلطی مان لیجیے" اپنے مطالعے میں رکھیں۔

حوصلہ افزائی:

بچوں کی حوصلہ افزائی جاری رہے۔

سوال:1 مندرجہ ذیل سوالات کے جواب اپنی کاپی میں لکھیں:

(الف) سیدنا حضرت آدم علیہ السلام کون ہیں؟

جواب: حضرت آدم علیہ السلام سب سے پہلے انسان، سب سے پہلے نبی اور رسول ہیں، زمین پر رہنے والے تمام انسان حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں۔

(ب) حضرت آدم علیہ السلام نے بحیثیت اللہ تعالیٰ کے خلیفہ زمین پر کیا کرنا تھا؟

جواب: حضرت آدم علیہ السلام زمین پر اللہ تعالیٰ کے احکامات کو نافذ کریں گے، اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کے

مطابق حکومت کریں گے۔

(ج) حضرت آدم علیہ السلام کو کس نے سجدہ نہیں کیا اور کیوں؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے انسان کا مقام و مرتبہ بتانے کے لیے فرشتوں کو حکم دیا کہ حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کریں۔ ابلیس (شیطان) نے اللہ تعالیٰ کا حکم نہ مانا، بل کہ اپنی عقل کی بات مانی۔ ابلیس نے اللہ تعالیٰ سے کہا: "میں آدم سے افضل ہوں، اس لیے کہ آپ نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے اور آدم کو مٹی سے پیدا کیا ہے۔"

(د) جب ابلیس نے اللہ تعالیٰ سے کہا کہ میں تیرے سب بندوں کو بہکاؤں گا سوائے تیرے برگزیدہ بندوں کے تو اللہ تعالیٰ نے اسے کیا جواب دیا؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "مردود! یہاں سے نکل جا اور تیرا جو جی چاہے کر، مگر یاد رکھ میرے اچھے اور فرماں بردار بندے تیرے بہکاوے میں ہرگز نہیں آئیں گے اور جو تیری بات مانے گا، وہ تیرا ساتھی ہوگا اور میں تم سب سے جہنم کو بھر دوں گا۔"

سوال: ۲ مندرجہ ذیل الفاظ میں سے دو ہم معنی ہیں اور ایک نہیں ہے، جو ہم معنی لفظ نہیں ہے اس کے گرد دائرہ بنائیں۔

(الف)	(دوست)	نائب	خلیفہ
(ب)	فساد	جھگڑا	(ملاپ)
(ج)	(تنقید)	تعریف	تسبیح
(د)	صحت	تندرستی	(بیماری)
(ھ)	(انسان)	ملائکہ	فرشتے
(و)	مخفی	چھپا ہوا	(ظاہر)
(ز)	تکبر	غرور	(عاجزی)
(ح)	(دھوپ)	چھاؤں	سایہ

سوال: ۳ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں:

(الف) اللہ تعالیٰ کے دربار سے نکالے جانے کے بعد ابلیس کس موقع کی تلاش میں رہتا تھا؟

جواب: اللہ تعالیٰ کے دربار سے نکالے جانے کے بعد ابلیس ہمیشہ موقع کی تلاش میں رہتا تھا کہ کسی طرح آدم علیہ السلام کو جنت سے نکلوا دے۔

(ب) ابلیس نے حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی بیوی کو کیا کہہ کر بہکایا؟

جواب: ابلیس حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی بیوی کے پاس آیا اور ان کو بہکانے لگا: "تم اس درخت کا پھل کھالو گے تو فرشتے بن جاؤ گے یا ہمیشہ کی زندگی مل جائے گی۔"

(ج) حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا علیہا السلام نے اللہ تعالیٰ سے کس طرح معافی مانگی؟

جواب: انھوں نے یوں معافی مانگی: "اے ہمارے پروردگار! ہم اپنی جانوں پر ظلم کر گزرے ہیں۔ اگر آپ نے ہمیں معاف نہ فرمایا اور ہم پر رحم نہ کیا تو یقیناً ہم بہت نقصان اٹھانے والے لوگوں میں شامل ہو جائیں گے۔"

(د) اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا علیہا السلام کو زمین پر بھیج کر کیا ہدایت دی؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے یہ ہدایت دی کہ زمین پر بھی تمھارا اور تمھاری اولاد کا دشمن ابلیس موجود رہے گا اور تم کو اس سے بچ کر صراطِ مستقیم پر چلنا ہوگا۔

(ہ) ہمارے لیے اس واقعہ میں کیا سبق پوشیدہ ہے؟

جواب: ہمیں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے کبھی مایوس نہیں ہونا چاہیے۔

سوال: ۴ مندرجہ ذیل میں سے کون سی بات کس نے کی ہے، دیے گئے خانوں میں لکھیں؟

(الف) میں مٹی سے ایک انسان پیدا کروں گا اور زمین میں اس کو اپنا خلیفہ بناؤں گا۔ (اللہ تعالیٰ)

(ب) میں آدم سے افضل ہوں اس لیے کہ آپ نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے اور آدم کو مٹی سے پیدا کیا ہے۔ (ابلیس)

(ج) مردود! یہاں سے نکل جا اور تیرا جو جی چاہے کر۔ (اللہ تعالیٰ)

سوال:۵ ابلیس کی خرابیاں دیے گئے خانوں میں لکھیں:

(الف)	ابلیس تکبر اور گھمنڈ میں مبتلا ہو گیا۔
(ب)	ابلیس نے اللہ تعالیٰ کے حکم کو نہ مانا۔
(ج)	ابلیس نے حضرت آدم علیہ السلام کو بہکایا۔

سوال:۶ صحیح جواب خالی جگہ میں لکھیں:

(الف) شیطان حضرت آدم علیہ السلام کو ___جنت سے نکلوانا___ چاہتا تھا۔

(سے دوستی کرنا۔ کو جنت سے نکلوانا۔ کو ہمیشہ جنت میں رکھوانا)

(ب) حضرت آدم علیہ السلام سے بھول ہو گئی اور دونوں نے اس درخت کا پھل ___کھالیا___ ۔

(نہ کھایا۔ کھالیا۔ دیکھ لیا)

(ج) اللہ تعالیٰ کے دربار سے نکالے جانے کے بعد ابلیس حضرت آدم علیہ السلام کا ___دشمن___ بن چکا تھا۔

(دشمن۔ دوست۔ خیرخواہ)

سوال:۷ حضرت آدم علیہ السلام کی خوبیاں دیے گئے خانوں میں لکھیں:

(الف)	حضرت آدم علیہ السلام کو فوراً غلطی کا احساس ہو گیا۔
(ب)	حضرت آدم علیہ السلام اپنے رب کی ناراضگی سے ڈرے۔
(ج)	حضرت آدم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے سامنے بہت روئے۔
(د)	حضرت آدم علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنے لگے۔

سبق: ۳ مواخات

مقاصد عام:

اسلام پر عمل کرنے کی برکات سے بچوں کو روشناس کرانا۔

مقاصد خاص:

1. اسلام کے ابتدائی زمانے میں مسلمانوں کے درمیان آپس کی محبت کا تذکرہ کرنا۔
2. بچوں میں اسلامی اخوت اور بھائی چارے کے جذبات پیدا کرنا۔

امدادی اشیا:

کتاب | بورڈ | مارکر

فوائد: Learning Outcome:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد ان شاء اللہ تعالیٰ بچے اس قابل ہو جائیں گے کہ اسلام کی اس خوبی کہ وہ اپنے ماننے والوں کو اسلامی اخوت کے جذبے میں پرو دیتا ہے جان لیں۔ بچوں میں ساری دنیا کے مسلمانوں سے محبت و اپنائیت کا جذبہ بیدار کرنا۔

ذہنی آمادگی: Brain Storming:

1. چند اسلامی ملکوں کے نام بتائیں۔
2. کسی عبادت کا نام بتائیں جسے مسلمان مل کر ادا کرتے ہیں، چاہے وہ امیر ہوں یا غریب، کالے ہوں یا گورے، کسی بھی زبان یا ملک سے تعلق رکھتے ہوں؟

جواب: ۱ نماز ۲ حج، وغیرہ۔

اعلان سبق:

آج جو سبق ہم پڑھیں گے اس کا نام ہے، "مواخات"۔ معلم/معلمہ سبق کا عنوان بورڈ پر خوش خط لکھ دیں۔

نئی معلومات:

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مہاجرین نے عرض کیا یا رسول اللہ! جس قوم (یعنی انصار)

کے پاس ہم لوگ آتے ہیں،ہم نے ان جیسی اچھی قوم نہیں دیکھی ہے کہ ان کے پاس تھوڑا سا مال بھی ہو تو بہت عمدہ طریقے سے ہمدردی اور غم خواری کرتے ہیں اور اگر مال زیادہ ہو تو خوب زیادہ خرچ کرتے ہیں اور (کھیتی باڑی اور باغات کو سنبھالنے کی) محنت تو ساری وہ خود کرتے ہیں ہمیں محنت نہیں کرنے دیتے ہیں اور پھل میں ہمیں وہ اپنا شریک کر لیتے ہیں،ہمیں تو یہ خطرہ ہو رہا ہے کہ وہ سارا ثواب لے جائیں گے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں (وہ سارا ثواب نہیں لے جاسکتے) جب تک تم ان کی تعریف کرتے رہو گے اور ان کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہو گے۔[۲۷]

عملی مشق (۱):

1. اس سبق کو بھی پہلے ذکر کیے گئے چار طریقوں کے مطابق پڑھائیں۔
2. سبق کے مختلف عنوانات کو ایک ایک کر کے پڑھائیں۔ان شاء اللہ تعالیٰ اس طرح بچے سبق اچھی طرح سمجھ جائیں گے۔

عملی مشق (۲):

اس سبق میں پچھلے اسباق کی طرح سبق کا خلاصہ،مختصر سوال وجواب اور خالی جگہیں پُر کریں جیسی مشقیں خود بنا کر بچوں سے حل کروائیں۔

گھر کا کام:

سبق کے آخر میں دی گئی مشقیں بچوں کو سمجھا دیں اور گھر سے حل کر کے لانے کو کہیں۔

خود احتسابی: Reflection:

یہ سبق اس طرح پڑھائیں کہ بچوں کے دلوں میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عظمت ومحبت بیٹھ جائے۔

حوصلہ افزائی:

بچوں کی حوصلہ افزائی کریں۔

سوال:۱ "مہاجرینِ مکہ" پر پانچ جملوں کا ایک مضمون اپنی کاپی میں لکھیں۔

مہاجرینِ مکہ

1. ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مہاجرین نے ساتھ دیا۔
2. انھوں نے مکہ مکرمہ میں اسلام قبول کیا اور اسلام کی خاطر مکہ مکرمہ سے ہجرت کی اور مدینہ منورہ آئے۔
3. حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں مہاجرین و انصار میں مواخات کا حکم دیا۔
4. مہاجرین تجارت پیشہ تھے، ان کی ایمانی غیرت نے گوارا نہ کیا کہ وہ اپنے انصار بھائیوں پر بوجھ بنیں۔
5. مہاجرین نے تجارت شروع کر دی اور اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل فرمایا اور ان کی مالی حالت بہتر ہو گئی۔

سوال: ۲ "انصارِ مدینہ" کے بارے میں پانچ جملوں کا مضمون اپنی کاپی میں لکھیں۔

انصارِ مدینہ

1. انصار مدینہ نے اسلام قبول کر لیا تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کی میزبانی کی تھی۔
2. حج کے موسم میں انصار مکہ مکرمہ آتے اور اسلام قبول کر کے واپس جا کر دعوت دیتے جس سے بہت تھوڑے عرصے میں اسلام مدینہ منورہ میں مقبول ہو گیا۔
3. انصار نے مواخات کا حق ادا کر دیا اور ایسا مخلصانہ ایثار کیا جس کی مثال دنیا میں کہیں ملنا مشکل ہے۔
4. انصار نے کہا کھیتی باڑی ہم خود کریں گے اور آدھی پیداوار اپنے مہاجرین بھائیوں کو دیں گے۔
5. حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو یہ دعا دی: "اے اللہ! انصار اور ان کی اولاد کی اور ان کی اولاد کی اولاد اور ان کے پڑوسیوں کی مغفرت فرما۔"

سوال: ۳ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب لکھیں:

(الف) جواب: مکہ مکرمہ کے وہ لوگ جو ایمان لے آئے اور مکہ مکرمہ سے اسلام کی خاطر مدینہ منورہ ہجرت کی مہاجرین کہلاتے ہیں۔

(ب) جواب: انصار مدینہ منورہ کے رہنے والے تھے جنھوں نے اسلام قبول کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور مہاجرین کی میزبانی اور مدد کی اسی لیے انھیں انصار کہا جاتا ہے۔ انصار کا مطلب ہے "مددگار" یا "مدد کرنے والے۔"

(ج) جواب: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو بہت دعائیں دیں ان میں سے ایک دعا یہ ہے: "اے اللہ! انصار اور ان کی اولاد کی اور ان کی اولاد کی اولاد اور ان کے پڑوسیوں کی مغفرت فرما۔"

(د) جواب: مہاجرین تجارت پیشہ تھے، ان کی ایمانی غیرت نے گوارا نہ کیا وہ اپنے انصار بھائیوں پر بوجھ بنیں۔ لہٰذا انھوں نے آہستہ آہستہ تجارت شروع کردی، اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل فرمایا اور ان کی مالی حالت بہتر ہونا شروع ہوگئی۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت عثمان اور بعض دوسرے مہاجر صحابہ رضی اللہ عنہم کافی مال دار ہوگئے اور دین کے کاموں میں اپنا مال فراخ دلی سے خرچ کرنے والے بن گئے۔

سوال: ۴ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں:

(الف) جواب: انصار نے حج کے موقع پر مکہ مکرمہ میں اسلام قبول کیا۔

(ب) جواب: مہاجرین اپنا وطن اور رشتے داروں کو چھوڑ کر مدینہ منورہ آئے تھے۔

(ج) جواب: انصار نے اپنے مال، دولت، زمین، جائیداد اور باغات ہر چیز میں سے مہاجرین کو خوش دلی سے حصہ دیا۔

(د) جواب: مہاجرین چوں کہ تجارت پیشہ تھے اس لیے کھیتی باڑی کے فن سے نا آشنا تھے، اس وجہ سے انھوں نے کھیتی باڑی کرنے سے منع کیا۔

(ھ) جواب: انصار نے مدینہ منورہ جا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر مجلس میں اتنا تذکرہ کیا کہ بہت تھوڑے عرصہ میں اسلام مدینہ منورہ میں مقبول ہوگیا۔

سوال: ۵ دیے گئے جملوں کو مہاجرین اور انصار کے کالموں میں لکھیں:

مہاجرین	انصار
دین کی خاطر اپنا گھر بار چھوڑا	کھیتی باڑی کرنے والے
تجارت کرنے والے	حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دعائیں دیں
انھوں نے انصار پر بوجھ بننا پسند نہیں کیا	دین کی خاطر گھر چھوڑنے والوں کی مدد کرنے والے

سوال: ۶ خالی جگہ پُر کریں:

(الف) گیارہواں (ب) مواخات (ج) پیداوار (د) مہاجرین

سبق: ۴　　حضرت عمر رضی اللہ عنہ

مقاصد عام:

بچوں کو صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی سیرت سے آگاہ کرنا۔

مقاصد خاص:

بچوں کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی دینی خدمات سے آگاہ کرنا۔

امدادی اشیا:

کتاب　بورڈ　مارکر

فوائد:　Learning Outcome:

ان شاء اللہ تعالیٰ اس سبق کو پڑھنے کے بعد بچے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زندگی کے بارے میں بنیادی معلومات جان لیں گے اور دوسروں کو بتا بھی سکیں گے۔

سبق کا بنیادی تصور:

اسلام پھیلانے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کردار سے مسلمان بچوں کو آگاہ کرنا۔

ذہنی آمادگی:　Brain Storming:

۱. حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ سے مدینہ کس کے ساتھ ہجرت کی؟
۲. سب سے پہلے خلیفہ کون ہیں؟
۳. دوسرے خلیفہ کون ہیں؟

اعلان سبق:

آج ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں سبق پڑھیں گے جو مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ تھے۔
معلم/معلمہ بورڈ پر خوش خط لکھ دیں، "حضرت عمر رضی اللہ عنہ"۔

نئی معلومات:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا مانگی: "اے اللہ! اسلام کو عمر بن خطاب یا ابوجہل بن ہشام کے ذریعے قوت عطا فرما"۔ چناں چہ اللہ تعالیٰ نے

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حق میں قبول فرمالی اور اللہ تعالیٰ نے ان کو اسلام کی بنیادوں کے مضبوط ہونے اور بت پرستی کی عمارت گر جانے کا ذریعہ بنایا۔(۲۸)

عملی مشق (۱):

۱ اس سبق کو بھی چار طریقوں کے مطابق پڑھائیں۔

۲ سبق کے عنوانات کو ایک ایک کر کے پڑھائیں، اس طرح ان شاء اللہ تعالیٰ بچے سبق آسانی سے سمجھ جائیں گے۔

عملی مشق (۲):

سبق کا خلاصہ بورڈ پر لکھ کر سبق سمجھائیں:

(الف) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ تھے۔

(ب) اسلام لانے سے پہلے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے سخت دشمن تھے۔

(ج) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی برکت سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے اسلام کی ہدایت دی۔

(د) ہجرت کے موقع پر تمام لوگوں نے چھپ کر مدینہ منورہ ہجرت کی لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کھلم کھلا ہجرت کی۔

(ھ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ حکومت میں اسلامی حکومت کا رقبہ ساڑھے بائیس لاکھ مربع میل سے بھی زیادہ ہو گیا۔

(و) بیت المقدس کی فتح حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا عظیم الشان کارنامہ ہے۔

(ز) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت محبت تھی۔

(ح) آپ رضی اللہ عنہ کی شہادت ۶۳ سال کی عمر میں ہوئی۔

گھر کا کام:

۱ سبق کے آخر میں دی گئی مشق سمجھا کر بچوں کو گھر سے کر کے لانے کو کہیں۔

۲ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر ۶۰ الفاظ کا مضمون لکھیں۔

خود احتسابی: Reflection:

معلم/معلمہ خود لکھیں:

حوصلہ افزائی:

معلم/معلمہ خود لکھیں:

سوال:۱ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات لکھیں:

(الف) جواب: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کا شمار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اکابر صحابہ میں ہوتا ہے۔ آپ عشرہ مبشرہ میں بھی شامل ہیں جن کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا ہی میں جنت کی بشارت دے دی تھی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ قریش خاندان "بنی عدی" سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے آپ کے والد کا نام خطاب تھا۔

(ب) جواب: اسلام لانے سے پہلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے سخت دشمن تھے اور مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلانِ نبوت کے بعد سے جو لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کو تکلیف پہنچانے میں سب سے آگے تھے ان میں عمر بن خطاب اور عمر بن ہشام (ابوجہل) شامل تھے۔

(ج) جواب: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بڑے بہادر، طاقت ور اور نڈر انسان تھے۔ ساری دنیا ان کی بہادری اور دلیری کو مانتی ہے۔ ہجرت کے موقع پر تمام لوگوں نے چھپ کر مدینہ ہجرت کی لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کھلم کھلا ہجرت کی۔

(د) جواب: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانے میں اسلام خوب پھیلا اور چمکا، بڑے بڑے ملک فتح ہوئے یہاں تک کہ ایران اور روم جیسے طاقت ور ملکوں پر بھی مسلمانوں کا قبضہ ہوگیا اور مسلمان بڑھتے ہوئے ہندوستان، چین اور یورپ کے علاقوں تک پہنچ گئے۔

(ھ) جواب: بیت المقدس فلسطین میں ہے، اسے حضرت سلیمان علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے بنایا تھا، اس جگہ پر عیسائیوں کا قبضہ تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلامی فوجوں کو روانہ کیا۔ عیسائیوں نے بیت المقدس کو بچانے کی بہت کوشش کی مگر ان کی کوششیں بے کار گئیں۔ آخر انھوں نے یہ کہہ کر صلح کرنی چاہی کہ "اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ خود آکر ہمیں امان دے دیں اور صلح نامہ لکھ دیں تو ہم بیت المقدس مسلمانوں کے حوالے کر دیں گے۔" اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اونٹ پر اور پیدل سفر کر کے مدینہ منورہ سے فلسطین آئے اور فاتحانہ شان سے بیت المقدس میں داخل ہوئے اور مسجد اقصیٰ میں نماز پڑھی۔ اس طرح ۱۵ھ میں فلسطین اور بیت المقدس مسلمانوں کے قبضہ میں آگیا۔

(و) جواب: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں اسلام دور دراز علاقوں تک پہنچ گیا تھا۔ مسلمانوں کی یہ کامیابی دشمنوں سے دیکھی نہ گئی اور وہ مسلمانوں کے خلاف سازشیں کرنے لگے۔ ان ہی سازشیں کرنے والوں میں ابولؤلؤ فیروز نامی ایک مجوسی بھی تھا، چناں چہ ایک دن جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ فجر کی نماز پڑھانے لگے تو اس نے موقع پا کر آپ رضی اللہ عنہ کو خنجر کے پے در پے وار کر کے شدید زخمی کر دیا، یہی زخم آپ رضی اللہ عنہ کی شہادت کا ذریعہ بنا اور یکم محرم الحرام ۲۳ ہجری کو آپ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوگیا۔

سوال: ۲ ذہنی آزمائش کے سوالات:

(الف) جواب: ۲۵ مرتبہ۔

(ب) جواب: مکہ مکرمہ، عرب، مدینہ منورہ، ایران، روم، ہندوستان، چین، یورپ، فلسطین۔

(ج) جواب: حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے۔

(د) جواب: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت صہیب رضی اللہ عنہ۔

(ھ) جواب: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت اسماعیل علیہ السلام، حضرت سلیمان علیہ السلام۔

سوال: ۳ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیں:

(الف) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ قریش کے کس خاندان سے تعلق رکھتے تھے؟

جواب: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ قریش کے خاندان "بنی عدی" سے تعلق رکھتے تھے۔

(ب) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کس کی وفات کے بعد اور کس سن میں مسلمانوں کے خلیفہ بنے؟

جواب: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد سنہ ۱۳ھ میں مسلمانوں کے خلیفہ بنے۔

(ج) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں اسلامی حکومت کا رقبہ کتنا ہو گیا تھا؟

جواب: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں اسلامی حکومت کا رقبہ ساڑھے بائیس لاکھ مربع میل سے بھی زیادہ ہو گیا تھا۔

(د) حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کے حالات کس طرح معلوم کرتے تھے؟

جواب: حضرت عمر رضی اللہ عنہ راتوں کو گلیوں میں گشت کر کے لوگوں کے حالات معلوم کرتے اور ان کی مدد کرتے۔

(ھ) بیت المقدس کس نے اور کس لیے بنایا تھا؟

جواب: بیت المقدس حضرت سلیمان علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے بنایا تھا۔

(و) بیت المقدس کے عیسائیوں نے کیا کہہ کر صلح کرنی چاہی؟

جواب: انھوں نے کہا کہ: "اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ خود آ کر ہمیں امان دے دیں اور صلح نامہ لکھ دیں تو ہم بیت المقدس مسلمانوں کے حوالے کر دیں گے۔"

(ز) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کس طرح زندگی گزاری؟

جواب: آپ رضی اللہ عنہ نے انتہائی سادگی سے زندگی گزاری، کپڑوں میں کئی کئی پیوند لگے ہوتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے دل میں اللہ کا ڈر اور خوف بہت زیادہ تھا۔

باب چہارم (ب): اخلاق و آداب

سبق: ۵ ملاقات کے آداب

مقاصد عام:

بچوں کو اسلامی آداب سکھانا۔

مقاصد خاص:

بچوں کو ملاقات کے آداب سکھانا۔

امدادی اشیا:

کتاب | بورڈ | مارکر

فوائد: Learning Outcome:

ان شاء اللہ تعالیٰ اس سبق کو پڑھنے کے بعد بچے اس قابل ہو جائیں گے کہ ملاقات کے آداب جان لیں اور ان پر عمل بھی کریں۔

سبق کا بنیادی تصور:

بچوں کو اس طرح اسلامی آداب سکھانا جن کے ذریعے وہ دوسروں کو راحت اور آسانی پہنچانے والے بنیں۔

ذہنی آمادگی: Brain Storming:

سوال: اچھی مجلس میں شرکت سے انسان کیا سیکھتا ہے؟

جواب: انسان نیکی، سچائی اور بھلائی کی باتیں سیکھتا ہے۔

سوال: اگر مجلس میں کسی کی برائی یا غیبت شروع ہو جائے تو کیا کرنا چاہیے؟

جواب: کوشش کر کے کسی طرح ان کا رخ اچھی باتوں کی طرف پھیر دینا چاہیے۔

اعلان سبق:

معلم/معلمہ بورڈ پر سبق کا عنوان خوش خط لکھ دیں، "ملاقات کے آداب"۔

نئی معلومات:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم باہم مصافحہ کیا کرو اس سے کینہ کی صفائی ہوتی ہے اور آپس میں ایک دوسرے کو ہدیہ دیا کرو اس سے تم میں محبت پیدا ہوگی اور دلوں سے دشمنی دور ہوگی۔" (۲۹)

عملی مشق (۱):

اس سبق کو پہلے ذکر کیے گئے چار طریقوں کے مطابق پڑھائیں۔

عملی مشق (۲):

اس سبق میں کچھ باتیں یاد رکھنے کی ہیں اور کچھ باتیں یاد کر کے عمل کرنے کی ہیں، عمل کرنے والی باتوں کی کلاس میں عملی مشق کروائیں۔

(الف) ایک بچے کو کلاس سے باہر بھیج دیں، اسے سمجھا دیں کہ کس طرح کلاس میں اندر آنے کی اجازت لینی ہے۔ بچہ کلاس کے دائیں یا بائیں طرف کھڑے ہو کر سلام کرے پھر اندر آنے کی اجازت مانگے، معلم/معلمہ یا کوئی بچہ اندر آنے کی اجازت دے۔

(ب) دوسری مرتبہ کوئی دوسرا بچہ اسی طرح اجازت مانگے، اس سے اس کا نام پوچھیں، پھر کلاس میں اندر آنے کی اجازت دیں۔

(ج) تیسری مرتبہ کوئی اور بچہ اجازت مانگے، اب سب خاموش رہیں تا کہ وہ واپس چلا جائے۔

(د) چوتھی مرتبہ کوئی اور بچہ اجازت مانگے، اب اس سے کہہ دیا جائے آپ بعد میں آئیں، ابھی ملاقات نہیں ہوسکتی۔

(ھ) جس بچے کو اندر آنے کی اجازت دی جائے تو اس سے مسکرا کر ملا جائے اسے کرسی پر بٹھائیں۔

(و) بچوں کو اس کے ساتھ یہ بھی سمجھائیں کہ گھر میں بھی امی، ابو یا کسی اور کے کمرے میں جائیں تو پہلے اجازت لیں پھر اندر جائیں۔

اسی طرح سبق میں دی گئی تمام باتوں کی جتنا ممکن ہو عملی مشق کروالیں۔

گھر کا کام:

1. بچوں کو سبق کے آخر میں دی گئی مشق سمجھا دیں اور گھر سے کر کے لانے کو کہیں۔
2. بچوں سے کہیں کہ وہ اپنی کاپی میں لکھیں کہ جب وہ کسی کے گھر ملاقات کے لیے گئے تو سبق میں دی گئی

باتوں پر انھوں نے کس طرح عمل کیا۔

خود احتسابی: Reflection:

بچے کلاس میں جب اچھی طرح ملاقات کے آداب کی مشق کر لیں گے تو ان شاء اللہ تعالیٰ جب وہ کسی سے ملاقات کے لیے جائیں گے تو ان باتوں پر عمل بھی کریں گے۔

حوصلہ افزائی:

بچے جب عملی مشق میں بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کریں تو ان کی حوصلہ افزائی کریں۔

سوال:۱ ذیل میں دیے گئے الفاظ میں جس لفظ کا مطلب الگ ہے آپ اس کے گرد دائرہ بنائیں۔

(الف)	ملاقات	ملنا جلنا	جدا ہونا
(ب)	کھانا	خوراک	سونا
(ج)	نفرت	تعلق	محبت
(د)	تحفہ	ہدیہ	جرمانہ
(ھ)	مسکرانا	بگڑنا	ہنسنا
(و)	بے کار	ناکارہ	فائدہ مند
(ز)	صحت مند	حاجت مند	ضرورت مند

سوال:۲ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب لکھیں:

(الف) جواب: معاشرہ انسانوں کے اکٹھے رہنے کا نام ہے۔ ہر معاشرے میں لوگ ایک دوسرے سے ملتے جلتے، بات چیت کرتے اور مل جل کر کام کرتے ہیں، مسلمانوں کو جو آداب سکھائے گئے ہیں، ان میں دوسروں کا ادب و احترام کرنے کی بہت اہمیت ہے۔

(ب) جواب: جب کسی سے ملنے جائیں تو ایسے مناسب وقت پر جائیں کہ وہ اس وقت ملاقات پر آمادہ ہو۔ کھانے پینے، سونے اور آرام کے وقت نہ جائیں، مناسب ہے کہ پہلے سے ملاقات کا وقت لے لیا جائے۔

(ج) جواب: جو شخص آپ سے ملنے آئے تو آپ اس سے نرمی، خوش اخلاقی اور ادب سے پیش آئیں۔

(د) جواب: جب کوئی ضرورت مند آپ سے ملنے آئے تو جہاں تک ممکن ہو اس کی ضرورت پوری کریں، ضرورت پوری نہ کر سکیں تو نرمی سے معذرت کر لیں۔

(ھ) جواب: خواہ کیسا ہی دوست ہو، روزانہ اس کے پاس مت جائیں بل کہ کچھ دن چھوڑ کر جائیں۔ کیوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا کہ ایک دن ناغہ کر کے ملاقات کے لیے آیا کرو اس سے محبت بڑھے گی۔

سوال: ۳ صحیح جملوں پر ☑ اور غلط پر ☒ کا نشان لگائیں:

جملے	نشان
معاشرہ انسانوں کے الگ الگ رہنے کا نام ہے۔	☒
جب کسی سے ملنے جائیں تو ایسے مناسب وقت پر جائیں کہ وہ ملاقات پر آمادہ ہو۔	☑
جب کسی سے ملنے جائیں تو میلے کچیلے کپڑوں میں جائیں۔	☒
کسی کے پاس جائیں تو کام کی بات کریں۔	☑
اگر کسی سے ملنے جائیں تو اتنی دیر بیٹھیں کہ وہ تنگ ہو جائے۔	☒
خواہ کیسا ہی دوست ہو روزانہ اس کے پاس مت جائیں بل کہ کچھ دن چھوڑ کر جائیں۔	☑

سوال: ۴ سبق میں دی گئی دونوں احادیث خوش خط اپنی کاپی میں لکھیں:

جواب: ❶ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "ایک شخص اپنے (مسلمان) بھائی سے دوسری بستی میں ملاقات کے لیے روانہ ہوا، اللہ تعالیٰ نے اس شخص کے راستے پر ایک فرشتے کو بٹھا دیا، فرشتے نے اس سے پوچھا: "تمھارا کہاں جانے کا ارادہ ہے؟" اس شخص نے کہا: "میں اس بستی میں رہنے والے اپنے ایک بھائی سے ملنے جا رہا ہوں" فرشتے نے پوچھا: "تمھارا اس پر کوئی حق ہے جس کو لینے کے لیے جا رہے ہو؟" اس شخص نے کہا: "نہیں میرے جانے کی وجہ صرف یہ ہے کہ مجھے اس سے اللہ تعالیٰ کے لیے محبت ہے۔" فرشتے نے کہا: "مجھے اللہ تعالیٰ نے تمھارے پاس یہ بتانے کے لیے بھیجا ہے کہ جس طرح تم اس بھائی سے محض اللہ تعالیٰ کی وجہ سے محبت کرتے ہو، اللہ تعالیٰ بھی تم سے محبت کرتے ہیں۔"

❷ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی ملاقات کے لیے جاتا ہے تو ایک فرشتہ پکار کر کہتا ہے تم برکت والے ہو، تمہارا چلنا بابرکت ہے اور تم نے جنت میں ٹھکانا بنا لیا۔

سبق:۶ اسلامی اخوت

مقاصد عام:

بچوں میں اسلام اور مسلمانوں کے لیے محبت کے جذبات پیدا کرنا۔

مقاصد خاص:

بچوں کو مہاجرین اور انصار کے درمیان اسلامی رشتے کی وجہ سے جو تعلق اور محبت تھی سمجھانا۔

امدادی اشیا:

کتاب | بورڈ | مارکر | دنیا کا نقشہ

فوائد: Learning Outcome:

1. ان شاء اللہ اس سبق کو پڑھنے کے بعد بچے اس قابل ہو جائیں گے کہ اسلامی اخوت کا مطلب سمجھ لیں۔
2. چند مشہور مسلم ممالک کے نام جان لیں۔

سبق کا بنیادی تصور:

بچوں کو اسلام کی بنیاد پر ہر مسلمان سے محبت کرنا سکھانا۔

ذہنی آمادگی: Brain Storming:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو آدمی کسی طریقے کو اختیار کرنا چاہے تو اسے چاہیے کہ وہ ان لوگوں کا طریقہ اختیار کرے جو دنیا سے جا چکے ہیں اور یہ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ ہیں جو کہ اس امت میں سب سے بہترین اور سب سے زیادہ نیک دل اور سب سے زیادہ گہرے علم والے اور سب سے کم تکلف برتنے والے تھے۔ یہ ایسے لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کے لیے اور اپنے دین کو دنیا میں پھیلانے کے لیے چن لیا ہے، لہٰذا ان جیسے اخلاق اور ان جیسی زندگی گزارنے کے طریقے اپناؤ۔ رب کعبہ کی قسم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ تمام صحابہ ہدایت مستقیم پر تھے۔ (۳۰)

اعلان سبق:

آج جو سبق ہم پڑھیں گے اس کا نام ہے "اسلامی اخوت"۔ معلم/معلمہ سبق کا عنوان بورڈ پر لکھ دیں۔

نئی معلومات:

1. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "سب مسلمان ایک شخص واحد (کے مختلف اعضاء) کی طرح ہیں، اگر اس کی آنکھ دکھے تو اس کا سارا جسم درد محسوس کرتا ہے، اور اسی طرح اگر اس کے سر میں تکلیف ہو تو بھی سارا جسم تکلیف میں شریک ہوتا ہے۔"(۳۱)
2. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان سے تعلق ایک مضبوط عمارت کا سا ہے، اس کا ایک حصہ دوسرے کو مضبوط کرتا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر دکھایا (کہ مسلمانوں کو اس طرح باہم وابستہ اور پیوستہ ہونا چاہیے)۔"(۳۲)

عملی مشق (۱):

اس سبق کو بھی چار طریقوں کے مطابق پڑھائیں۔

عملی مشق (۲):

سبق کا خلاصہ بورڈ پر لکھ دیں، اس کے ذریعے پورا سبق سمجھائیں۔

1. ہمارے پیارے نبی ساری دنیا کے اور قیامت تک آنے والے آخری انسان کے لیے نبی بنا کر بھیجے گئے ہیں۔
2. سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔
3. ایک مسلمان کے دکھ درد میں تمام مسلمانوں کو شریک ہونا چاہیے۔
4. حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مکے سے آنے والے مہاجرین اور انصار مدینہ میں بھائی چارہ قائم فرما دیا تھا۔
5. ہر مسلمان کے دل میں دوسرے مسلمان کے لیے خیر خواہی کا ہونا ضروری ہے۔
6. اسلامی اخوت ایک مقدس رشتہ ہے۔
7. ساری دنیا کے مسلمانوں کو آپس میں اتحاد و اتفاق سے رہنا چاہیے۔
8. مسلمان اللہ تعالیٰ کی عبادت مل کر کرتے ہیں۔

عملی مشق (۳):

ذہنی آزمائش کے سوالات۔

مندرجہ ذیل چارٹ بھریں اور لکھیں کہ دیئے گئے الفاظ سبق میں کتنی مرتبہ آئے ہیں:

نمبر شمار	الفاظ	تعداد	نمبر شمار	الفاظ	تعداد
۱	مسلمان	۱۹ مرتبہ	۵	اخوت	۳ مرتبہ
۲	اسلامی	۶ مرتبہ	۶	بھائی	۱۰ مرتبہ
۳	قیامت	۲ مرتبہ	۷	اللہ تعالیٰ	۷ مرتبہ
۴	تکلیف	۴ مرتبہ	۸	صلی اللہ علیہ وسلم	۸ مرتبہ

ایسا چارٹ بچوں کو بنا کر دیں کہ وہ اسے خود بھریں، اس طرح وہ سبق کو بار بار پڑھیں گے جس سے ان شاء اللہ تعالیٰ ان کو پڑھنے کی عادت بھی پڑے گی اور سبق بھی سمجھ میں آئے گا۔

عملی مشق (۴):

سبق میں سے دس ایسے الفاظ تلاش کریں جو جمع ہیں اور پھر ان کے واحد لکھیں:

الفاظ	واحد	الفاظ	واحد
مہاجرین	مہاجر	انبیا علیہم السلام	نبی علیہ السلام
قبیلوں	قبیلہ	زمانے	زمانہ
خاندانوں	خاندان	قوموں	قوم
اعضا	عضو	مسلمانوں	مسلمان
کامیابیاں	کامیابی	حقوق	حق

عملی مشق (۵):

مندرجہ ذیل چارٹ بچوں سے بھروائیں۔ چارٹ بھرنے میں ان کی مدد کریں، بچوں سے کہیں کہ وہ اپنے والدین اور بڑے بھائی اور بہن سے بھی مدد لے سکتے ہیں۔

نمبر شمار	ملک کا نام	آبادی	دارالحکومت	کرنسی کا نام
۱	پاکستان	200,813,818	اسلام آباد	روپیہ
۲	ترکی	81,916,871	استنبول	لیرا
۳	سعودی عرب	33,554,343	ریاض	ریال
۴	افغانستان	36,373,176	کابل	افغانی روپیہ
۵	انڈونیشیا	266,794,980	جکارتہ	انڈونیشی روپیہ
۶	ملائیشیا	32,042,458	کوالالمپور	رِنگٹ
۷	صومالیہ	15,181,925	موغادیشو	شِلِنگ
۸	اردن	9,903,802	عمان	دینار
۹	سوڈان	41,175,541	خرطوم	پاؤنڈ
۱۰	بنگلہ دیش	166,368,149	ڈھاکہ	ٹکا
۱۱	مصر	99,375,741	قاہرہ	مصری پاؤنڈ
۱۲	عراق	39,339,753	بغداد	عراقی دینار
۱۳	ایران	82,011,735	تہران	ایرانی ریال

گھر کا کام:

TeachersGuide میں دیئے گئے چارٹ اور سبق کے آخر میں دی گئی مشق سمجھا کر بچوں سے گھر سے کر کے لانے کو کہیں۔

خود احتسابی: Reflection:

بچوں کو سمجھائیں کہ وہ اپنی دعاؤں میں تمام عالمِ اسلام اور دنیا بھر کے مسلمانوں کو یاد رکھیں۔ان کے امن، سلامتی، استحکام اور خوش حالی کی دعا مانگا کریں۔

حوصلہ افزائی:

جو بچہ/ بچی سب سے پہلے کام مکمل کرے اسے کوئی انعام دیں۔

مشق

سوال:۱ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب لکھیں:

(الف) جواب: ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے جتنے انبیا علیہم الصلاۃ والسلام تشریف لائے وہ سب ایک مخصوص زمانے اور خاص قوم کے لیے آئے۔ لیکن ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے دنیا کی ساری قوموں اور قیامت تک آنے والے آخری انسان کے لیے نبی بنا کر بھیجا۔

(ب) جواب: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مکے سے آنے والے مہاجرین اور انصارِ مدینہ کے درمیان بھائی چارہ قائم فرما دیا تھا۔

(ج) جواب: ❶ ایک مسلمان کو اپنے دوسرے مسلمان بھائی کے دکھ درد میں شریک ہونا چاہیے۔
❷ جو وہ اپنے لیے چاہتا ہے وہی اپنے مسلمان بھائی کے لیے بھی چاہے۔
❸ ایک مسلمان کو چاہیے کہ نہ تو وہ خود اس پر ظلم وزیادتی کرے اور نہ دوسرے کا ظلم وستم کا نشانہ بننے کے لیے اسے بے یارومددگار چھوڑے۔

(د) جواب: ساری دنیا کے مسلمانوں کو آپس میں اتحاد واتفاق سے رہنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی فرماں برداری کا بھی یہی تقاضہ ہے کہ ہم سب مل جل کر رہیں اور ہر اس چیز سے بچیں جس سے آپس میں پھوٹ اور اختلاف پیدا ہوتا ہے، تاکہ دنیا اور آخرت میں کام یابی ہمارے قدم چومے۔

سوال:۲ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں:

(الف) جواب: اسلامی اخوت ایک ایسا مقدس رشتہ ہے جو ساری دنیا کے مسلمانوں میں ایسی محبت پیدا کر دیتا ہے کہ جس کی وجہ سے ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا خیال اور احساس حقیقی بھائی سے بھی بڑھ کر کرتا ہے۔

(ب) جواب: کسی بھی رنگ اور نسل کا انسان کلمۂ طیبہ پڑھ کر اسلام میں داخل ہو کر امتِ مسلمہ کا فرد بن سکتا ہے۔

(ج) جواب: جو کوئی مسلمان کو تکلیف اور مصیبت سے نجات دلائے گا اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن کسی مصیبت اور پریشانی سے نجات عطا فرمائے گا۔

سوال: ۳ سبق میں سے تلاش کر کے ایسے دس جملے لکھیں جس سے پتا چلے کہ ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان کا خیال رکھنا چاہیے۔

جواب: ❶ سب مسلمان ایک شخص واحد کی طرح ہیں۔ ❷ ساری امت مسلمہ ایک جسم کی طرح ہے۔

❸ ایک مسلمان کے دکھ درد میں تمام مسلمانوں کو شریک ہونا چاہیے۔

❹ اسلام اخوت کا رشتہ ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان کا بھائی بنا دیتا ہے۔

❺ جو کوئی اپنے ضرورت مند بھائی کی حاجت پوری کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری کرے گا۔

❻ اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھو۔ ❼ ہم سب مل جل کر رہیں اور اختلاف سے بچیں۔

❽ پوری ملتِ اسلامیہ کو ہر مسلمان فرد کی تکلیف محسوس کرنی چاہیے۔

❾ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔

❿ نہ تو خود اس پر زیادتی کرے نہ دوسروں کا نشانہ ظلم بننے دے

سوال: ۴ ایسے دس ملکوں کا نام لکھیں جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے:

جواب: عملی مشق نمبر ۵ سے مدد لیں

سوال: ۵ پانچوں نمازوں کے علاوہ مسلمان کن نمازوں اور عبادات کے موقع پر جمع ہوتے ہیں؟ خالی خانوں میں ان کے نام لکھیں:
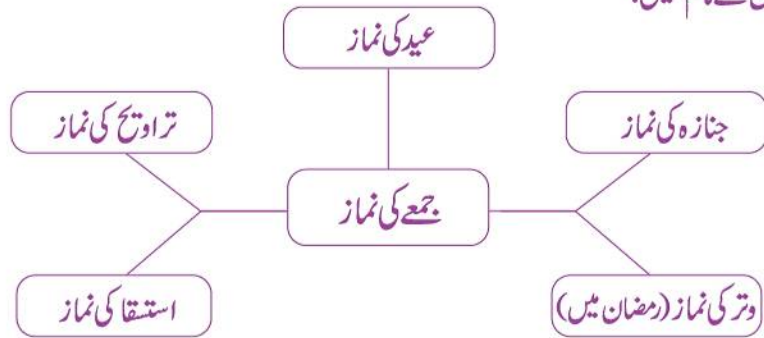
سوال: ۶ خالی جگہ پُر کریں۔

(الف) قوموں، انسان　(ب) مسلمان، دکھ، درد　(ج) مؤمن، چاہے

سبق: ۷ رحم دلی

مقاصد عام:

بچوں کو اچھے اخلاق سکھانا۔

مقاصد خاص:

1. بچوں کو اللہ تعالیٰ کی صفت رحمت کا تعارف کروانا۔
2. بچوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رحم دلی کے بارے میں بتانا۔
3. بچوں کے اندر دوسروں پر رحم کرنے کا جذبہ پیدا کرنا۔

امدادی اشیا:

کتاب | بورڈ | مارکر

فوائد: Learning Outcome:

اس سبق کو پڑھ کر بعد بچے اس قابل ہو جائیں گے کہ رحم کا مطلب سمجھ کر دوسروں پر رحم کرنے والے بنیں۔

سبق کا بنیادی تصور:

بچوں کو رحم دلی کا مطلب اور اس کے فائدے سمجھا کر دوسروں پر رحم کرنے والا بنانا۔

ذہنی آمادگی: Brain Storming:

سوال: چند اچھے کام بتائیں۔

جواب: (الف) پیاسوں کو پانی پلانا۔ (ب) بھوکوں کو کھانا کھلانا۔ (ج) بیماروں کی عیادت کرنا۔

سوال: چند ایسے کام بتائیں جن کے کرنے پر بہت اجر و ثواب ملتا ہے۔

جواب: (الف) مسلمان بھائی کے لیے مسکرانا۔ (ب) کسی کو نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے روکنا۔
(ج) بھولے ہوئے کو راستہ بتانا۔ (د) کمزور نگاہ والے کو راستہ دکھانا، وغیرہ۔

اوپر دیے گئے سوالات اور جوابات اسلامیات حصہ چہارم کے سبق "مخلوق کے کام آنا" سے لیے گئے ہیں۔

اعلان سبق:

آج جو سبق ہم پڑھیں گے اس کا نام ہے، "رحم دلی"۔ معلم/معلمہ بورڈ پر خوش خط لکھ دیں "رحم دلی"۔

نئی معلومات:

1. حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا تو لوحِ محفوظ میں یہ لکھ دیا "میری رحمت میرے غصے سے بڑھی ہوئی ہے۔"(۳۳)
2. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "تین خوبیاں جس شخص میں پائی جائیں اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) اس کو اپنی رحمت کے سائے میں جگہ عطا فرمائیں گے اور اسے جنت میں داخل کر دیں گے، ① کمزوروں سے نرم برتاؤ کرنا ② والدین سے مہربانی کا معاملہ کرنا ③ غلام سے اچھا سلوک کرنا۔"(۳۴)

عملی مشق (۱):

اس سبق کو بھی چار طریقوں کے مطابق پڑھائیں۔

عملی مشق (۲):

پچھلے اسباق دیکھ کر مختصر سوالات پوچھیں، اسی طرح سبق کا خلاصہ بورڈ پر لکھیں، "خالی جگہ پُر کریں" کی Work sheet تیار کر کے بچوں کو دیں۔

عملی مشق (۳):

ذہنی آزمائش کے چند سوالات دئے جا رہے ہیں، آپ انھیں بچوں سے پوچھ سکتے ہیں۔

(الف) مندرجہ ذیل الفاظ سبق میں کتنی مرتبہ آئے ہیں۔

الفاظ	تعداد	الفاظ	تعداد
مخلوق	۴ مرتبہ	رحم دلی	۶ مرتبہ
معاف	۶ مرتبہ	رحمت	۷ مرتبہ
بدلہ	۳ مرتبہ		

(ب) سبق میں سے کم از کم پانچ ایسے الفاظ تلاش کر کے لکھیں جس کا مطلب رحم دلی کے قریب قریب ہو۔

① رحم ② رحمت ③ شفیق ④ مہربان ⑤ ترس کھانا ⑥ معاف کر دینا

گھر کا کام:

سبق کے آخر میں دی گئی مشق بچوں کو سمجھا دیں، اور گھر سے کر کے لانے کو کہیں۔

خود احتسابی: Reflection:

تعلیم کا بنیادی مقصد بچوں کے رویوں میں مثبت اور مطلوبہ تبدیلی لانا ہے۔ اس سبق کو پڑھانے کا مقصد یہ ہے کہ بچوں میں رحم دلی اور دوسروں کی غلطیوں کو معاف کر دینے کا جذبہ پیدا ہو۔ اس بارے میں بچوں کا ذہن بنائیں۔ اس سلسلے میں معلم/معلمہ کا اپنا رویہ بھی بچوں پر بہت اثر کرے گا۔

بچوں میں مزید اچھی صفات پیدا کرنے کے لیے معلم/معلمہ بیت العلم ٹرسٹ کی کتاب "کسی کو تکلیف نہ دیجیے" اپنے مطالعے میں رکھیں۔ اس کتاب سے واقعات منتخب کر کے بچوں کو سنائیں۔

حوصلہ افزائی:

بچوں کی اچھی عادات کو نوٹ کریں اور ان پر ان کی حوصلہ افزائی کریں۔

سوال:۱ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب لکھیں:

(الف) جواب: رحمت اللہ تعالیٰ کی خاص صفت ہے اور رحمٰن اور رحیم اس کے خاص نام ہیں اور جن بندوں میں اللہ تعالیٰ کی اس صفت کا جتنا عکس ہے وہ اتنے ہی مبارک اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کے اتنے ہی مستحق ہیں۔

(ب) جواب: رحم دلی انسان کی اچھی صفات میں سے ایک صفت ہے، اللہ تعالیٰ خود بھی اپنی مخلوق پر رحم فرماتا ہے اور بندوں کو بھی اس بات کی تاکید فرماتا ہے کہ وہ رحم دلی اختیار کریں۔

(ج) جواب: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات میں سے بھی "رَحْمَةٌ لِّلْعَالَمِيْنَ" ایک اہم صفت ہے یعنی تمام جہانوں کے لیے رحمت، اسی طرح اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو "بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ" یعنی مؤمنوں کے لیے انتہائی شفیق، نہایت مہربان قرار دیا ہے۔

(د) جواب: عفو و درگزر کا مطلب ہے کسی کی غلطی پر اس سے بدلہ نہ لینا اور اسے معاف کر دینا۔ ہم خود بھی روزانہ غلطیاں کرتے ہیں گناہ کرتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ ہمیں سزا نہیں دیتا بل کہ ہمیں معاف کر دیتا ہے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ دوسروں کی غلطیوں کو معاف کر دیا کریں، بدلہ نہ لیں اور عفو و درگزر سے کام لیں۔

(ھ) جواب: مکے والوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بے شمار تکلیفیں دیں، آپ کی دعوت کو ٹھکرایا، راستے میں کانٹے بچھائے، مگر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک فاتح کی حیثیت سے مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو سب کو معاف کر دیا۔

سوال: ۲ نیچے دیے گئے دائروں میں لکھے حروف کو دائیں سے بائیں جوڑ کر کالم "الف" اور تکون میں لکھے حروف کو بائیں سے دائیں جوڑ کر کالم "ب" میں آمنے سامنے لکھیں:

الف	ب
رحمت	غضب
رحم دل	بے رحم
خالق	مخلوق
آسمان	زمین
انتقام	معافی

سوال: ۳ مندرجہ ذیل الفاظ کو نقشے میں تلاش کر کے ان کے گرد دائرہ بنائیں۔

غ	ن	ح	ر	ح	م	ت	س	خ	ص	ا
ل	ر	ت	گ	ی	ع	و	ص	ں	ش	ن
ط	ے	ب	ح	ا	ا	م	ف	س	ع	ت
ی	ط	ل	ر	ص	ف	ا	ت	ہ	ف	ق
و	ح	ا	ق	ت	م	ب	ر	ے	غ	ا
ں	ب	ے	ر	ح	م	ق	ع	ر	ح	م
ش	ل	ا	گ	س	خ	ت	ی	ح	ی	ص
ن	ا	خ	ب	ے	ل	ق	م	ع	ا	ف
ذ	ش	ر	ن	م	و	ن	ہ	گ	ا	ت
ع	ب	ی	ا	ح	ق	ر	ج	ذ	ر	ش
ص	ہ	ج	ہ	ج	ہ	ا	ن	و	ں	م
ا	ب	ع	ف	و	و	د	ر	گ	ز	ر

سوال: ۴ جو الفاظ آپ نقشے میں تلاش کر لیں ان میں سے ہر لفظ کے بارے میں سبق میں سے ایک جملہ تلاش کر کے لکھیں۔

1. رحمت اللہ تعالیٰ کی خاص صفت ہے۔
2. نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات میں سے بھی رحمۃ للعالمین ایک اہم صفت ہے۔
3. اللہ تعالیٰ خود بھی اپنی مخلوق پر رحم فرماتا ہے۔
4. حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کو اپنے ہاتھ سے نہیں مارا، نہ کبھی کسی سے انتقام لیا۔
5. بلاشبہ رحم سب کا حق ہے چاہے مسلمان ہو یا کافر۔
6. ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم رحم دلی کا ایک اعلیٰ نمونہ ہیں۔
7. تم زمین پر بسنے والی اللہ کی مخلوق پر رحم کرو گے تو آسمان والا تم پر رحمت کرے گا۔
8. ہمیں چاہیے کہ ہم بھی دوسروں کی غلطیوں کو معاف کر دیا کریں، بدلہ نہ لیں اور عفو و درگزر سے کام لیں۔
9. آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب پر رحم فرماتے اور کسی کے ساتھ سختی نہ کرتے۔
10. عفو و درگزر کا مطلب ہے کسی کی غلطی پر اس سے بدلہ نہ لینا اور اسے معاف کر دینا۔
11. ہم بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہیں ہمیں چاہیے کہ ہم بھی دوسروں کی غلطیوں کو معاف کر دیا کریں۔
12. ''رَحۡمَةٌ لِّلۡعَالَمِيۡنَ'' ایک اہم صفت ہے یعنی تمام جہانوں کے لیے رحمت۔

سبق: ۸ حبُّ الوطنی

مقاصد عام:

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی قدردانی کا احساس بچوں کے دلوں میں پیدا کرنا۔

مقاصد خاص:

1. بچوں میں پاکستان سے محبت کا جذبہ پیدا کرنا۔
2. حصولِ پاکستان کا مقصد بچوں کو سمجھانا۔
3. یہ بات بچوں کے دل و دماغ میں بٹھانا کہ پاکستان کی بقا اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے میں پوشیدہ ہے۔

امدادی اشیا:

کتاب، بورڈ، مارکر، قراردادِ مقاصد کا متن، پاکستان کا نقشہ۔

فوائد: Learning Outcome:

ان شاء اللہ تعالیٰ اس سبق کو پڑھنے کے بعد بچے اس قابل ہو جائیں گے کہ قیامِ پاکستان کا مقصد جان لیں۔

سبق کا بنیادی تصور:

بچوں کو پاکستان کے اسلامی تشخص سے آگاہ کرنا۔

ذہنی آمادگی: Brain Storming:

1. پاکستان کب بنا؟ جواب: ۱۴ اگست ۱۹۴۷ کو۔
2. پاکستان کے دارالحکومت کا کیا نام ہے؟ جواب: اسلام آباد۔
3. پاکستان کا سرکاری مذہب کیا ہے؟ جواب: اسلام۔

اعلانِ سبق:

آج ہم جو سبق پڑھیں گے اس کا نام ہے، "حبُّ الوطنی"۔ معلم/معلمہ بورڈ پر سبق کا عنوان خوش خط لکھ دیں۔

نئی معلومات:

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "تم میں سے جو لوگ ایمان لے آئے ہیں اور انھوں نے نیک عمل کیے ہیں، ان سے اللہ نے وعدہ کیا ہے کہ وہ ضرور زمین میں انھیں اپنا خلیفہ بنائے گا، جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو بنایا تھا، اور ان کے لیے اس دین کو ضرور اقتدار بخشے گا جسے ان کے لیے پسند کیا ہے، اور ان کو جو خوف لاحق رہا ہے اس کے بدلے انھیں ضرور امن عطا کرے گا۔

(بس) وہ میری عبادت کریں، میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرائیں۔ اور جو لوگ اس کے بعد بھی ناشکری کریں گے، تو ایسے لوگ نافرمان ہوں گے۔"(۳۵)

عملی مشق (۱):

اس سبق کو بھی پہلے ذکر کیے گئے چار طریقوں کے مطابق پڑھائیں۔

عملی مشق (۲):

سبق کا خلاصہ بورڈ پر لکھ کر سبق سمجھائیں:

1. الحمدللہ ہم سب مسلمان ہیں اور پاکستان ہمارا وطن ہے۔
2. ہمارا ملک اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی ایک نعمت ہے۔
3. برصغیر پر مسلمانوں نے آٹھ سو سال حکومت کی۔
4. پاکستان علمائے کرام، سیاسی رہنماؤں اور عام مسلمانوں کی قربانیوں کے نتیجے میں وجود میں آیا۔
5. پاکستان ایک اسلامی ملک ہے۔
6. پاکستان کی تعمیر و ترقی صرف اسی صورت میں ہو سکتی ہے جب ہم سب اللہ تعالیٰ کے احکامات اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقوں کی پابندی کریں۔

عملی مشق (۳):

ہم نے بچوں کو ایک اچھا مسلمان، ایک اچھا انسان اور ایک اچھا شہری بنانا ہے۔ یہ بات بچوں کو سمجھانے کے لیے ان سے نیچے دیے گئے کالم بھروائیں۔

اچھے مسلمان کی صفات	اچھے انسان کی صفات	اچھے شہری کی صفات
① اللہ تعالیٰ کے احکامات اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقوں کے مطابق زندگی بسر کرنا۔	① دوسروں کی مدد کرنا۔	① ملکی قوانین پر عمل کرنا۔
② نماز پڑھنا۔	② وعدہ پورا کرنا۔	② ٹریفک قوانین پر عمل کرنا۔
③ روزہ رکھنا۔	③ اپنے فرائض ایمان داری سے ادا کرنا۔	③ پڑوسیوں کا خیال رکھنا۔
④ زکوٰۃ دینا۔	④ اپنے رشتہ داروں کے حقوق ادا کرنا۔	④ اپنے گھر اور علاقے کو صاف رکھنا۔
⑤ ماں باپ کی خدمت کرنا۔	⑤ غریبوں، یتیموں، بیواؤں کی مدد کرنا۔	⑤ گھر کے باہر کچرا نہ پھینکنا۔
⑥ حج کرنا۔	⑥ بے ایمانی، جھوٹ، ملاوٹ وغیرہ سے بچنا۔	⑥ وسائل کے ضیاع سے بچنا، مثلاً: پانی، بجلی اور گیس ضائع نہ کرنا۔
⑦ لوگوں کو اچھی بات کا حکم کرنا، برائی سے روکنا۔	⑦ کسی کا دل نہ دکھانا۔	⑦ لوگوں کو لکھنا پڑھنا سکھانا۔
⑧ کسی کو اپنی زبان یا ہاتھ سے نقصان نہ پہنچانا۔	⑧ کسی پر ظلم نہ کرنا۔	⑧ اپنی گاڑی غلط جگہ پارک نہ کرنا۔
⑨ جھوٹ، غیبت، چغلی اور بہتان وغیرہ سے بچنا۔		
⑩ سود، رشوت سے بچنا۔		

بچوں سے ارادہ کروائیں کہ وہ اپنی زندگی میں اچھے کام کریں گے اور برے کاموں سے بچیں گے۔

عملی مشق (۴):

بچوں سے پوچھیں کہ ایک اچھا طالب علم کون ہے؟

جواب ۱: جو اساتذہ کا ادب کرتا ہے۔ جواب ۲: دل لگا کر پڑھتا ہے۔

جواب ۳: وقت ضائع نہیں کرتا۔ جواب ۴: امتحان میں نقل نہیں کرتا، وغیرہ۔

بچوں کے صحیح جوابات بورڈ پر لکھیں، صحیح جوابات پر ان کی حوصلہ افزائی کریں۔

گھر کا کام:

سبق کے آخر میں دی گئی مشق بچوں کو سمجھا دیں اور گھر سے کر کے لانے کو کہیں۔

خود احتسابی: Reflection:

سبق پڑھانے کا مقصد بچوں کو ایک اچھا مسلمان، ایک اچھا انسان اور ایک اچھا شہری بنانا ہے۔ جب بچوں میں مثبت تبدیلی دیکھیں تو سمجھ لیں کہ وہ سبق سمجھ گئے ہیں۔

حوصلہ افزائی:

ہر اچھے جواب اور ہر اچھے عمل پر بچوں کی ضرور حوصلہ افزائی کریں۔

مشق

سوال:۱ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب لکھیں:

(الف) جواب: پاکستان کی بنیاد اسی دن رکھ دی گئی تھی جب برصغیر میں پہلا آدمی مسلمان ہوا تھا، پہلی صدی ہجری میں مسلمان جزیرۂ عرب سے برصغیر آنا شروع ہو گئے تھے، ان کے ذریعے اسلام کی روشنی برصغیر تک پہنچ چکی تھی۔

(ب) جواب: پاکستان کا سرکاری مذہب اسلام ہے، اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہاں ہر مسلمان کو دینِ اسلام پر عمل کرنے کی پوری آزادی ہے، پاکستان کا آئین اسلامی آئین ہے۔ قراردادِ مقاصد جو آئین کا حصہ ہے کے تحت پاکستان کے تمام قوانین کا قرآن وسنت کے مطابق ہونا ضروری ہے۔

(ج) جواب: رمضان المبارک کے مہینے میں مساجد کی رونق بڑھ جاتی ہے، تراویح میں قرآنِ کریم کی تلاوت سے فضا معمور رہتی ہے۔ عیدین یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے تہواروں کو مذہبی جوش و خروش سے منایا جاتا ہے۔ ہر سال لاکھوں کی تعداد میں پاکستان کے مسلمان حج اور عمرے کے لیے حجازِ مقدس کا سفر کرتے ہیں۔

(د) جواب: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی فرماں برداری کا تقاضہ یہ ہے کہ ہم دینِ اسلام پر مضبوطی سے کار بند رہیں، اسی کے ساتھ ہم پاکستان کے ایک اچھے شہری ہونے کا ثبوت دیں۔ اپنے فرائض ایمان داری کے ساتھ انجام دیں۔

سوال: ۲ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں:

(الف) جواب: برِ صغیر پر مسلمانوں نے تقریباً آٹھ سو سال حکومت کی۔

(ب) جواب: پاکستان کا قیام علمائے کرام، سیاسی رہنماؤں اور عام مسلمانوں کی قربانیوں کے ذریعے عمل میں آیا۔

(ج) جواب: پاکستان کے تمام قوانین کا قرآن و سنت کے مطابق ہونا ضروری ہے۔

سوال: ۳ خالی جگہ پُر کریں:

(الف) مشہور عرب جرنیل محمد بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ نے جب اس خطے کا رخ کیا تو انھوں نے سندھ پنجاب اور بلوچستان کے چند حصوں پر مسلمانوں کی حکومت قائم کی۔

(ب) برصغیر کے مسلمانوں کی ایک طویل جدوجہد کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آزاد ملک پاکستان کا قیام عمل میں آیا۔

(ج) پاکستان ایک اسلامی ملک ہے، جو ہمیں اللہ تعالیٰ نے عطا فرما رکھا ہے۔

(د) پورے پاکستان میں ہزاروں مساجد ہیں جہاں پانچوں وقت اذان ہوتی ہے۔

(ہ) دل لگا کر علم حاصل کرنا، پھر اس علم سے ملک و قوم کو فائدہ پہنچانا۔

حوالہ جات

۱. سورۃ الانعام: ۱۶۲
۲. المعجم الکبیر للطبرانی، باب الحاء، حسان بن ثابت......، الرقم: ۳۵۸۱
۳. سورۃ البقرۃ: ۱۸۶
۴. موطا امام مالک رحمہ اللّٰہ، الجامع، باب النہی عن القول فی القدر، ص: ۷۰۲
۵. سورۃ الحجر: ۴۵ تا ۴۸
۶. المستدرک للحاکم، ۱/۱۴۳، الرقم: ۲۴۲
۷. سورۃ الاحزاب: ۲۱
۸. صحیح البخاری، المناقب، باب علامات النبوۃ فی الاسلام، الرقم: ۳۵۷۷
۹. المستدرک للحاکم، التفسیر، من سورۃ البقرۃ، ۳/۸۰، الرقم: ۳۰۲۶
۱۰. سنن ابن ماجۃ، اقامۃ الصلوات والسنۃ فیہا، باب فی حسن الصوت بالقرآن، الرقم: ۱۳۴۲
۱۱. سنن ابی داؤد، الطہارۃ، باب فی الغسل للجمعۃ، الرقم: ۳۴۵
۱۲. صحیح البخاری، الصوم، باب ھل یقول انی صائم اذا شتم، الرقم: ۱۹۰۴
۱۳. صحیح البخاری، الصوم، باب من صام رمضان ایمانا واحتسابا ونیۃ، الرقم: ۱۹۰۱
۱۴. سنن ابی داؤد، الصلاۃ، باب صلاۃ العیدین، الرقم: ۱۱۳۴
۱۵. سنن ابی داؤد، الطہارۃ، باب المتیمم یجد الماء بعد ما یصلی فی الوقت، الرقم: ۳۳۸
۱۶. صحیح البخاری، الاذان، باب وجوب القراءۃ للامام والماموم فی الصلوات کلہا، الرقم: ۷۵۷
۱۷. سنن ابن ماجۃ، الادب، باب حق الجوار، الرقم: ۳۶۷۳
۱۸. سنن ابن ماجۃ، الزہد، باب الورع والتقوی، الرقم: ۴۲۱۶
۱۹. صحیح البخاری، البیوع، باب السہولۃ والسماحۃ فی الشراء والبیع، الرقم: ۲۰۷۶
۲۰. جامع الترمذی، الدعوات، باب ما جاء ما یقول اذا رای مبتلی، الرقم: ۳۴۳۱
۲۱. صحیح المسلم، الذکر والدعا......، باب فی التعوذ من سوء القضاء، الرقم: ۲۷۰۹
۲۲. مسند احمد، ۳/۱۷۴، الرقم: ۱۲۸۱۳
۲۳. صحیح المسلم، البر والصلۃ والآداب، باب فضل عیادۃ المریض، الرقم: ۲۵۶۹
۲۴. سنن ابی داؤد، الاطعمۃ، باب فی الدعاء لرب الطعام، الرقم: ۳۸۵۳
۲۵. جامع الترمذی، المناقب، باب سلو اللّٰہ لی الوسیلۃ، الرقم: ۳۶۱۳
۲۶. رد المحتار، کتاب الصلاۃ ۱/۳۵۷
۲۷. المعجم الاوسط، ۷/۲۰۹، الرقم: ۷۲۹۲
۲۸. جامع الترمذی، المناقب، باب مناقب عمر بن خطاب رضی اللّٰہ عنہ، الرقم: ۳۶۸۳
۲۹. موطا امام مالک، الجامع، باب ماجاء فی المہاجرۃ، ص: ۷۰۶
۳۰. حلیۃ الاولیاء، عبداللّٰہ بن عمر بن الخطاب، ۱/۳۰۵
۳۱. مسند احمد، ۴/۲۷۶، الرقم: ۱۸۶۲۵
۳۲. صحیح البخاری، الصلاۃ، باب تشبیک الاصابع فی المسجد، الرقم: ۴۸۱
۳۳. صحیح البخاری، التوحید، باب وکان عرشہ علی الماء، الرقم: ۷۴۲۲
۳۴. جامع الترمذی، صفۃ القیامۃ، باب فیہ اربعۃ احادیث......، الرقم: ۲۴۹۴
۳۵. سورۃ النور: ۵۵

مکتب تعلیم القرآن الکریم کا تعارف

اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کی دنیا اور آخرت کی کامیابی دینِ اسلام میں رکھی ہے۔ دینِ اسلام ہمیں ایمانیات، عبادات کے ساتھ ساتھ پاکیزہ معاملات، حسنِ معاشرت اور عمدہ اخلاق سکھاتا ہے۔ اس لیے ہر مسلمان پر فرض ہے کہ اسکول، کالج اور دوسرے کاموں میں سے اپنا کچھ وقت فارغ کریں اور دینِ اسلام کی تعلیم حاصل کریں۔

لوگوں تک دینِ اسلام پہنچانا اور اس کی فکر کرنا بھی اس امت کے ہر فرد کی بڑی ذمہ داری ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اس سلسلے میں ادارہ مکتب تعلیم القرآن الکریم حسبِ ذیل خدمات انجام دے رہا ہے۔

۱. مکاتب اور اسکولوں میں ناظرہ قرآن کریم صحیح تجوید کے ساتھ پڑھانے کے لیے جدّ و جہد کر رہا ہے۔
۲. تعلیمی اداروں کے لیے نصابی، درسی کُتب، نصاب پڑھانے کا طریقہ اور مزید علمی مواد پیش کر رہا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! نصابی کُتب قرآن وحدیث کی روشنی میں، قومی تعلیمی پالیسی کے مطابق، ماہرینِ تعلیم، تجربہ کار اساتذہ کرام کی معاونت اور دورِ جدید کے تقاضوں کو سامنے رکھتے ہوئے تیار کی جاتی ہیں، نیز مکمل حوالہ جات بھی درج کیے جاتے ہیں تاکہ بات معتمد اور مستند ہو۔

۳. اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ادارہ اساتذہ کرام اور منتظمین کے لیے تربیتی نشست (ورک شاپ) کا کم وبیش اوقات کے لیے انعقاد کرتا ہے۔ جس میں نبوی طریقۂ تعلیم، نفسیات، تربیتی نصاب پڑھانے کا طریقہ اور کم وقت میں زیادہ بچوں کو نورانی قاعدہ/ ناظرہ قرآن کریم پڑھانے کا طریقہ بھی سکھایا جاتا ہے۔
۴. ادارہ، تمام بچوں کو معیاری تعلیم دینے اور تمام بچوں کی بہترین تربیت کے لیے کوشاں ہے۔

رابطہ نمبر کراچی : 0334-3630795 0323-2163507

رابطہ نمبر لاہور : 0321-4292847 0321-4066762

www.maktab.com.pk

مکتب تعلیم القرآن الکریم کی مطبوعات

تربیتی نصاب برائے اسکول

راہنمائے اساتذہ

تربیتی نصاب برائے مکاتب قرآنیہ (ناظرہ)

تربیتی نصاب برائے مدارس حفظ

نورانی قاعدہ | نورانی قاعدہ بورڈ پر پڑھانے کا طریقہ | نورانی قاعدہ (چارٹ) | معیاری مکتب کے راہنما اصول | تربیتی نصاب (مستورات) | تربیتی نصاب (بالغان)

راہنمائے اساتذہ (حصّہ پنجم) — قیمت =/140 روپے